مقالات الرضویہ

فی

فضائلِ النبویہ

مؤلف

ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی

فاضل جامعہ قادریہ عالمیہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات

نور الایمان پبلیکیشنز

دربار مارکیٹ۔ لاہور

0321-4716086

مقالات الرضویہ

فی

فضائل النبویہ

بفیضانِ اثر

قطب الاولیاء، شیخ المشائخ، نائب غوث الوریٰ

حضور خواجہ پیر محمد اسلم قادری فاضلی رحمۃ اللہ علیہ

(نیک آباد، مراڑیاں شریف گجرات)

بفیضانِ نظر

نباضِ قوم، پاسبانِ مسلک رضا، نائب محدث اعظم پاکستان

پیر طریقت، رہبر شریعت، مولانا الحاج مفتی

ابو داؤد محمد صادق قادری رضوی

(امیر جماعت رضائے مصطفےٰ پاکستان)

مؤلف

ابو الاحمد محمد نعیم قادری رضوی

فاضل جامعہ قادریہ عالیہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات

نور الایمان پبلیکیشنز دربار مارکیٹ لاہور
0321-4716086

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	....	مقالاتِ الرضویہ فی فضائل النبویہ
مؤلف	....	ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی فاضل جامعہ قادریہ عالیہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات
نظرثانی	....	علامہ مفتی عبدالرحمٰن قادری اشرفی صاحب
پروف ریڈنگ	....	(مقالہ نمبر 1,2) علامہ صفدر منیر قادری مدرس جامعہ قادریہ عالیہ نیک آباد گجرات
پروف ریڈنگ	....	(مقالہ نمبر 3) علامہ گل محمد ہزاروی
پروف ریڈنگ	....	(مقالہ نمبر 4) علامہ حافظ محمد نوید قادری
کمپوزنگ	....	محمد نفیس قادری رضوی
ہدیہ	....	280

ملنے کے پتے

کتب خانہ امام احمد رضا دربار مارکیٹ لاہور، مکتبہ قادریہ، مسلم کتابوی
والضحیٰ پبلیکیشنز، کرمانوالہ بک شاپ، چشتی کتب خانہ، دارالعلم پبلیکیشنز
ہجویری بک شاپ، ضیاء القرآن پبلیکیشنز، نوریہ رضویہ پبلیکیشنز، نشان منزل دارلنور
صراط مستقیم پبلی کیشنز (دربار مارکیٹ لاہور)، مکتبہ اہلسنت مکہ سنٹر لاہور
نظامیہ کتاب گھر زبیدہ سنٹر لاہور، مکتبہ قادریہ، مکتبہ الفرقان
مکتبہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ، مکتبہ نظامیہ، جامعہ نظامیہ نبی پورہ شیخوپورہ،
مکتبہ جلالیہ صراط مستقیم، رضا بک شاپ گجرات، مکتبہ رضائے مصطفےٰ
فیضان مدینہ کھاریاں، مکتبہ الفجر سرائے عالمگیر، اہلسنہ پبلی کیشنز دینہ
مکتبہ ضیاء السنہ، فیضان سنت، مہریہ کاظمیہ ملتان، احمد بک کارپوریشن
اسلامک بک کارپوریشن، مکتبہ غوثیہ عطاریہ، مکتبہ امام احمد رضا راولپنڈی
مکتبہ اویسیہ رضویہ، مکتبہ حمیدیہ بہاولپور

Marfat.com

فہرست مقالہ جات

مقالہ نمبر(۱)

تنزیہ اوصاف النبی ﷺ عن عیب التناھی

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری..............(21)

مقالہ نمبر(۲)

جواھر العلماء و الفضلاء فی اوصاف سید الانبیاء ﷺ

اوصاف نبی المختار......بے حد و شمار.....................(81)

مقالہ نمبر(۳)

تحقیقات الرضویۃ فی اوّلیات المصطفویۃ ﷺ

نبی اکرم ﷺ کی اولیات..................................(259)

مقالہ نمبر(٤)

بشائر الانبیاء و الخلق بمولد حبیب رب الفلق ﷺ

نبی کریم ﷺ کی آمد کی بشارتیں..........................(307)

ماخذ و مراجع..352

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
1	حمدِ باری تعالیٰ	13
2	نعتِ رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم	14
3	مناجاتِ صغیر در بارگاہِ کبیر	15
4	نذرانہ عقیدت	15
5	انتساب	17
6	تقریظ جلیل	18
7	ہدیہ تشکر	20

Marfat.com

مقالہ نمبر(۱)

تنزیہ اوصاف النبی

عن عیب التناہی

8	(تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری)	21
9	مقدمہ........................	22
	باب نمبر(۱)	
10	لفظ تناہی کی لغوی تحقیق اور مخلوق پر لفظ غیر متناہی کا اطلاق.....	28
11	فصل اول......لفظ تناہی کی لغوی تحقیق..................	28
12	فصل دوم......مخلوق پر لفظ غیر متناہی کا اطلاق..............	34
13	باب دوم(۲)	
14	حضور ﷺ کے اوصاف غیر متناہی ہونے پر چند دلائل.......	43
15	حضور ﷺ کو ملنے والا ثواب غیر متناہی ہے.................	43
16	حضور ﷺ کو ملنے والے کوثر کا فیض غیر متناہی ہے...........	45
	حضور ﷺ کی عظمت غیر متناہی ہے.....................	47
	حضور ﷺ کی رحمت غیر متناہی ہے......................	48
	حضور ﷺ کی نبوت غیر متناہی ہے......................	49
	ہم پر حضور ﷺ کے احسانات غیر متناہی ہیں..................	49
	حضور ﷺ کا خلق اتنا اعلیٰ ہے جس کی انتہا نہیں............	50
	حضور ﷺ کی طاقت غیر متناہی ہے......................	51
	حضور ﷺ کے معجزات غیر متناہی ہیں.....................	53

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو کوئی گھیر نہیں سکتا........	59
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل ومحاسن غیر متناہی ہیں........	61
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف غیر متناہی کیوں ہیں؟........	76
مقالہ نمبر (۲)	
جواهر العلماء والفضلاء	
فی اوصاف سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم	
اوصاف نبی المختار...... بے حد و بے شمار	81
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اوصاف مبارکہ........	82
(باب اول)	
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف از قرآن حکیم........	82
(باب دوم)	
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اوصاف از حدیث........	93
حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے نبی ورسول ہیں........	114
آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ عقل مند تھے........	116
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ بہت پسند تھا........	139
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ مہینہ........	139
اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از امام عارف باللہ شیخ محمد بن عبد الکریم..	144
اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ........	145
اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از امام القرطبی رحمۃ اللہ علیہ........	147

Marfat.com

	اوصاف النبی ﷺ امام حسن بن عمر الحلبی رحمۃ اللہ علیہ	148
	وصف النبی ﷺ از امام شہاب احمد المقری	149
	اوصاف النبی ﷺ از امام امیر عبد القادر الجزائری	150
	اوصاف النبی ﷺ از امام احمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ	152
	اوصاف النبی ﷺ از امام عبد الوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ علیہ	155
	اوصاف النبی ﷺ از امام یوسف النبہانی رحمۃ اللہ علیہ	163
	اوصاف النبی ﷺ از امام الشافعی رحمۃ اللہ علیہ	173
	اوصاف النبی ﷺ از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	175
	اوصاف النبی ﷺ مولانا نقی علی خاں رحمۃ اللہ علیہ	183
	اوصاف النبی ﷺ علامہ محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ	186
	اوصاف النبی ﷺ از علامہ ضیاء اللہ قادری رحمۃ اللہ علیہ	201
	اوصاف النبی ﷺ از علامہ مفتی منظور احمد فیضی رحمۃ اللہ علیہ	204
	اوصاف النبی ﷺ علامہ عبد الرزاق بھترالوی	205
	اوصاف النبی ﷺ از مفتی محمد امین	211
	اوصاف النبی ﷺ از محمد امیر شاہ قادری گیلانی	218
	اوصاف النبی ﷺ از علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ	226
	اوصاف النبی ﷺ از علامہ نور بخش توکلی رحمۃ اللہ علیہ	227
	اوصاف النبی ﷺ از دیگر علماء کرام	230
	(باب سوئم)	
	اوصاف اُمت مصطفیٰ ﷺ	249

Marfat.com

مقالہ نمبر(۲)

تحقیقات الرضویۃ
فی اولیات المصطویۃ
(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولیات)

تقریظ جمیل..................	259
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا عالم..................	260
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام کر کر پکارنے سے منع فرمایا گیا..	267
اسم پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات..................	279
تعظیم اسم پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم..................	280
چند دیگر اولیات..................	285
سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی قبر مبارک کھلے گی..........	288
سب سے پہلے اپنی قبر مبارک سے اُٹھنے والے..........	292
سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی قیامت کے دن سجدے کا	293
اذن دیا جائے گا..................	
سب سے پہلے پل صراط سے گزرنے والے..........	295
فائدہ..................	296
سب سے پہلے شفاعت فرمانے والے..........	297
سب سے پہلے جنت کے دروازے کے کھٹکھٹانے والے....	297
	298

Marfat.com

سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے..........	300
حضور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اولیات..........	301
حضور عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی اولیات..........	302
حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی اولیات..........	302
اولیات اُمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم..........	303

مقالہ نمبر(۴)

بشائر الانبیاء والخلق
بمولد حبیب رب الفلق

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارتیں) 307

تقریظ جمیل..........	308
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارتیں..........	309
کتب ساویہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارات..........	310
بشارات آمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبان انبیاء علیہم السلام..........	312
حضرت داؤد علیہ السلام کی زبان سے بشارت..........	314
حضرت یعقوب علیہ السلام کی بشارت..........	315
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بشارت..........	316
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے بشارت..........	317
علماء یہود کی بشارتیں..........	318

Marfat.com

	حضور عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی زبان سے بشارت..........	318
	حضرت میمون بن بنیامین رضی اللہ عنہ کی زبان سے بشارت......	319
	مخیریق یہودی عالم کی زبان سے بشارت..........	320
	عیسائیوں کے راہبوں کی بشارتیں..........	321
	حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا واقعہ اور عیسائی راہب کی بشارت.	321
	بحیرا راہب کی زبان سے بشارت..........	326
	کتب سماویہ کے علماء کی بشارتیں..........	327
	واقعہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ..........	328
	کاہنوں کی زبان سے بشارتیں..........	329
	جنات کی زبان سے بشارتیں..........	331
	وہ بشارتیں جو بتوں کے پیٹوں سے سنی گئیں..........	332
	حضور ﷺ کے اباء واجداد کی بشارتیں..........	334
	حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی بشارت..........	335
	حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی بشارت..........	336
	ضروری بات..........	338
	جانوروں کی زبانوں سے بشارتیں..........	339
	قلم قدرت ذریعے حضور ﷺ کی آمد کی بشارتیں..........	340
	پھولوں پر حضور ﷺ کی آمد کی بشارت..........	340

Marfat.com

	اخروٹ جیسے پھل میں پتے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارت...	341
	اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کا نام لکھ کر بشارتیں دیں........	341
	اہل عرب کی آرزو..	342
	ماخذ و مراجع..	345
	اختتام..	352

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حمد اس پروردگار عالم کو لائق ہے جس نے امر کن سے تمام جہان پیدا فرمائے اور ایک مشت خاک سے انسان کو بنایا اور اس کو لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ کا تاج پہنایا سبحان اللہ کیسا رحیم و کریم اور کارساز ہے جس نے اپنے فضل سے ہم پر نعمتوں کے دریا بہادیے اگر ہمارے بال زبان بن کر اس کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہیں تو ہرگز نہ کرسکیں۔

گر بر تن من زبان شود ہر مو
احسان ترا شمار نتوانم کرد

پھر درود لامحدود اس محبوب رب ودود پر جس کا وجود باجود اس جہان کی پیدائش کا سبب ہے سارا باغ اسی ایک سچے پھول کے لیے لگایا گیا۔ آدم اور آمیان عالم اور عالمیان اسی دولہا کے براتی اور اسی نوشہ کے طفیلی ہیں۔

ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی

Marfat.com

حمدِ باری تعالیٰ

تو ہی واحب الوجود ہے تو ہی کل جہاں کا معبود ہے
سبھی کا تو مقصود ہے ہر شئے میں تو موجود ہے
تو واحد ہے تو بے نیاز سبھی کی تیری طرف پرواز
سن لیتا ہے سب کی آواز وہ بے وجود یا باوجود ہے
تو بے مثل و بے مثیل تیرا نہ کوئی نِد نہ ندید
تیرا نہ شرک نہ شریک ہر سُنی اس پہ یطود ہے
مٹ جائیں گے زمین وسماء آئے گی ہر اک پہ فنا
بس تیرے لیے ہی ہے بقا بس تیرے لیے ہی خلود ہے
دے میرے دل کو یارب جلا اپنے ذکر کا دے اسے مزہ
اور اپنی یاد میں اس کو تڑپا کہوں پھر کہ دل میرا خوشنود ہے
کر اپنا عشق ناعم کو عطاء اور دے عشق مصطفیٰ
بخش اس کی ہر اک خطاء تو ہی میرا مولیٰ وودود ہے

ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی

☆نِد۔۔مدمقابل ☆یطود۔۔ثابت قدم ☆خلود۔۔ہمیشگی ☆خوشنود۔۔مسرور، کھلا ہوا

Marfat.com

نعتِ رسولِ معظم صلی اللہ علیہ وسلم

کروں مدحتِ نبی میں دربارِ مصطفیٰ میں
مل جائے مجھ کو یہ گھڑی یارب تیری عطاء میں

چاہے خلق رضا تیری، تیری ذات سے خدایا
پر ملتی ہے رضا تیری تو رضائے مصطفیٰ میں

جس روز شمس سر پر آتش گرائے بد پر
ملے کرم تیرا اے نبی تیرا سایہ لواء میں

تلیں عمل میرے جس گھڑی جب آئے نظر بدی بدی
اس وقت میرے یا نبی لینا مجھے پناہ میں

ستار ہو غنی ہو نہ دیکھو میری بدی کو
دکھاؤ گے رخ کبھی تو بیٹھا ہوں اس رجا میں

ملے تم سے ایسی زندگی ناجم کو تیرے اے غنی
گزرے خدا کی حمد میں اور نعتِ مصطفیٰ میں

ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی

Marfat.com

مناجاتِ صغیر در بارگاہِ کبیر

یارب طالب ہوں اماں کا مجھ کو اماں دے
کر دے جو تجھے راضی مجھے ایسا ایماں دے

کرتا رہوں تعریف تیری ہر لحہ خدایا
پڑھتی ہو جو تسبیح تیری مجھے ایسی زباں دے

دے دِل مجھے ایسا جو کرے ذکر تیرا فقط
ہو جائے جو قربان محبوب پہ جاں دے

لکھتا رہوں حمد تیری نعت محبوب ترے کی
یارب مجھے اسکے لیے محبت کا ساماں دے

رہنے کو پاس نہیں جن کے کوئی گھر
کر اُن کو غنی اور عزت کا مکاں دے

ہیں تخت نشیں جابر اور راظلام کا ہے ڈیرا
پھر آئے عہدِ فاروقی کوئی ایسا بھی زماں دے

ہو نا عم کی زیست ترے احکام پہ بسر فقط
اور حضور کی سنگت میں فردوسِ جناں

ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی

Marfat.com

نذرانہِ عقیدت

بارگاہِ حضور پرنور، شافع روزِ نشور، دافع جملہ بلا، امام الانبیاء،
سید الثقلین، نبی الحرمین، جانِ عجم، شانِ عرب اپنے آقا و مولا
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام
جن کی نگاہِ التفات نے مجھ جیسے گناہ گار کو اپنی بارگاہِ بلند و بالا میں
ہدیہ عقیدت پیش کرنے کا شرف بخشا

ابو الاحمد محمد نعیم قادری رضوی

Marfat.com

انتساب

اپنے جمیع مربیانِ جسمانی وروحانی بالخصوص پیشوائے اہلسنت
مجاہد دین وملت اُستاذ العلماء والمشائخ واُستاذی المکرم جگر گوشۂ قطب الاولیاء
حضرت علامہ مولانا پیر محمد افضل قادری مدظلہ عالی
(سجادہ نشین خانقاہ قادریہ عالیہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات)
کے نام جن کی نظرِ کرم اور تعلیم وتربیت کے ساتھ میں اس قابل ہوا

گر قبول اُفتد زہے عز وشرف

ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی

Marfat.com

تقریظِ جلیل

جگر گوشہ پیشوائے اہلسنت

حضرت علامہ مولانا مفتی پیر محمد عثمان افضل قادری مدظلہ العالی

مفتی دارالافتاء قادریہ عالیہ و نائب ناظمِ اعلیٰ تنظیم المدرس اہلسنت پاکستان

و نائب منتظم جامعہ قادریہ عالیہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ وَ نُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ اَوْلِیَاءِ اُمَّتِہٖ وَ عُلَمَاءِ مِلَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ

آقا نامدار نبی المختار نور الانوار جناب حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف و کمالات محاسن و اختیارات اور آپ کی رب ذوالجلال کی بارگاہ میں مقبولیت، عظمت، رفعت، اور شان و شوکت پر اللہ جل مجدہ بذاتِ خود گواہ ہے اور اس کے ملائکہ اور علمائے ربانین بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں ہمہ وقت رطب اللسان رہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں علماء نے بہت کچھ لکھا اور لکھ رہے ہیں اور انشاء اللہ لکھتے رہے گے لیکن رب کعبہ کی قسم کوئی بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات کو کما حقہ نہ بیان کر سکا ہے اور نہ ہی کر سکے گا ہر کوئی یہ کہتے ہوئے ہی اپنی زبان اور قلم کو روک لیتا ہے:

لا یمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اور کوئی یوں کہتا ہے:

Marfat.com

خود کہہ لے گی ان کے ثناء خواں کی خامشی
چپ ہو رہا ہے کہہ کے کہ میں کیا کیا کہوں تجھے

الغرض حضور ﷺ کی کوئی بھی کما حقہ تعریف نہیں کر سکتا۔

علامہ محمد نعیم قادری صاحب نے اسی بات کو مضبوط دلائل کے ساتھ بیان کیا ہے کہ حضور ﷺ کے اوصاف و کمالات غیر متناہی ہیں ان کو کوئی شمار ہی نہیں سکتا بیان کرنا تو دور کی بات ہے رب ذوالجلال کی بارگاہ میں دعا ہے کہ علامہ موصوف کی اس کاوش کو قبول و منظور فرمائے اور ہم کو نبی کریم ﷺ کے توسل سے جنت الفردوس عطاء فرمائے

آمین بجاہ النبی الکریم الامین ﷺ

عثمان علی بن محمد افضل قادری

شعبہ تحقیق و افتاء مرکز اہلسنت نیک آباد گجرات

Marfat.com

ہدیہ تشکر

بعد از حمد وصلوٰۃ میں نہایت مشکور ہوں حضرت علامہ مولانا اُستاذی المکرم صفدر منیر قادری صاحب مدرس جامعہ قادریہ عالیہ نیک آباد کا جنہوں نے میری اس کتاب کے متعلق علمی ،ادبی واصلاحی طور پر کافی مدد کی اور حضرت علامہ مولانا اُستاذی المکرم محمد شہزاد قادری صاحب مدرس جامعہ قادریہ عالیہ نیک آباد کا جنہوں نے علمی مواد اور کمپوزنگ کے لحاظ سے مجھے گائیڈ کیا۔

اپنے برادر اصغر علامہ محمد نوید لطیف قادری رضوی صاحب کا جنہوں نے پروف ریڈنگ کے اعتبار سے میرے ساتھ تعاون کیا' بالخصوص اپنے جمیع اساتذہ کرام کا جنہوں نے اپنی شب وروز کی محنت کے ساتھ مجھے اس قابل بنایا اور جگہ جگہ میری علمی و ادبی اور روحانی اصلاح فرمائی اور دورانِ تحریر میرے لیے دعا فرماتے رہے اور فرما رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ سب کو اجرِ عظیم عطاء فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم الامین

ابو الاحمد محمد نعیم قادری رضوی

فاضل جامعہ قادریہ عالیہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات

Marfat.com

مقالہ نمبر: 1

تنزیہ اوصاف النبی عن عیب التناھی

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری

(کلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی علمی و تحقیقی تشریح)

(مرتب)
ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی
فاضل جامعہ قادریہ عالیہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مقدمہ

الحمد للّٰہ نحمدہ و نستعینہ و نستغفرہ و نؤمن بہ و نتوکل علیہ و نعوذ باللّٰہ من شرور انفسنا و من سیأت اعمالنا من یھدہ اللّٰہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ و نشھد ان لا الہ الا اللّٰہ شھادۃ تکون للنجاۃ وسیلۃ و لرفع الدرجات کفیلۃ نشھد ان سیدنا و سندنا و نبیّنا و شفیعنا ورسولنا و مولانا وحبیبنا وحبیب ربنا ومحبوب مولانا ودربنا و ایماننا وھادی سبیلنا و رونق جُدرانِنا واعلمنا واعملنا واتقنا و ایّدنا و مقصودنا و مخدومنا و ارفقنا و انورنا و اکبرنا ومالک انفسنا احمر ،انور،اجدر ،اکفل،اوسق،و احسن الخلق و اعظم الخلق و افضل الخلق واجمل الخلق و اشرف الخلق و اشجع الخلق و اعدل الخلق و اجود الخلق و اکمل الخلق وانور الخلق فی الحسن و الصدارۃ و الولایۃ والحکایۃ والعنایۃ والشجاعۃ والعدالۃ والعطایۃ والامانۃ والامامۃ ثم نشھد ان محمدا الّذی لا احد لنبوّتہ و رفعتہ و عزّتہ و طلعتہ و ھیبتہ و رحمتہ و نعمتہ و تذرتہ و مدحتہ ولا احد لرسالتہ و عطایتہ و عنایتہ و امانتہ و امامتہ و لطافتہ و شرافتہ و طاقتہ و فصاحتہ و بلاغتہ و کرامتہ و صداقتہ و عدالتہ و سخاوتہ و شجاعتہ وھدایتہ و سیادتہ و شھادتہ و نقاھتہ و ولایتہ و والفتہ بامّتہ ثم نشھد ان محمد الّذی النبی و التّقی و النّقی و الذّکی و العلیّ وارجع الناس عقلاً و ارفع الناس نسباً و ازھد الناس زھداً و ارحم الناس رحماً و اکرم

Marfat.com

الناس کرماً و احکم الناس حکماً و احمد الناس حمداً و اشکر الناس شکراً و اذکر الناس ذکراً و اشرع الناس شرعاً و اوّل الانبیاء خلقاً و آخر الانبیاء بعثاً و افضل الانبیاء فضلاً و اشرف الانبیاء شرفاً و اکثر الانبیاء تبعاً ثم نشھد ان محمدا الّذی خاتم الانبیاء و خطیب الانبیاء و سید الانبیاء ونبی الانبیاء خیر العالمین و رحمۃ العالمین و حرز الامیّن، وخازن لمال اللّٰہ و ھادی لسبیل اللّٰہ و عصمۃ اللّٰہ و نعمۃ اللّٰہ و اخشی اللّٰہ و حجۃ اللّٰہ و اعلم باللّٰہ۔

ثم نشھد ان محمدا الّذی حبیب رب الغفور،ھادی فی القبر والظھور،ضوء الدنیا و القبور،شافع الحشر و النّشور،رونق الذھن و النظور،زھرۃ الحسن و الزھور،احسن السّمرۃ والمَسْبُوْر،نبی الذکیّۃ والطھور،اکمل العقل و الشعور،عالم القلب والصدور،دافع البلیّۃ والفتور،ذکرہ لعشاق سرور، ومحمد الّذی العالم و العلیم،الامن والامین، الحاکم و الحکیم، الجبار و الحلیم، صاحب الکوثر و الحطیم،العزیز و العظیم، الاتم و الکریم، الحسیب و الحفیظ،الشاھد و الشھید،الحامد و الحمید، الاجیر و المنیر،البشارۃ و البشیر، ومحمد الّذی برھان وبیان، و صاحب المن والاحسان، وصاحب القرآن والفرقان، وحبیب اللّٰہ الرحمٰن، ونبی الجن والانسان، وطبیب الروح و الابدان، وعالم الاسلام و الادیان ،و نور القلب و الاذھان، وشافع القبر و المیزان، و مولیٰ الصحابۃِ الرِّضْوَان وصدیقٍ و عمرَ و علیٍ وعثمانَ وجد اللو ومرجان، و فقاھۃ لمالک و لنعمان ،ولشافعی و لاحمد بن حنبل الّذی حافظ القرآن ،وعقیدۃ احمد رضا الّذی عالم الادیان،عبدٗ و رسولُ الرحمٰن صلی وسلم علیہ و آلہ

Marfat.com

الرحمٰنُ و رضی اللہ عنهم کما فی القرآن وعلیهم رحمۃ اللہ المنّان۔

امّا بعد:

حقیقت یہ ہے کہ اگر قرآن اور حدیثِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بنظر ایمان دیکھا جائے تو اس میں اوّل سے آخر تک نعت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم معلوم ہوتی ہے۔ حمد الٰہی ہو یا بیان عقائد گزشتہ انبیاء اکرام علیہم السلام اور اُن کی امتوں کے واقعات ہوں یا احکام الغرض قرآن اور حدیث کا ہر موضوع حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محامد اور اوصاف کو اپنے اندر لیے ہوئے ہے

قل کہہ کر اپنی بات منہ سے تیرے سنی
اتنی ہے گفتگو تیری اللہ کو پسند

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف اتنے زیادہ ہیں کہ اُن کا احاطہ کرنا انسانی طاقت کے بس کی بات نہیں کیوں کہ جو اوصاف لامتناہی ہوں اُن کا شمار نہیں ہوسکتا اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا نوازا کہ ہم کو ایسا لفظ نہیں ملتا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کی نوازشات کو اپنے گھیرے میں لے لے۔

خود اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَإِنَّ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَمْنُونٍ (القلم 68 : 3)

اور ضرور بالضرور تمہارے لیے بے انتہا اجر ہے۔

جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ملنے والا اجر ہی بے انتہا ہے تو آپ کے اوصاف لامتناہی کیوں نہ ہوں۔؟ کیوں کہ اجر ایک ایسا لفظ ہے جس کے اندر تمام اچھی چیزیں داخل ہیں چاہے وہ مراتب ہوں یا فضائل وہ خصائص ہوں یا شمائل وہ معجزات ہوں یا کوئی اور وصف وہ تمام اجر کے تحت داخل ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

Marfat.com

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (النشرح 94 :4)

اور ہم نے تیرے لیے تیرا ذکر بلند کر دیا۔

اس کی تفسیر کرتے ہوئے سید محمود آلوسی تفسیر روح المعانی کے اندر اسی آیہ کے تحت حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث نقل کرتے ہیں:

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَتَانِی جِبْرَئِیْلُ فَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ یَقُوْلُ اَتَدْرِی كَیْفَ رَفَعْتُ ذِكْرَكَ ؟ قُلْتُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ قَالَ اِذَا ذُكِرْتُ ذُكِرْتَ مَعِی

(سید محمود آلوسی _ محقق _ تفسیر روح المعانی (کوئٹہ _ مکتبہ رشیدیہ سنہ ۱٤۲۱ ھ سنہ ۲۰۰۰ء)ج ١٤ ص ٥٤٣)

حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور عرض کی کہ آپ کا رب فرماتا ہے کیا آپ جانتے ہیں کہ میں نے آپ کے ذکر کو کیسے بلند کیا؟ میں نے کہا اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے فرمایا جب میرا ذکر کیا جائے گا میرے ساتھ تیرا ذکر کیا جائے۔

یہ بات تو روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی بلندی کی کوئی انتہا نہیں تو حضور ﷺ کے ذکر کی بلندی کی انتہا کو بھی ہم ناقص العقل نہیں جانتے صرف وہی جانتا جس نے آپ کے ذکر کو بلند کیا لہذا ہمارے نزدیک حضور ﷺ کا ذکر رفعت اور عظمت کے لحاظ سے لامتناہی ہوا۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کیا خوب کہا:

وَضَمَّ الْاِلٰهُ اسْمَ النَّبِیِّ اِلٰی اسْمِهٖ

اِذَا قَالَ فِی الْخَمْسِ الْمُؤَذِّنُ اَشْهَدُ

(سید محمود آلوسی _ محقق _ تفسیر روح المعانی ([illegible] رشیدیہ [illegible] ھ [illegible] ء)ج ١٤ ص [illegible])

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو اپنے نام کے ساتھ ملایا کہ پانچ وقت مؤذن اشھد کہتا ہے (یعنی اذان کے اندر اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو بھی پکارتا ہے)

ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک وصف یعنی رفعت ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں جان سکتے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے اوصاف کیا کہنا۔

امام اہلسنت نے کیا خوب کہا:

کوئی کیا جانے کہ کیا ہو
عقل عالم سے ماوراء ہو
سب جہت کے دائرے میں
شش جہت سے تم وراء ہو

اور کوئی یوں عرض کرتا ہے کہ:

لا یمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مداحوں میں اپنا نام لکھوانے کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کچھ لکھنا چاہتا ہوں اور میں نے اس مبارک کام کے لیے چار موضوع چنے ہیں جو درج ذیل ہیں:

(۱) تنزیہ اوصاف النبی عن عیب التناہی

(۲) جواہر العلماء والفضلاء فی مدح سید الانبیاء

(۳) تحقیقات الرضویہ فی اوّلیات المصطفویہ ...... اور

(۴) بشائر الانبیاء والخلق بمولد حبیب رب الفلق

ان موضوعات پر میں اپنی کم علمی اور کم فہمی کے باوجود قلم اٹھانے کی جسارت کر

Marfat.com

رہا ہوں لیکن مقصد صرف یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت کو نثر کے طور پر پیش کیا جائے۔

دُعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تحریروں اور تقریروں کو عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سبب تسکینِ قلوب بنائے اور مقامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھنے میں مددگار بنائے اور اس کے سبب مجھے میرے والدین اور میرے جمیع اساتذہ کرام اور تمام قارئین ومؤمنین کو اپنا اور اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا عشق عطاء فرمائے اور خاتمہ بالایمان عطاء فرما کر روزِ محشر شافعِ محشر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم

(ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی)

Marfat.com

باب نمبر 1

لفظ تناہی کی لغوی تحقیق

اور مخلوق پر لفظِ غیر متناہی کا اطلاق

فصل اوّل

لفظِ تناہی کی لغوی تحقیق

لفظ تناہی کا مادہ اور تعلیل۔

تَنَاهِی کا مادہ نہی سے ہے (یعنی ن۔ہ۔یاء) اور تناہی باب **تَفَاعُلٌ** کا مصدر ہے یہ اصل میں **تَنَاهُیٌ** یاء پر ضمہ ثقیل تھا اُس کو گرادیا تو **تَنَاهُیْ** ہوگیا اب یاء کے ماقبل کو یاء کے موافق حرکت سے بدل دیا **تَـنَـاهِـی** ہوگیا۔ اب ہم تناہی کا لغوی معنی مختلف کُتب سے پیش کرتے ہیں۔

تناہی کے لغوی معانی از تاج العروس۔

امام اللغت سید محمد مرتضٰی الحسنی زبیدی **تَـنَـاهِـی** کے لغوی معانی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وَتَنَاهِی : كَفَّ یعنی تناہی کا معنی ہے رُکنا۔

(سید محمد مرتضی الحسینی۔امام اللغت۔شرح تاج العروس من جواهر القاموس (بیروت۔داراحیاء التراث العربی ۱۳۰۶) ج ۱۰ ص ۲۸۱ ۲۸۰)

اذاانتهی علی تناهت عنده

اطال تاملی او تناهی فاتصرًا

Marfat.com

(ایضاً)

اور (وانتهى الشئى وتناهى ونهى تنهية) اى بلغ نهايته

(ایضاً)

یعنی شئی اپنی حد کو پہنچ گئی۔

صاحب تاج العروس نے تناہی کے دو معانی بیان کیے:

1رکنا 2روکنا

تناہی کے لغوی معانی از الصحاح۔

امام اسماعیل بن حماد الجوھری لفظ تناہی کے معانی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وَتَنَاهِى اى كَفَّ

(اسماعیل بن حماد الجوہری۔ امام اللغت۔ الصحاح تاج اللغة و الصحاح العربیه (بیروت۔دارالعم الملایین ۱۴۰۶ھ ۱۹۸۲ء) ج ۲، ص ۲۵۱۷)

اور تناہی کا معنی ہے رکنا۔

و تَنَا هَوْا عن المنكر اى نَهَى بعضهم بعضاً

(ایضاً)

اور انہوں نے برائی سے روکا یعنی بعض نے بعض کو روکا۔

اور فرزدق کا قول بطور دلیل پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

فَنَهَاكَ عنها منكر و نكير

تم کو منکر نکیر نے روکا

و يقال انه لامور بالمعروف و نهو عن المنكر

(ایضاً)

وہ بھلائی کا حکم دیا گیا اور برائی سے روکا گیا۔

Marfat.com

و تناھی الماء اذا وقف فی الغدیر وسکن

(ایضاً)

اور تناہی الماء کہا جاتا ہے جب پانی تالاب میں رک جائے۔

حتیٰ تناھی فی صھاریج الصفاء

(ایضاً)

یہاں تک کہ وہ صفاء کے حوض میں رکا۔

صاحب الصحاح نے لفظِ تناہی کے دو معانی بیان کیے۔

1: رکنا 2: روکنا

تناہی کے لغوی معانی از لسان العرب۔

و تناھی کفّ

(محمد بن مکرم منظور ۷۱۱ھ۔ امام اللغت لسان العرب (بیروت۔ دار المعارف) ج ۲ ص ۴۵۱۴)

اور تناہی کا معنی ہے رکنا۔

الا ما انتھی علمی تناھیتُ عنده

أُطال فأملی او تناھَی فاقصرا

(ایضاً)

وَكَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوهُ

(المائدہ ۵: ۷۹، والمرجع السابق)

اور جو بری بات کرتے آپس میں ایک دوسرے کو نہ روکتے۔

صاحب لسان العرب نے بھی تناہی کے دو ہی معانی بیان کیے۔

1: رکنا 2: روکنا

Marfat.com

تناہی کے لغوی معانی از المنجد۔

صاحب المنجد لویس معلوف تناہی کے معانی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

تَنَاهَى۔تَنَاهِيًا الشی بلغ نهايته ولماء وقف فی الغدير وساكن وعن الشی كف والقوم عن المنكر نهى بعضهم بعضاً عنه

(لویس معلوف۔المنجد عربی (ایران۔ انتشارات اسماعیلیان تہران) طبع دوم، ص ۸۴۳)

شے کا اپنی حد کو پہنچ گئی۔اور پانی تالاب میں ٹھہر گیا۔اور کسی شئی سے رکنا۔اور قوم کا برائی سے روکنا یعنی بعض کا بعض کو روکنا۔

صاحب منجد نے تناہی کے چار معانی بیان کیے۔

1:رکنا 2:روکنا 3:ٹھہرنا 4:حد کو پہنچنا

تناہی کے لغوی معانی از فیروز اللغات عربی اُردو۔

تناہی: مکمل ہو جانا۔پانی کا جوہر میں ٹھہر جانا۔کسی کام سے رک جانا۔لوگوں کا کسی کام سے ایک دوسرے کو روکنا۔

(فیروز اللغات عربی اُردو (لاہور۔فیروز سنز لمٹیڈ) ص ۷۷۰)

صاحب فیروز اللغات نے اس کے چار معانی بیان کیے۔

1: مکمل ہونا 2: ٹھہر جانا 3: رکنا 4: روکنا

تناہی کے لغوی معانی از تفاسیر۔

و قيل التناهی بمعنی الانتهاء من قولهم تناهی عن الامر انتهی اذا امتنع

(سید محمد محمود آلوسی۔مولانا۔تفسیر روح المعانی (کوئٹہ۔مکتبہ رشیدیہ ۱۴۲۱ھ ۲۰۰۰ء) ج ۳، ص ۵۱۶)

Marfat.com

اور کہا گیا ہے کہ تناہی کا معنی روکنا ہے۔ان کا قول اُس نے روکا کام سے اور وہ رک گیا جب اس کو چھوڑ دے۔

و قیل التناهی بمعنی الانتهاء یقال تناهی عن الامر وانتهی عنه اذا امتنع عنه و ترکه

(محمد بن محمد بن مصطفی۔ ابو سعود۔تفسیر ابی سعود (بیروت۔ دار الکتب العلمیه ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۹ء) ج ۲، ص ۳۰۸)

اور کہا گیا ہے کہ تناہی کا معنی روکنا ہے۔کہا جاتا ہے اس نے کام سے روکا اور وہ رک گیا جب اس کو ترک کر دے۔

ان دونوں تفسیروں میں تناہی کے دو معانی بیان ہوئے۔

1: رکنا 2 : روکنا

تناہی کا معنی از حدیث مبارکہ:

فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ اَیْ صَافِ هٰذَا مُحَمَّدٌ فَتَنَاهَى ابْنُ صَيَّادٍ

(محمد بن اسماعیل ،بخاری ،امام ،صحیح بخاری،مکتبه رحمانیه، لاہور، کتاب الشهادات،باب شهادة المختبی،ج ۱،ص ۳۶۲،حدیث نمبر ۲۶۳۸)

تو اس (ابن صیاد کی ماں) نے ابن صیاد سے کہا اے صاف یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں تو ابن صیاد گنگنانے سے رک گیا۔

اس حدیث میں تناہی کا ایک معنی بیان ہوا۔ 1: رکنا

ان مذکورہ کتب میں تناہی کے یہ معانی بیان ہوئے۔

1: رکنا 2: روکنا 3: حد 4: ٹھہرنا 5: مکمل ہونا۔

اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت نے اپنے شعر کے اندر اس لفظ کو استعمال کیا کہ

Marfat.com

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری

حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

اس شعر میں عیب تناہی سے بری ہونے کا مطلب ہے کہ آپ کے اوصاف غیر متناہی، یالانہایہ، یالامحدود ہیں اور یہ مبالغۃً کہا ہے۔

تو مذکورہ معانی کے لحاظ سے عیب تناہی سے بری ہونے کے مطالب یہ ہیں:

(1) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف رکنے والے نہیں۔

(2) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کو کوئی روک نہیں سکتا۔

(3) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کی کوئی حد نہیں یعنی لامحدود ہیں۔

(4) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف ٹھہر نہیں سکتے یعنی رک نہیں سکتے۔

(کیونکہ اللہ تعالیٰ اس میں ساعت بساعت ترقی فرمارہا ہے)

(5) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف مکمل بیان نہیں ہوسکتے۔

یہ تمام معانی مخلوق کے اعتبار سے ہیں کہ مخلوق کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف غیر متناہی ہیں اور لامحدود ہیں چونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو [illegible] اوصاف حمیدہ سے نوازا ہے کہ مخلوق ان کو شمار کرنے سے عاجز ہے۔

اعلیٰ حضرت کے اس شعر

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری

حیراں ہوں میرے شاہ کیا کیا کہوں تجھے

میں یہ مذکورہ بالا تمام معانی مراد ہوسکتے ہیں۔ان تمام پر دلائل ان شاء اللہ باب دوم کی فصل اوّل میں ذکر کریں گے۔(وباللہ التوفیق)

Marfat.com

فصل دوم

مخلوق پر لفظِ غیر متناہی کا اطلاق

جب مخلوق میں سے کسی شے کی تعداد عقل انسانی سے باہر ہو تو اُس پر لفظ غیر متناہی کا اطلاق مبالغۃً جائز ہے۔ بعض علمائے کرام نے لفظِ غیر متناہی کا استعمال مجازاً اور مبالغۃً مخلوق پر کیا ہے۔ چند دلائل پیش کیے جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی نعمتیں غیر متناہی ہیں:

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا

(النحل١٦:١٨)

اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرو تو شمار نہیں کر سکتے۔

اسی طرح صاحب تفسیر روح المعانی لکھتے ہیں:

وَلَاشَكَّ اِنَّ دَفْعَ كُلِّ بَلِيَّةٍ نِعْمَةٌ فَتَكُوْنُ النِّعَمُ غَيْرَ مُتَنَاهِيَةٍ

(سید محمود آلوسی، ١٢٧٠ھ، المفتی، تفسیر روح المعانی (بیروت دارالکتب العلمیہ ١٤١٥ھ)، ج ٨، ص ٢١٥)

اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر بلا کو دور کرنا ایک نعمت ہے (اور اللہ ہر بلا کو دور فرماتا ہے) پس (اللہ تعالیٰ کی) نعمتیں غیر متناہی ہوگیں۔

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا (النحل١٦:١٨)

کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

قِيْلَ فَاِذَا كَانَتِ النِّعَمُ غَيْرَ مُتَنَاهِيَةٍ وَمَا لَا يَتَنَاهٰى لَا يَحْصِلُ الْعِلْمُ فِيْ

Marfat.com

حَقِ الْعَبْدِ فَكَيْفَ اَمَرَ بِتَذَكُّرِهَا فِيْ قَوْلِهِ اُذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَالْجَوَابُ اَنَّهَا غَيْرُ مُتَنَاهِيَةٍ بِحَسْبِ الْاَنْوَاعِ وَالْاَشْخَاصِ اِلَّا اَنَّهَا مُتَنَاهِيَةٌ

(محمد بن عمر بن حسن رازی ۶۰۶ھ ،فخرالدین، تفسیر کبیر (بیروت دارالاحیاء التراث ۱۴۲۰ھ)،ج۳،ص۴۷۵)

اگر اعتراض کیا جائے کہ جب اللہ کی نعمتیں غیر متناہی ہیں اور جو غیر متناہی ہوتا ہے اس کا علم بندے کے حق میں حاصل نہیں ہوتا۔ تو پھر اللہ تعالیٰ نے یہ کیوں فرمایا کہ میری نعمتوں کو یاد کرو جو میں نے تم پر کی؟ جواب یہ ہے کہ وہ انواع اور اشخاص کے لحاظ سے غیر متناہی ہیں ورنہ وگرنہ وہ متناہی ہیں۔

اس عبارت سے صاف ظاہر ہوا کہ جب کسی چیز کا شمار کرنا انسانی طاقت سے باہر ہو تو اس پر غیر متناہی کا لفظ بولنا جائز ہے۔

آفات دینی و دنیوی اور بندے کی حاجات غیر متناہی ہیں:

امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں:

اِعْلَمْ اِنَّا قَدْ بَيَّنَّا اَنَّ حَاجَاتِ الْعَبْدِ غَيْرُ مُتَنَاهِيَةٍ

(محمد بن عمر بن حسن رازی ۶۰۶ھ ،فخرالدین، تفسیر کبیر (بیروت دارالاحیاء التراث ۱۴۲۰ھ)،ج۱،ص۹۰)

تو جان کہ بے شک ہم نے بیان کیا ہے کہ بندے کی حاجات غیر متناہی ہیں۔

نیز امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں:

واما ما يتعلق بالاعمال البدنية هي على قسمين منها ما يفيد المضار الدينية و منها ما يفيد المضار الدنيوية فاما المضار الدينية فكل ما نهى الله عنه في جميع اقسام التكاليف و ضبطها كالمتعذر وقوله (اعوذبالله)

Marfat.com

یتناول کلھا اما ما یتعلق بالمضار الدنیویہ فھو جمیع الآلام والاسقام والحرق والغرق والفقر والعمی وانواعھا تقرب ان تکون غیر متناھیہ فقولہ (اعوذ باللّٰہ) یتناول لاستعانۃ من کل واحد منھا

(محمد بن عمر بن حسن رازی ۶۰۶ھ، فخر الدین، تفسیر کبیر (بیروت دار الاحیاء التراث ۱۴۲۰ھ)، ج ۱، ص ۹۰)

اور وہ نقصان دہ چیزیں جو اعمال بدنیہ کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں وہ کئی قسموں پر ہیں اُن میں سے وہ ہیں جو دین کو نقصان دیتی ہیں اور اُن میں سے وہ ہیں جو دنیا کو نقصان دیتی ہیں پس جو دین کے لیے نقصان دہ ہیں وہ ہر چیز جس سے اللہ تعالیٰ نے تکالیف کی تمام اقسام میں منع فرمایا اور اُن کا احاطہ کرنا ممکن نہیں اور اللہ تعالیٰ کا فرمان (اعوذ باللہ) تمام کو شامل ہے لیکن جو دنیا کو نقصان دیتی ہیں وہ تمام مصیبتیں بیماریاں اور جلنا اور غرق ہونا اور محتاج ہونا اور اندھا ہو جانا اور اس کی قسمیں بہت زیادہ ہیں اور غیر متناہی ہونے کے قریب ہیں پس اللہ تعالیٰ کا فرمان (اعوذ باللہ) اُن تمام سے پناہ مانگنے کو شامل ہے

امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں:

وَكَذٰلِكَ الْمَكْرُوْهَاتُ وَالْآفَاتُ وَالْمَخَافَاتُ وَلَمَّا كَانَتْ اَقْسَامُهَا وَاَنْوَاعُهَا غَيْرَ مُتَنَاهِيَةٍ كَانَ قَوْلُهٗ (اعوذ باللّٰہ) مُتَنَاوِلًا لِكُلِّهَا

(محمد بن عمر بن حسن رازی ۶۰۶ھ، فخر الدین، تفسیر کبیر (بیروت دار الاحیاء التراث ۱۴۲۰ھ)، ج ۱، ص ۹۱)

اور تیسری قسم مکروہات اور آفات اور خوف دلانے والی چیزیں جب اُن کی اقسام اور انواع غیر متناہی ہیں تو اللہ کا فرمان (اعوذ باللہ) تمام کو شامل ہوگا۔

نسبت کی اقسام غیر متناہی ہیں:

Marfat.com

امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں:

أَمَّا أَقْسَامُ النَّسَبِ وَالْإِضَافَاتِ فَكَأَنَّهَا خَارِجَةٌ عَنِ الضَّبْطِ وَالتَّعْدِيدِ فَإِنَّ أَنْوَاعَ النِّسَبِ غَيْرُ مُتَنَاهِيَةٍ

(محمد بن عمر بن حسن رازی ۶۰۶ھ، فخر الدین، تفسیر کبیر (بیروت دار الاحیاء التراث ۱۴۲۰ھ)، ج ۱، ص ۱۰۰)

لیکن نسبت اور اضافت کی اقسام وہ احاطہ اور گنتی سے باہر ہیں بے شک نسبت کی اقسام غیر متناہی ہیں۔

قرآن کریم ایسا سمندر ہے جو غیر متناہی ہے:

امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں:

وَالْقُرْآنُ بَحْرٌ لَا نِهَايَةَ لَهُ

(محمد بن عمر بن حسن رازی ۶۰۶ھ، فخر الدین، تفسیر کبیر (بیروت دار الاحیاء التراث ۱۴۲۰ھ)، ج ۲۶، ص ۴۴۵)

اور قرآن ایسا سمندر ہے جس کی کوئی انتہا نہیں۔

اولیاء اور سعادات کے مراتب غیر متناہی ہیں:

امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں:

فَكَذَلِكَ مَرَاتِبُ السَّعَادَاتِ الْأُخْرَوِيَّةِ غَيْرُ مُتَنَاهِيَةٍ فَلِهَذَا السَّبَبِ قَالَ وَيُؤْتِ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ

(محمد بن عمر بن حسن رازی ۶۰۶ھ، فخر الدین، تفسیر کبیر (بیروت دار الاحیاء التراث ۱۴۲۰ھ)، ج ۱۷، ص ۳۱۲)

اسی طرح آخرت کی سعادتوں کے مراتب غیر متناہی ہیں اس وجہ سے فرمایا کہ ہر فضل والے کو اُس کا فضل دیا جائے گا۔

Marfat.com

ولا جرم كانت مراتب الولاية و الحيات غير متناهيه بحسب الكمال والنقصان

(محمد بن عمر بن حسن رازی ۶۰۶ھ، فخرالدین، تفسیر کبیر (بیروت دارالاحیاء التراث ۱۴۲۰ھ)، ج۱۹)

اور یقیناً ولایت اور حیات کے مراتب کمال اور نقصان کے لحاظ سے غیر متناہیہ ہیں۔

فَمَرَاتِبُ الْاَوْلِيَاءِ غَيْرُ مُتَنَاهِيَةٍ

(اسماعیل حقی بن مصطفی ۱۱۲۷ھ، خلوتی، روح البیان (بیروت دارالفکر)، ج۴، ص۶۲)

پس اولیاء کے مراتب غیر متناہی ہیں۔

صاحب تفسیر نیشاپوری فرماتے ہیں۔

وَلَمَّا كَانَتْ عِزَّةُ اَوْلِيَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى غَيْرَ مُتَنَاهِيَةٍ فَذِلُّ اَعْدَائِهِ لَانِهَايَةَ لَهَا فَهُمْ اِذًا اَذَلُّ خَلْقِ اللّٰهِ

(حسن بن محمد بن حسین القمی ۸۵۰ھ، نیشاپوری، تفسیر نیشاپوری (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۶ھ)، ج۶، ص۲۷۷)

اور جب اللہ تعالیٰ کے اولیاء کی عزت غیر متناہی ہے تو اس کے اعداء کی ذلت بھی غیر متناہی ہوگی پس وہ اس وقت اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے سب سے زیادہ ذلیل ہیں

امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں:

وَيَحْصُلُ مِنْ مَجْمُوْعِ الْاٰيَتَيْنِ اَنَّهٗ لَانِهَايَةَ لِمَرَاتِبِ اَعْزَازِ اللّٰهِ وَاَكْرَامِهٖ لِعِبَادِهٖ

(محمد بن عمر بن حسن رازی ۶۰۶ھ، فخرالدین، تفسیر کبیر (بیروت

Marfat.com

دارالاحیاء التراث ۱۴۲۰ھ)، ج۸، ص ۲۶۲

اور دونوں آیات کے مجموعہ سے حاصل ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں کے لیے اعزاز اور اکرام کی کوئی انتہا نہیں۔

انسان کے تصورات وافکار غیر متناہی ہیں:

علامہ بدیع الزمان فرماتے ہیں:

نعم ان تصورات البشر وفكاره التي لا تناهي المتولدة من آماله الغير المتناهية۔

(بديع الزمان سعيد النورسي ۱۳۷۹ھ، مولانا، اشارات اعجاز في مظان الايجاز (قاهره مكتبه شركة سوز لنشر ۲۰۰۲ء، ج ۱، ص ۱۲)

ہاں انسان کے تصورات اور افکار جو غیر متناہی ہیں وہ اُس کے غیر متناہی کی طرف مائل ہونے سے پیدا ہوتے ہیں۔

نئے پیدا ہونے والے واقعات غیر متناہی ہیں:

وقد يتسائل بعضهم قائلا ان نصوص الشرع متناهية محدودة اما الحوادث والوقائع فهي كثيرة ومتجددة وغير متناهية فكيف يمكن لهذا النصوص المحدودة ان تحيط بهذا الاحداث والوقائع المجددة على مدار العصور غير متناهية ؟

والجواب على هذا ان نقول ان هذا الحوادث والوقائع المتجددة فيما يراه الناس في فروع عن اصول سابقة ثابتة

(سلمان بن فهد عبدالله ، العوده ، دروس الشيخ سلمان عودة، درس نمبر ۲۶۳ ص ۳)

اور کبھی بعض لوگ سوال کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ شریعت کی نصوص متناہی اور

Marfat.com

محدود ہیں لیکن حوادث اور وقائع بہت زیادہ اور نئے پیدا ہونے والے اور غیر متناہی ہیں تو کیسے ممکن ہے یہ کہ محدود نصوص اُن حوادث اور وقائع کو گھیر لیں جو نئے پیدا ہو رہے ہیں غیر متناہی زمانوں کی وجہ سے؟

اس پر جواب یہ ہے ہم کہتے ہیں بے شک وہ حوادث اور وقائع جو پیدا ہونے والے ہیں وہ اُن اصول سابقہ کی فروع ہیں جو پہلے سے ثابت ہیں۔

امام عبدالکریم فرماتے ہیں:

نعلم قطعاً و یقیناً ان الحوادث والوقائع فی العبادات والتصرفات مما لایقبل الحصر والعد ونعلم قطعًا ایضًا ان لم یرد فی کل حادثة نص ولا یتصور ذلك ایضًا والنصوص اذكانت متناهية والوقائع غير متناهية ومالا يتناهى لا يضبط مايتناهى علم قطعًا ان الاجتهاد والقياس واجب الاعتبار حتى يكون بصدد كل حادثة اجتهاد

(محمد بن عبدالکریم ۵۴۸ھ، مولانا، الملل والنحل (مکتبہ موسسۃ الجلبی) ج ۲، ص ۴)

ہم یہ بات قطعی اور یقینی طور پر جانتے ہیں کہ نئے کام اور وقائع عبادات اور تصرفات میں اتنے زیادہ ہیں کہ حد اور گنتی کو قبول نہیں کرتے اور یہ بات بھی قطعی طور پر جانتے ہیں کہ ہر نئے کام کے بارے میں نص وارد نہیں ہوئی اور نہ ہی اس کا تصرف کیا جاسکتا ہے۔ جب نصوص شریعت متناہی ہیں اور واقعات غیر متناہی ہیں تو متناہی غیر متناہی کو کیسے ضبط کرسکتی ہے؟ معلوم ہوا کہ اجتہاد اور قیاس کا اعتبار واجب ہے تا کہ ہر نئے کام کے برابر اجتہاد ہو جائے۔

شہداء کے فضائل غیر متناہی ہیں:

صاحب تفسیر روح البیان فرماتے ہیں:

وَفَضَائِلُ الشُّهَدَاء لَانِهَايَةَ لَهَا

Marfat.com

(اسماعیل حقی بن مصطفی ۱۱۲۷ھ، خلوتی، روح البیان (بیروت دار الفکر)، ج ۲، ص ۱۲۵)

اور شہداء کے فضائل کی کوئی انتہا نہیں۔

علم منطق میں انسان پر غیر متناہی کا اطلاق:

فامّا ان یکون افرادہ متناھیۃ او غیر متناھیۃ والاول کالکواکب السیارۃ فانہ کلی لہ افراد منحصرۃ فی الکواکب السبعۃ السیارۃ و الثانی کالنفس الناطقۃ فان افرادھا غیر متناھیۃ

(محمد بن محمد، قطب الدین، القطبی (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) ص ۱۰۵)

اُس کے افراد متناہی ہوں یا غیر متناہی اور پہلی جیسے کواکب سیارہ وہ ایسی کلی ہے جس کے افراد سات سیاروں میں بند ہیں اور دوسری جیسے انسان بے شک اُس کے افراد غیر متناہی ہیں۔

اس عبارت کی شرح کرتے ہوئے مولوی ظفر مبین قاسمی دیناج پوری تسہیل القطبی اُردو شرح قطبی تصورات از افادات مولوی خالد قاسمی بلیاوی میں غیر متناہی کی مثال دیتے ہوئے لکھتے ہیں "غیر متناہی کی مثال جیسے نفوس ناطقہ (انسان) بعض مناطقہ کے نزدیک اور حقیقت میں غیر متناہی کی مثال باری تعالیٰ کے معلومات ہیں کیونکہ باری تعالیٰ کے علوم غیر متناہی ہیں۔"

(محمد ظفر مبین، مولوی، تسہیل القطبی اُردو شرح قطبی تصورات (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) ص ۲۷۱)

بات روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ حقیقت میں غیر متناہی اوصاف اللہ تعالیٰ کے ہی ہیں لیکن مجازاً و مبالغۃً مخلوق کے اوصاف پر بھی لفظ غیر متناہی کا استعمال جائز ہے۔

اسی طرح شرح تہذیب کے اندر علامہ سعد الدین تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ غیر متناہی کی مثال دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

Marfat.com

مع التناھی کالکواکب السیارۃ ولہ اوعدمہ کمعلومات الباری عزاسمہ وکالنفوس الناطقہ علی مذھب الحکماء

(ملا عبداللہ یزدی ۹۸۱ھ، ماتن۔ علامہ سعد الدین تفتازانی، شارح، شرح التھذیب (لاہور مکتبہ رحمانیہ) ص ۳۵)

اور تناہی کے ساتھ جیسے کواکب سیارہ یہ ایک کلی ہے یا غیر متناہی جیسے معلومات باری تعالیٰ اور جیسے انسان حکماء کے مذہب پر

اعتراض:

ان مذکورہ بالا عبارات پر ایک اعتراض یہ ہوتا ہے کہ جن لوگوں نے انسان پر لفظ غیر متناہی کا استعمال کیا یہ فلاسفہ کا نظریہ ہے جو عالم (جہان) کے قدیم (ہمیشہ سے) ہونے کے قائل ہیں اس لیے انہوں نے کہا کہ عالم بذات خود بنا یہ ہمیشہ رہے گا لہٰذا مسلسل انسان پیدا ہوتے رہیں گے تو انہوں نے انسان پر لفظ غیر متناہی کا استعمال کیا حالانکہ یہ عقیدہ کہ عالم قدیم ہے قرآن وحدیث کے بالکل خلاف ہے لہٰذا آپ مناطقہ کے قول سے دلیل نہیں پکڑ سکتے۔

جواب:

اس اعتراض سے یہ لازم نہیں آتا کہ مخلوق پر لفظ غیر متناہی کا استعمال حرام ہو جائے بلکہ ہم فلاسفہ کے اس عقیدے کو اس وجہ سے نہیں مانتے کہ انہوں نے حقیقی طور پر لفظ غیر متناہی کو انسان پر بولا ہے اور اُن کے نزدیک عالم کا قدیم ہونا اس بات پر روشن دلیل ہے کہ انہوں نے حقیقی طور پر لفظ غیر متناہی کا استعمال انسان پر کیا ہے لیکن ہم لفظ غیر متناہی کا استعمال بطور مجاز و مبالغہ کرنے کے دلائل پیش کر رہے ہیں لہٰذا ہمارا مؤقف پھر بھی ثابت ہے اور مجازاً و مبالغۃً لفظ غیر متناہی کے استعمال سے عالم کا قدیم ہونا ثابت نہیں ہوتا۔

Marfat.com

باب نمبر 2

حضور ﷺ کے اوصاف غیر متناہی ہونے پر چند دلائل

حضور ﷺ کے اوصاف غیر متناہی ہونے پر چند دلائل

اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو اتنا نوازا کہ ہر خوبی اور ہر وصف کو آپ ﷺ کی ذات میں جمع فرمایا۔ حضور ﷺ کے اوصاف کے غیر متناہی ہونے کے دو معانی ہیں۔

1 یہ کہ حضور ﷺ کا ہر وصف لامحدود ہے۔

2 یہ کہ حضور ﷺ کے اوصاف اتنے زیادہ ہیں جن کی کوئی حد نہیں۔

یہ دونوں معانی حضور ﷺ کے اوصاف میں پائے جاتے ہیں کیونکہ حضور ﷺ کے اوصاف مقدار اور تعداد دونوں لحاظ سے غیر متناہی ہیں۔ اب اس پہ چند دلائل آپ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں۔

حضور ﷺ کو ملنے والا ثواب غیر متناہی ہے

وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ (القلم ۶۸:۳)

دلیل نمبر 1:

ابوالاعلیٰ مودودی نے اس آیت کا ترجمہ کیا۔

اور یقیناً تمہارے لیے ایسا اجر ہے جس کا سلسلہ کبھی ختم ہونے والا نہیں۔

دلیل نمبر 2:

Marfat.com

مولوی جوناگڑی نے ترجمہ کیا۔

اور بیشک تمہارے لیے بے انتہا اجر ہے۔

دلیل نمبر 3:

اس کی تفسیر کرتے ہوئے مولوی صلاح الدین یوسف لکھتے ہیں۔

فریضہ نبوت کی ادائیگی میں جتنی تکلیفیں براشت کیں اور دشمنوں کی باتیں تو نے سنی ہیں اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ ختم ہونے والا اجر ہے،، منّ ،، کے معنی قطع کرنے کے ہیں۔

(ترجمہ قرآن و تفسیر (شاہ فہد قرآن کریم پرنٹنگ کمپلس)

دلیل نمبر 4:

مولوی محمود الحسن صاحب نے ترجمہ کیا:

تیرے واسطے بدلہ ہے بے انتہا۔

دلیل نمبر 5:

اس کی تفسیر کرتے ہوئے مولوی شبیر احمد عثمانی نے لکھا:

یعنی آپ غمگین نہ ہوں ان کے دیوانہ کہنے سے آپ کا اجر بڑھتا ہے اور غیر محدود فیض ہدایت بنی نوع کو آپ کی ذات سے پہنچنے والا ہے اسکا بے انتہا اجر آپ کو ملنے والا ہے۔

(ترجمہ قرآن و تفسیر (مجمع الملک فہد لطباعۃ المصحف الشریف)

اس عبارت میں ایک تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ملنے والے اجر کو غیر متناہی کہا گیا اور ساتھ ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض ہدایت کو بھی غیر متناہی کہا گیا۔ جو کہ حقیقتاً صرف ذات باری تعالیٰ کا خاصہ ہے لیکن یہاں پر مجازاً اور مبالغۃً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض کو بھی بے انتہا (غیر متناہی) کہا گیا ہے۔

Marfat.com

دلیل نمبر 6:

فتح محمد خان جالندھری نے ترجمہ کیا:

اور تمہارے لیے بے انتہا اجر ہے۔

دلیل نمبر 7:

اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت علیہ رحمۃ نے ترجمہ کیا:

اور ضرور تمہارے لیے بے انتہا اجر ہے

اجر وثواب کے اندر ہر کمال وخوبی داخل ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جو ثواب ملتا ہے اس کا معنی یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درجات وکمالات میں اللہ تعالیٰ مزید ترقی فرماتا ہے اس سے بات ثابت ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات ودرجات واوصاف غیر متناہی ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ملنے والے کوثر کا فیض غیر متناہی ہے

دلیل نمبر 8:

إِنَّا أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ (الکوثر ۱۰۸:۱)

کی تفسیر کرتے ہوئے صاحب تفسیر شاربی فرماتے ہیں:

إِنَّهُ الْكَوْثَرُ الَّذِي لَا نِهَايَةَ لِفَيْضِهِ وَلَا إِحْصَاءَ لِعَوَارِفِهِ وَلَا حَدَّ لِمَدْلُولِهِ ثُمَّ تَرَكَهُ النَّصُّ بِلَا تَحْدِيدٍ لِيَشْمَلَ كُلَّ مَا يَكْثُرُ مِنَ الْخَيْرِ وَيَزِيدُ

(سید قطب ابراہیم الشاربی ۱۳۸۵ھ، تفسیر شاربی، (بیروت، الشروق ۱۴۱۲ھ) ج۲، صرقم المسلسل ۳۹۸۸)

بیشک وہ کوثر جس کے فیض کی کوئی انتہا نہیں اور نہ اس کے عوارف کو گنا جا سکتا ہے اور نہ اس کے مدلول کی حد ہے پھر (اللہ تعالیٰ) نے نص کو بغیر کسی حد کے چھوڑ دیا تاکہ خیر میں کثرت اور زیادتی کرنے والی ہر شی اس میں شامل ہو جائے۔

Marfat.com

دلیل نمبر 9:

اوراس آیت کے تحت قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ رحمۃ لکھتے ہیں:

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْکَوْثَرُ الْخَیْرُ الْکَثِیْرُ الَّذِیْ اَعْطَاہُ اللّٰہُ اِیَّاہُ ـــــــ اَحْمَلَ اِبْنُ عَبَّاسٍ الْاَمَ فِی الْکَوْثَرِ لِلْجِنْسِ

(قاضی ثناء اللہ پانی پتی۔المظہری ۱۲۲۵ھ۔تفسیر مظہری (کوئٹہ مکتبہ رشیدیہ)ج ۱۰،ص ۳۵۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا کوثر سے مراد خیر کثیر ہے جو اللہ تعالیٰ نے صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دی ہے اور آگے لکھتے ہیں کہ الکوثر میں الف لام جنست کا ہے یعنی جنس خیر اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطاء فرمائی۔

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ہر نعمت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عطاء فرمائی تو جب ایک انسان پر اللہ تعالیٰ کی نعمتیں غیر متناہی ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا عالم ہوگا ؟جن کو عام انسان سے کئی گنا زیادہ عطاء کیا گیا۔

یہ شان ہے خدمت گاروں کی
سردار کا عالم کیا ہو گا

جب خیر کثیر اتنی کثیر ہے کہ غیر متناہی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف تو خود بخود غیر متناہی ہو گے کیونکہ خیر کا ملنا بھی تو وصف ہے۔

دلیل نمبر 10:

اسی طرح صاحب تفسیر خازن فرماتے ہیں:

وَمَعْنَی الْاٰیَۃِ قَدْ اَعْطَیْتُکَ مَا لَا نِھَایَۃَ لِکَثْرَتِہٖ مِنْ خَیْرِ الدَّارَیْنِ وَخَصَصْتُکَ بِمَا لَمْ اَخُصَّ بِہٖ اَحَدًا غَیْرَکَ

(علی بن محمد بن ابراہیم۔الخازن ۷۴۱ھ۔تفسیر خازن۔(بیروت،دار الکتب

Marfat.com

العلمیہ ۱۴۱۵ھ)ج۲،ص۴۸۳)

اور آیت کا معنی یہ ہے کہ میں نے آپ کو جہانوں کی خیر سے اتنا دیا جس کی کثرت غیر متناہی ہے اور آپ ﷺ کو اس خیر کے ساتھ خاص کیا جس کے ساتھ آپ ﷺ کے علاوہ کسی کو خاص نہ کیا۔

حضور ﷺ کی عظمت غیر متناہی ہے

دلیل 11 نمبر

علامہ شمس الدین محمد بن احمد الشافعی

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ (الحجرات ۴۹:۱)

میں وَرَسُوْلِهٖ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

(رَسُوْلِه) اَیْ الَّذِیْ عَظَمَتُهٗ ظَاهِرَةٌ جِدًّا لَا نِهَایَةَ لَهٗ

(شمس الدین محمد بن احمد ۹۷۷ھ۔مولانا۔السراج المنیر فی الاعانۃ علی معرفۃ بعض معانی کلام ربنا الحکیم الخبیر(القاہرہ،مطبعۃ بولاق ۱۲۸۵ھ)ج۴،ص۵۹)

اور اس کے رسول کے جس کی عظمت بہت زیادہ ظاہر ہے اور اس کی کوئی انتہا نہیں۔

دلیل نمبر 12:

اسی طرح علامہ محمد بن ابی العباس احمد بن حمزہ علیہ رحمۃ تشہد کے اندر حضور ﷺ پر صلوۃ وسلام پڑھنے کا فائدہ نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

اَلْفَائِدَةُ لَهٗ ﷺ بِزِیَادَةِ تَرَقِّیْهِ الَّتِیْ لَا نِهَایَةَ لَهَا

Marfat.com

(محمد بن احمد بن حمزہ ۱۰۰۴ھ۔ الرملی۔نھایۃ المختاج الی شرح المنہاج(بیروت،دار الفکر ۱۴۰۴ھ،۱۹۸۴ء)ج۱،ص۵۳۲)

حضور ﷺ کے لیے فائدہ ہے کہ (اس میں) آپ ﷺ کے مراتب کی ترقی ہے جو پہلے سے ہی غیر متناہی ہیں۔

دلیل نمبر 13:

اور علامہ احمد سلامہ قلیوبی صلوۃ وسلام کا فائدہ نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

وَمَعْنَى صَلَاتِنَا عَلَيْهِ ﷺ طَلَبُ الصَّلَاةِ مِنْ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَمَّا لِزِيَادَةِ الْمَرَاتِبِ لَهُ ﷺ فَاِنَّهَا لَا نِهَايَةَ لَهَا وَاَمَّا لِحُصُوْلِ الثَّوَابِ لَنَا

(احمد سلامہ قلیوبی واحمد ابریسی عمیرہ۔حاشیتا قلیوبی و عمیرۃ(بیروت ،دار الفکر ۱۴۱۵ھ،۱۹۹۵ء)ج۱،ص۸)

اور نبی کریم پر ہمارے درود پڑھنے کا معنی حضور ﷺ کے لیے اللہ سے رحمت طلب کرنا ہے یا آپ ﷺ کے مراتب جو غیر متناہی ہیں انکی زیادتی کے لیے یا صلوۃ و سلام کے ساتھ ہمارے ثواب کے لیے۔(یعنی دو فائدے ہیں یا تو حضور ﷺ کے مراتب جو کہ پہلے ہی غیر متناہی ہیں مزید زیادہ ہوں گے یا ہم کو ثواب ملے گا)

حضور ﷺ کی رحمت غیر متناہی ہے

دلیل نمبر 14:

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (الانبیاء ۲۱:۱۰۷)

سے حضور ﷺ کی رحمت کا غیر متناہی ہونا ثابت ہے

اور محمد بن عبد الباقی الزرقانی فرماتے ہیں:

وَالرَّحْمَاتُ النَّازِلَاتُ بِذٰلِكَ الْمَحَلِّ يَعُمُّ فَيْضُهَا لِلْاُمَّةِ وَهِيَ غَيْرُ مُتَنَاهِيَةٍ

Marfat.com

لِدَوَامِ تَرَقِّيَاتِهٖ ﷺ

(محمد بن عبدالباقی بن یوسف ۔الزرقانی۔شرح زرقانی علی مؤطا امام مالک (القاہرہ۔مکتبۃ الثقافۃ الدینیہ ۱۴۲۴ھ، ۲۰۰۳ء) ج۴،ص ۴۷۳)

اور جو رحمتیں اس محل (نبوت) کے ساتھ نازل ہوتی ہیں اس کا فیض غیر متناہی ہے اور آپ ﷺ کی امت کو عام ہے آپ ﷺ کے ہمیشہ ترقی کرنے کی وجہ سے

حضور ﷺ کی نبوت غیر متناہی ہے

دلیل نمبر 15:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا

(الفرقان ۲۵:۱)

پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے خاص پر فرقان (قرآن) اُتارا تاکہ وہ تمام جہانوں کے لیے ڈر سنانے والا ہو۔

معلوم ہوا کہ حضور ﷺ تمام جہانوں کے لیے نبی ہیں ہم تو اس ایک جہان کی اشیاء کو شمار نہیں کر سکتے چہ جائے کہ تمام جہانوں کی تعداد کا علم ہو پھر اُن کی اشیاء کی تعداد کا علم ہو تو جب تمام جہانوں کی اشیاء غیر متناہی ہیں تو حضور ﷺ تمام کی طرف نبی ہیں تو حضور ﷺ کی نبوت غیر متناہی ثابت ہوئی۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جس کو کسی کی طرف بھیجا جاتا ہے اُس کو اُس کا علم بھی دیا جاتا ہے اس طرح حضور ﷺ کا علم شریف غیر متناہی ثابت ہوا۔

ہم پر حضور ﷺ کے احسانات غیر متناہی ہیں

دلیل نمبر 16:

Marfat.com

ہم کو ہر نعمت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے توسل ملی جیسا کہ حدیث لولاک اور حدیث نور اس بات پر روشن دلیل ہیں۔اور ہم پر اللہ تعالیٰ کی نعمتیں غیر متناہی ہیں جیسا کہ ما قبل میں ہم نے ذکر کیا جب وہ غیر متناہی نعمتیں ہم کو حضور کے توسل سے ملیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم پر احسانات غیر متناہی ثابت ہوئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق اتنا اعلیٰ ہے جس کی انتہا نہیں

دلیل نمبر 17:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ (القلم ۶۸:۴)

اور بے شک تمہاری خوبو (خلق) بڑی شان کی ہے۔

حضرت امام المتکلمین مولانا الشاہ نقی علی خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے متعلق فرماتے ہیں" واضح ہو کہ یہ بیان نہایت (حد انتہا) نہیں رکھتا '

وَاِنِّیْ لَا اَسْتَطِیْعُ کُنْہِ صِفَاتِہٖ
وَلَوْ اَنَّ اَعْضَائِیْ جَمِیْعًا تَکَلَّمُ

اگر چہ میرے تمام اعضاء کلام کریں تو میں پھر بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کے محل کی شان بیان کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔

کسی نے ام المومنین محبوبہ سید مرسلین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے التماس کیا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق سے مجھے خبر دیجئے فرمایا تو دنیا کی سب چیزیں گن دے،عرض کی دینا کی سب چیزیں کون شمار کر سکتا ہے فرمایا حق تعالیٰ متاع دنیا کو قلیل اور خلق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو عظیم فرماتا ہے جب کے متاع دنیا شمار میں نہیں آسکتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق عظیم کا بیان کس سے ہو سکتا؟

Marfat.com

(نقی علی خان بریلوی، مولانا، سرور القلوب بذکر المحبوب (لاہور، شبیر برادرز ۱۹۸۵ء ۱۴۰۵ھ) ص۱۲۲)

تیرے خلق کو حق نے عظیم کہا تیری خلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا تیرے خالق حسن و ادا کی قسم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طاقت غیر متناہی ہے

دلیل نمبر 18:

وقد قال حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنه
فی نعته صلی اللہ علیہ وسلم

لَهُ هِمَمٌ لَا مُنْتَهٰی لِكِبَارِهَا
وَهِمَّتُهُ الصُّغْرٰى أَجَلُّ مِنَ الدَّهْرِ

اور حضرت حسان بن ثابت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت میں کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے طاقتیں ہیں کہ بڑی طاقت غیر متناہی ہے اور چھوٹی طاقت زمانے سے بڑی ہے۔

یہ شعر صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے جو ہمارے دعویٰ پر روز روشن کی طرح دلالت کر رہا ہے اسی لیے ہم نے مناسب سمجھا کہ اس کی تخریج کر دیں،، (ابوالاحمد غفرلہ)

☆(اسماعیل بن حقی بن مصطفیٰ ۱۱۲۸ھ۔تفسیر روح البیان (بیروت، دارالفکر) ج۹، ص۲۲۹، ج۱۰ص۱۰۸)

☆۔عبد اللہ بن سعید بن محمد المکی ۱۴۱۰ھ، مولانا۔ منتھی السول علی وسائل الوصول الی الشمائل الرسول۔(جدہ، دارالمنھاج ۱۴۲۶ھ، ۲۰۰۵) ج۱ص۲۲۸)

☆۔شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذھبی ۷۴۸ھ۔تاریخ السلام ووفیات المشاہیر

Marfat.com

والاعلام۔(بیروت، دارالکتاب العربی ۱۴۱۳ھ ۱۹۹۳ء) ج۶،ص۱۹۵+۳۳۳)

☆۔یوسف بن تغری ۸۷۴ھ۔النجوم الزاہراۃ فی ملوک مصر والقاہرۃ (مصر دار الکتب) ج۲،ص۲۴۴)

☆۔علی بن حسین ۔ابن عساکر ۵۷۱ھ۔تاریخ دمشق۔(دار الفکر لطباعۃ النشر ۱۹۹۵ء) ج۴۹،ص۱۳۲)

☆۔یوسف بن احمد بن محمود ۶۷۳ھ۔نور القبس۔ص۱۲۶)

☆۔محمد بن یزید المبرد ۲۸۵ھ۔کتاب الکامل فی للغۃ وادب (دار الفکر العربی ۱۴۱۷ھ، ۱۹۹۷ء) ج۳،ص۹۵)

☆۔حسن بن عبد اللہ بن سعید۔العسکری ۳۸۲ھ۔المصون فی الادب (مطبعۃ حکومۃ الکویت ۱۹۸۴ء)

☆۔حسن بن عبد اللہ بن سہل ۳۹۵ھ۔الصاعتین۔ (بیروت، المکتبۃ العصریۃ) ص۷۵)

☆۔حسن بن عبد اللہ بن سہل ۳۹۵ھ۔دیوان المعانی۔بیروت، دار الجیل) ج۱،ص۱۰۸)

☆۔عبد الملک بن محمد بن اسماعیل ۴۲۹ھ۔احسن ما سمعت۔(بیورت، دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ، ۲۰۰۰ء) ص۸۸)

☆۔حسن بن محمد المعروف راغب اصفہانی ۵۰۲ھ۔محاضرات الادباء ومحاضرات الشعراء والبلغاء (بیروت مکتبۃ شرکۃ دار الارقم بن ابی الارقم ۱۴۲۰ھ) ج۱،ص۵۲۲)

☆۔جار اللہ زمخشری ۵۸۳ھ۔ربیع الابرار ونصوص الاخبار (بیروت، مؤسسۃ العلمی ۱۹۹۱ء) ج۱،ص۳۷۰)

☆۔احمد بن عبد السلام جراوی ۶۰۹ھ۔الحماسۃ المغربیۃ (بیروت دار الفکر المعاصر ۱۹۹۱ء) ج۱،ص۲۸۷)

Marfat.com

☆۔یوسف بن ابی بکر بن محمد ۶۲۶ھ۔مفتاح العلوم۔(بیروت دار الکتب العلمیة ۱۴۰۷ھ، ۱۹۸۷ء)ص۲۱۹)

☆۔محمد بن عبد الرحمٰن بن عمر ۷۳۹ھ۔الایضاح فی علوم البلاغة (بیروت، دار الجیل) ج۲ ص۱۳۶، ۱۹۲، ۱۹۸)

☆۔عبد الرحیم بن عبد الرحمٰن ۹۶۳ھ۔معاھد التصیص علی شواھد التلخیص (بیروت عالم الکتب) ص۲۰۹ ۲۰۸)

☆۔عبد الرحمٰن بن ابی بکر السیوطی ۹۱۱ھ۔امام۔اتمام الدرایة لقراء النقایة۔(بیروت دار الکتب العلمیة ۱۴۰۵ھ، ۱۹۸۵ء)ص۱۱۸)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات غیر متناہی ہیں

دلیل نمبر 19:

امام قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

وَهِيَ فِيْ كَثْرَتِهَا لَا يُحِيْطُ بِهَا ضَبْطٌ

(شفا شریف ،ج۱،ص۲۱۲،نسیم الریاض شرح شفا للقاری ،ج۲،ص۲۶۰، حوالہ مقام رسول ﷺ،علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی،ص۱۰۰،ضیاء القرآن پبلی کیشنز ،لاہور، ۲۰۱۳ء)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات اتنی کثرت میں ہیں کی ضبط ان کا احاطہ نہیں کر سکتا۔

دلیل نمبر 20:

امام حافظ ابو الفتح محمد بن سید الناس (متوفی ۷۳۴ھ) فرماتے ہیں۔

وَمُعْجِزَاتُهٗ ﷺ اَكْثَرُ مِنْ اَنْ يُّحْصِرَهَا اَوْ يَجْمَعَهَا دِيْوَانٌ

(جواہر البحار،ج۱،ص۲۲۱،بحوالہ مقام رسول ﷺ،علامہ مفتی محمد منظور

Marfat.com

احمد فیضی، ص ۱۲۰، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات اس سے زیادہ ہیں کہ ان کا حصر ہو سکے یا ان کو کوئی دفتر جمع کر سکے۔

دلیل نمبر 21:

امام قسطلانی اصالۃً محقق زرقانی شرحاً اور شیخ نبہانی نقلاً فرماتے ہیں:

فَلَا یَکَادُ یَاْخُذُ الْعَدَّ مُعْجِزَاتُہٗ وَلَا یَحْوِی الْحَصْرُ بَرَاھِیْنَہٗ

(مواہب لدنیہ مقصد رابع، زرقانی، ج۵، ۲۶۷، جواہر البحار، ج۲، ص ۱۲، بحوالہ مقامِ رسول ﷺ، علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی، ص ۱۲۶، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء)

نہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا شمار ہو سکتا ہے اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے براہین و دلائل کا حصر ہو سکتا ہے۔

دلیل نمبر 22:

امام ابن حجر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت کی تیسری وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں

وَبِالْمُعْجِزَاتِ الَّتِیْ لَا تُحْصَرُ وَلَا تُفْنٰی

(فتاویٰ حدیثیہ، ص ۱۳۰، جواہر البحار، ج۲، ص ۱۰۱، بحوالہ مقام رسول ﷺ، علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی، ص ۱۵۱، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء)

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان معجزات کی وجہ سے بھی افضل ہیں جن کا نہ شمار ہو سکتا ہے اور نہ وہ فنا ہو سکتے ہیں۔

دلیل نمبر 23:

علامہ سلیمان جمل (متوفی ۱۲۰۴ھ) علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

Marfat.com

وَ مُعْجِزَاتُهٗ كَثِيْرَةٌ وَ بَرَاهِيْنُهٗ قَوِيَّةٌ غَزِيْرَةٌ لَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰى

(جواہر البحار، ج۲، ص۳۸۷، بحوالہ مقامِ رسول ﷺ، علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی، ص۱۰۰، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء)

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کثیر ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دلائل قوی اور بے شمار اور بے حد ہیں۔

دلیل نمبر 24:

حضرت علامہ معین الدین کاشفی الہروی علیہ رحمہ فرماتے ہیں:

"بداں کہ معجزاتِ آنحضرت از حد و عد بیرون است و از شمار و احصار افزوں"

(معین الدین کاشفی۔ مولانا۔ تتمہ، معارج النبوۃ فی مدارج الفتوۃ (لاہور، نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی ۱۹۹۵ء، ۱۴۱۶ھ) ص۲۶)

تو جان کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات حد اور گنتی سے باہر ہیں اور شمار و احصار سے بلند

دلیل نمبر 25:

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

وَ مُعْجِزَاتُهٗ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ تُحْصٰى وَ تُعَدَّ

(تفسیر کبیر، ج۸، ص۷۰۹، جواہر البحار، ج۱، ص۱۷۸ بحوالہ مقامِ رسول ﷺ، علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی، ص۱۳۸، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات احصاء و شمار سے زائد ہیں۔

دلیل نمبر 26:

امام نووی علیہ الرحمۃ (متوفی ۶۷۶ھ) فرماتے ہیں:

Marfat.com

وَ اَمَّا مُعْجِزَاتُ غَیْرِہٖ فَلَا یُمْکِنُ حَصْرُھَا اَبَدًا

(جواہر البحار، ج ۱، ص ۱۹۸ بحوالہ مقامِ رسول ﷺ، علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی، ص ۱۳۹، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۲ء)

قرآن شریف کے علاوہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بقیہ معجزات کا بھی حصر نہیں ہو سکتا۔

دلیل نمبر 27:

امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ علمائے اعلام نے فرمایا کہ کسی نبی کو کوئی معجزہ اور کوئی فضیلت نہیں دی گئی مگر یہ کہ ہمارے نبی کو اس معجزے یا اس کی فضیلت کی نظیر عطا فرمائی گئی بلکہ اس سے اعظم عطا فرمایا گیا۔

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ۹۱۱ھ امام۔ الخصائص الکبریٰ، ترجمہ، غلام معین الدین نعیمی (لاہور، مکتبہ اعلیٰ حضرت ۱۴۲۶ھ، ۲۰۰۶ء) ج ۲، ص ۳۸۸)

دلیل نمبر 28:

امام یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَاَمَّا الْمُعْجِزَاتُ غَیْرُہٗ فَلَا یُمْکِنُ حَصْرُھَا اَبَدًا لِاَنَّھَا کَثِیْرَۃٌ جِدًّا وَ مُتَجَدِّدَۃٌ مُتَزَایِدَۃٌ

(یوسف بن اسماعیل نبہانی ۱۳۵۰ھ امام۔ جواہر البحار فی فضائل النبی المختار، (بیروت، دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ) ج ۱، ص ۲۸۰)

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ معجزات جو ان کے علاوہ ہیں ہمیشہ اُن کا گننا ممکن نہیں کیونکہ وہ بہت زیادہ ہیں اور نئے پیدا ہوتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ ہوتے جا رہے ہیں۔

دلیل نمبر 29:

علامہ سعد الدین تفتازانی فرماتے ہیں:

Marfat.com

وَلِاَنَّهٗ مَبْعُوْثٌ اِلَی الثَّقَلَیْنِ وَ خَاتَمَ الْاَنْبِیَاءِ وَالرُّسُلِ وَمُعْجِزَتُهُ الظَّاهِرَةُ الْبَاهِرَةُ بَاقِیَةٌ عَلٰی وَجْهِ الزَّمَانِ وَ شَرِیْعَتُهٗ نَاسِخَةٌ لِجَمِیْعِ الْاَدْیَانِ وَشَهَادَتُهٗ قَائِمَةٌ فِی الْقِیَامَةِ عَلٰی كَافَّةِ الْبَشَرِ اِلٰی غَیْرِ ذٰلِكَ مِنْ خَصَائِصَ لَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰی

(مسعود بن عمر تفتازانی الشافعی ۷۹۳ھ.سعد الدین.شرح المقاصد(پاکستان،دار المعارف النعمانیة ۱۴۰۱ھ،۱۹۸۱ء)ج۲،ص۱۹۳)

اس لیے کہ وہ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) بھیجے گئے دونوں جہانوں کی طرف خاتم الانبیاء و رسل بنا کر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ (قرآن) ظاہر باہر ہے اور قیامت تک باقی رہنے والا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت تمام ادیان کو منسوخ کرنے والی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت روز محشر تمام لوگوں پر قائم ہونے والی ہے اور اس کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بھی خصائص ہیں جو نہ گنے جاسکتے ہیں اور نہ شمار کیے جاسکتے ہیں۔

دلیل نمبر 30:

اسی طرح امام مجدد الف ثانی احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

باقی دیگر معجزات مثلاً شق القمر، جمادات کا کلام کرنا، اور حرکت کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آنا، حیوانات کا کلام کرنا، تھوڑی خوراک سے بہت سے لوگوں کو آسودہ کرنا، اور انگلیوں کے درمیان سے پانی کے چشمے پھوٹ پڑنا، اور غیب کی خبریں دینا اس قسم کے افعال بہت زیادہ ہیں جن کا احاطہ ممکن نہیں تو اگرچہ ان معجزات میں سے ہر ایک متواتر نہیں ہے لیکن ان کے درمیان قدر مشترک یعنی معجزہ کا ثبوت بلاشبہ متواتر ہے۔

دلیل نمبر 31:

اسی طرح مفتی مکہ مکرمہ امام احمد بن زینی دحلان المکی الشافعی (متوفی ۱۳۰۴ھ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

اِعْلَمْ اَنَّ مُعْجِزَاتِهٖ كَثِیْرَةٌ لَا یُمْكِنُ حَصْرُهَا

Marfat.com

(احمد بن ذینی دخلان الشافعی المکی ۱۳۰۴ھ.سیرۃ النبویۃ (بیروت،دار الفکر ۱۴۲۱ھ)ج۳،ص۹۱)

تو جان کہ حضور ﷺ کے معجزات بہت زیادہ ہیں ان کا احاطہ ممکن نہیں۔

دلیل نمبر 32:

عالم العلامہ والبحر الفہامہ الشیخ مناوی علیہ الرحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

فانّ معجزاته ﷺ كثيرة لا تحصى ولا يحيط بها الا الملك العلام

(ڈاکٹر عاصم ابراهیم الکتانی ،مجموع لطیف انسی فی صیغ المولد النبوی القدسی،مولد المناوی،مکتبہ نوریہ رضویہ،لاہور،الطبعة الاولیٰ،ربیع الاوّل ۱۴۳۶ھ بمطابق جنوری ۲۰۱۵ء،ص۲۶۹)

بے شک حضور ﷺ کے معجزات بہت ہی زیادہ ہیں ان کو سوائے اللہ تعالیٰ کے نہ کوئی حصر میں لاسکتا ہے اور نہ گن سکتا ہے۔

دلیل نمبر 33:

اور امام الشیخ السید محمد بن علوی المالکی الحسنی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

فما بالك ومعجزاته و فضائله ﷺ لا تحصى عدداً ولا تنقطع فی حياته و بعد وفاته مدداً

پس اس میں تیرا کیا نقصان ہے کہ حضور ﷺ کے معجزات اور فضائل بے شمار ہوں اور حضور ﷺ کے ظاہری زندگی اور پردہ پوشی کے بعد بھی ختم نہ ہوں۔؟

نیز فرماتے ہیں:

وله ﷺ من المعجزات الباقية ما لا يحصى ولا يعد

اور حضور ﷺ کے باقی معجزات نہ گنے جاسکتے ہیں اور نہ شمار کیے جاسکتے ہیں۔

(ڈاکٹر عاصم ابراهیم الکتانی ،مجموع لطیف انسی فی صیغ المولد النبوی

Marfat.com

القدسی،البیان والتعریف فی ذکری المولد النبوی الشریف،مکتبہ نوریہ رضویہ،لاہور،الطبعۃ الاولیٰ،ربیع الاوّل ۱۴۳۶ھ بمطابق جنوری ۲۰۱۵ء،ص ۳۵۹۔۳۶۰)

حضور ﷺ کے علم کو کوئی گھیر نہیں سکتا

دلیل نمبر 34:

امام ابن حجر فرماتے ہیں:

وَلَا شَكَّ اَنَّ عُلُوْمَهٗ وَ مَعَارِفَهٗ مُتَزَايِدَةٌ مُتَفَاوِتَةٌ اِلٰى مَالَا نِهَايَةَ لَهٗ

(جواہر البحار،ج ۲،ص ۷۳بحوالہ مقامِ رسول ﷺ،علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی،ص ۱۲۸،ضیاء القرآن پبلی کیشنز،لاہور، ۲۰۱۳ء)

اور بے شک حضور ﷺ کے علوم ومعارف زیادہ سے زیادہ ہور ہے ہیں اور فضل وکمال میں ایسی جہت کی طرف گام زن ہیں جس کی کوئی انتہا نہیں ہے۔

قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

وَلَا يُحِيْطُ بِعِلْمِهٖ اِلَّا مَانِحُهٗ ذٰلِكَ وَمُفَضِّلُهٗ بِهٖ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ

(یوسف بن اسماعیل نبہانی ۱۳۵۰ھ.امام.جواہر البحار فی فضائل النبی المختار.(بیروت ،دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ)ج ۱،ص ۲۹)

اور نہیں گھیر سکتا کوئی آپ ﷺ کے علم کو مگر وہ جو اس علم کو عطاء کرنے والا ہے اور اس کے ساتھ عزت دینے والا (اللہ) ہے اس کے علاوہ کوئی الہ نہیں۔

دلیل نمبر 35:

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَ ضَرَّتَهَا
وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

Marfat.com

(شرف الدین بوصیری۔امام۔قصیدہ بردہ شریف)

بیشک دنیا اور جو کچھ اس کے علاوہ ہے وہ آپ ﷺ کی سخاوت ہے اور لوح قلم کا علم آپ ﷺ کے علم کا ایک جزء ہے۔

دلیل نمبر 36:

اسی شعر کی شرح کرتے ہوئے علامہ شیخ محی الدین محمد بن مصطفیٰ المعروف بہ شیخ زادہ جہنور ؒ نے تفسیر بیضاوی پر حاشیہ لکھا ہے فرماتے ہیں۔

اَلْعِلْمُ فِیْ ھٰذَا الْبَیْتِ اَمَّا بِمَعْنَاہُ اَوْ بِمَعْنَی الْمَعْلُوْمِ اَیْ مَعْلُوْمَاتُکَ الْمَعْلُوْمَاتُ الْحَاصِلَۃُ مِنْھَا وَلَعَلَّ اللّٰہَ اِطَّلَعَہٗ عَلٰی جَمِیْعِ مَا فِیْ لَوْحٍ وَزَادَ اَیْضًا لِاَنَّ اللَّوْحَ وَالْقَلَمَ مُتَنَاھِیَانِ فَمَا ضَبْطُھَا مُتَنَاہٍ وَیَجُوْزُ اِحَاطَۃُ الْمُتَنَاھِیْ بِالْمُتَنَاھِیْ ھٰذَا عَلٰی قَدْرِ فَھْمِکَ اَمَّا مَنْ اِکْتَحَلَتْ عَیْنُ بَصِیْرَتِہٖ بِالنُّوْرِ الْاِلٰھِیْ فَیُشَاھِدُ بِالذَّوْقِ اَنَّ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ جُزْءٌ مِنْ عُلُوْمِہٖ کَمَا ھِیَ جُزْءٌ مِنْ عِلْمِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ لِاَنَّہٗ علیہ السلام اَلْاِنْسِلَاخُ مِنَ الْبَشَرِیَّۃِ کَمَا لَا یَسْمَعُ وَلَا یُبْصِرُ وَلَا یَبْطِشُ وَلَا یَنْطِقُ اِلَّا بِہٖ جَلَّتْ قُدْرَتُہٗ وَعَمَّتْ نِعْمَتُہٗ کَذٰلِکَ لَا یَعْلَمُ اِلَّا بِعِلْمِہِ الَّذِیْ لَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِنْہُ اِلَّا بِمَا شَاءَ اَشَارَ بِقَوْلِہٖ عَلَّمَکَ مَا لَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ

(نور بخش توکلی ۔مولانا۔سیرت رسول عربی (لاہور ،اکبر بک سیلرز ۲۰۰۲ء) ص ۳۸۳)

اس بیت میں علم یا تو اپنے معنی میں ہے یا معلوم کے معنی میں یعنی آنحضرت کے معلومات وہ معلومات ہیں جو دونوں سے حاصل ہوئے ہیں اور شاید اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو اس تمام پر مطلع کر دیا ہے جو لوح میں ہے اور اس سے زیادہ کا بھی علم دیا ہے کیونکہ لوح و قلم متناہی ہیں اور جو کچھ ان دونوں میں ہے وہ متناہی ہے اور متناہی کا

Marfat.com

احاطہ متناہی سے جائز ہے

اس قدر بات تیری سمجھ کے مطابق ہے لیکن وہ شخص جس کی بصیرت کی آنکھ میں نو رالٰہی کا سرمہ پڑا ہو وہ ذوق کے ساتھ مشاہدہ کرتا ہے۔ بیشک علوم لوح وقلم حضرت کے علم کا جزء ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے علم کا جزء ہیں کیونکہ حضور ﷺ بشریت سے انسلاح کے وقت جیسا کہ نہیں سنتے نہیں دیکھتے نہیں پکڑتے اور نہیں بولتے مگر ساتھ اللہ کے اسی طرح حضور ﷺ نہیں جانتے مگر ساتھ اس علم خدا کے جس میں سے کسی چیز کو نہیں گھیرتے ملائک اور انبیاء وغیرہ مگر وہ جو چاہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ارشاد وعلمک مالم تکن تعلم میں اسی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

بیان بالا سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ حضور ﷺ کا علم اللہ کے علم کے مساوی ہے کیونکہ دونوں میں بلحاظ کیت وکیفیت بڑا فرق ہے اللہ تعالیٰ کا علم بغیر ذرائع ووسائل کے ذاتی قدیم اور حضور ﷺ کا علم عطائی حادث ہے۔

(نور بخش توکلی۔مولانا۔سیرت رسول عربی (لاہور،اکبر بک سیلرز ۲۰۰۴ء)ص ۳۸۳)

حضور ﷺ کے فضائل ومحاسن غیر متناہی ہیں

دلیل نمبر 37-38:

امام یوسف نبہانی فرماتے ہیں:

فما ظنك بعظيم قدر قد اجتمعت فيه كل هذه الخصال الى ما لا ياخذه عد ولا يعبر عنه مقال ولا ينال بكسب ولا حيلة الا بخصيص الكبير المتعال ـــــــــــــ الى مالا يحويه محتفل ولا يحيط بعلمه الا مانحه ذلك ومفضله به لا اله غيره الى ما اعدالله تعالىٰ له في الدار

Marfat.com

الآخرة من منازل الكرامة و دراجات القدس و مراتب السعادة ولحسنى والزيادة التى تلف دونها العقول و يحار دون ادانيها الوهم

یہی بات ابوالفضل قاضی عیاض مالکی علیہ رحمۃ نے فرمائی دیکھیے شفاء شریف

(یوسف بن اسماعلی نبہانی ۱۳۵۰ھ امام جواہر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت، دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ) ج۱، ص۲۸)(قاضی عیاض مالکی مولانا الشفا شریف ترجمہ، غلام معین الدین نعیمی (لاہور، شبیر برادرز ۲۰۰۹ء) ص۵۹)

ترجمہ: پھر اس ذات اقدس (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں تمہارا کیا اندازہ ہو سکتا ہے جس میں یہ تمام کے تمام محاسن وفضائل علی وجہ الکمال اس طرح مجتمع ہوں جس کی کوئی انتہا نہ ہو اور نہ احاطہ بیان میں لائی جاسکتی ہوں اور نہ کسب وحیلہ کی گنجائش ہو ــــــــ (پھر چند وصاف ذکر فرما کر آگے فرماتے ہیں) یہاں تک کہ کوئی عقل ان (اوصاف مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کو گھیر نہیں سکتی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا علم عطاء فرمایا گیا کہ سوائے اس علم کے دینے والے اور اس فضیلت کے عطاء کرنے والے (اللہ تعالیٰ) کے کوئی احاطہ نہیں کر سکتا اس کے سوا کوئی عبادت کو لائق نہیں وہی ہے جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے آخرت میں بڑے بڑے مرتبے تیار فرمائے اور مقدس درجوں اور سعادت حسنیٰ کے مراتب میں وہ زیادتی مرحمت فرمائی کہ عقلیں ان کے نیچے ہی ٹھہر جاتی ہیں اور ان کے ادراک سے وہم وخیال تک متحیر ہو جاتے ہیں۔

دلیل نمبر 39:

نیز فرماتے ہیں:

وَتَخْصِيصُهُ إِيَّاهُ بِفَضَائِلِ وَ مَحَاسِنِ وَ مَنَاقِبِ لَا تَنْضَبِطُ بِزِمَامِ

Marfat.com

(یوسف بن اسماعیل نبہانی ۱۳۵۰ھ.امام.جواہر البحار فی فضائل النبی المختار.(بیروت ،دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ)ج ۱،ص ۱۵)

اور صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاص کیا (اللہ تعالیٰ نے) ایسے فضائل ومحاسن اور مناقب کے ساتھ کہ وہ احاطہ سے باہر ہیں

دلیل نمبر 40:

نیز فرماتے ہیں:

اِنَّمَا وَصَفُوْاہُ صلی اللہ علیہ وسلم بِحَسْبِ مَا وَصَلَتْ اِلَیْہِ عُلُوْمُھُمْ وَ اِلَّا فَحَقِیْقَۃُ فَضْلِہٖ لَا یُدْرِکُہٗ اِنْسَانٌ

(یوسف بن اسماعیل نبہانی ۱۳۵۰ھ.امام.جواہر البحار فی فضائل النبی المختار.(بیروت ،دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ)ج ۱،ص ۱۱)

اور لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توصیف کی اس لحاظ سے جوان کے پاس علم پہنچا مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل کی حقیقت کو انسان نہیں پاسکتا۔

دلیل نمبر 41:

نیز فرماتے ہیں:

فَلَنْ تَبْلُغَ مَا یَجِبُ لَہٗ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ الْاَوْصَافِ الْحِسَانِ

(یوسف بن اسماعیل نبہانی ۱۳۵۰ھ.امام.جواہر البحار فی فضائل النبی المختار.(بیروت ،دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ)ج ۱،ص ۱۱)

پس تو اس حد کو نہیں پہنچ سکتا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اوصاف حسنہ سے لازم ہے ۔(یعنی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کما حقہ بیان نہیں کرسکتا)

دلیل نمبر 42:

نیز شیخ عبد العزیز الدیرینی الشافعی المتوفی ۶۹۳ھ کے افادات سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

کے اوصاف نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

فَضَائِلُ الرَّسُوْلِ اللّٰهِ اَكْثَرُ مِنْ اَنْ تُحْصٰى وَ مُعْجِزَاتُهُ وَ مَنَاقِبُهُ وَ مَحَاسِنُهُ لَا تُسْتَقْصٰى

(یوسف بن اسماعیل نبہانی ۱۳۵۰ھ امام جواہر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت، دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ) ج ۱، ص ۲۹۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل اس سے زیادہ ہیں کہ ان کو گنا جائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات، مناقب اور محاسن غیر محدود ہیں۔

دلیل نمبر 43:

ملا علی قاری فرماتے ہیں:

اعلم ان تفصیل فضائله و تحصیل شمائله صلی اللہ علیہ وسلم و شرف و کرم مما لا یحد و یحصی بل ولا یمکن ان یعد و یستقصی

(ملا علی قاری ۱۰۱۴ھ محدث المرقاۃ شرح مشکوٰۃ (ملتان، مکتبہ امدادیہ ۱۳۹۰ھ، ۱۹۷۰ء) ج ۱۱، ص ۴۴)

تو جان کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کی تفصیل اور انکے شمائل کی تحصیل اور نبی کریم کا شرف و کرم ان چیزوں میں سے ہے جن کی کوئی حد نہیں اور نہ ان کا شمار ہے اور نہ ہی ان کو گننا اور شمار کرنا ممکن ہے۔

دلیل نمبر 44: عارف باللہ السید محمد عثمان المیر غنی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

و اما اوصافه صلی اللہ علیہ وسلم فلیس یحصرها ضبط الاقلام البشریة

(ڈاکٹر ء صم ابراهیم الکتانی، مجموع لطیف انسی فی صیغ المولد النبوی القدسی، الاسرار الربانیة فی مولد النبی ﷺ، مکتبہ نوریہ رضویہ، لاہور، الطبعة الاولیٰ ربیع الاول ۱۴۳۶ھ بمطابق جنوری ۲۰۱۵ء، ص ۳۳۱)

Marfat.com

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف (تو ان کی شان یہ ہے کہ) انسانی اقلام کا ضبط ان کا احاطہ نہیں کرسکتا۔

دلیل نمبر 45: امام عارف باللہ السید علی بن محمد بن حسین الحبشی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

ولقد اتصف صلی اللہ علیہ وسلم من محاسن الاخلاق بما تضيق عن كتابته بطون الاوراق

(ڈاکٹر عاصم ابراهيم الكتانى ،مجموع لطيف انسى فى صيغ المولد النبوى القدسى،سمط الدرر فى اخبار مولد خير البشر،مكتبه نوريه رضويه،لاہور،الطبعة الاولىٰ،ربيع الاوّل ۱۴۳۶ھ بمطابق جنوری ۲۰۱۵ء،ص۴۷۸)

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنے اخلاق ومحاسن کے ساتھ متصف کیا گیا ہے کہ اوراق کی وسعت ان کی کتابت سے تنگ پڑ جاتی ہے۔

دلیل نمبر 46:

حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ رحمۃ فرماتے ہیں:

وهذا القرب الثانى (اى قرب المحبة بخواص عباده)له درجات و مراتب غير متناهية كما يدل عليه حديث القدسى ملا يزال عبدى يتقرب الىّ بالنوافل حتى احبته فاذا احببته كنت سمعه الذى يسمع به و بصره الذى يبصر به رواه البخارى عن ابى هريرة ، ادنى درجات هذا القرب يحصل بمجرد الايمان قال الله تعالىٰ الله ولىّ الذين آمنوا واعلى درجاته نصيب الانبياء ونصيب سيدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وله صلی اللہ علیہ وسلم ترقيات لا تتناهى الى ابد الابدين

(محمد ثناء الله پانی پتی ۱۲۲۵ھ،المظهرى،تفسير مظهرى(کوئٹه مكتبه

Marfat.com

رشیدیہ)ج۵،ص۳۸)

اور یہ دوسرا قرب (یعنی قرب محبت جو اسکے خاص بندوں کے ساتھ ہے) اس کے درجات اور مراتب غیر متناہی ہیں جیسا کہ اس پر حدیث قدسی دلالت کرتی ہے کہ ،،میرا بندہ ہمیشہ نوافل کے ساتھ میرا قرب حاصل کرتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کے وہ کان بن جاتا ہوں جن کے ساتھ وہ سنتا ہے

اور اسکی وہ آنکھ بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ دیکھتا ہے (یعنی وہ دیکھتا یا سنتا ہے تو اسکے کان اور آنکھ میں اللہ تعالیٰ کی طاقت ہوتی ہے) اس کو امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا اس قرب کے درجات میں سے ادنی درجہ صرف ایمان لانے سے حاصل ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ،،اللہ مددگار ہے انکا جو ایمان لائے،، اوران درجات میں سے اعلیٰ درجہ انبیاء علیہ السلام کو ملتا ہے اور ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جو درجہ ملا اسکی بلندیاں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے غیر متناہی (لامحدود) ہیں۔

دلیل نمبر 47:

امام قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

اذ مجموعها مالا یاخذ حصر ولا یحیط به حفظ جامع

(شفا شریف،ج۱،ص۷۹،نسیم الریاض،ج۲،ص۷،بحوالہ مقام رسول ﷺ ،علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی،ص۱۰۱،ضیاء القرآن پبلی کیشنز،لاہور، ۲۰۱۳ء)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مجموعہ فضائل اتنے زیادہ ہیں کہ ان کا حصر نہیں ہو سکتا اور حفظ جامع ان فضائل کا احاطہ نہیں کر سکتا۔

Marfat.com

دلیل نمبر 48:

امام قسطلانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

اِجْتَمَعَ فِیْهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ صِفَاتِ الْکَمَالِ لَا یُحِیْطُ بِهٖ حَدٌّ وَلَا یَحْصُرُ عَدٌّ

مواہب لدنیہ و زرقانی، ج۴، ص۲۴۵ بحوالہ مقام رسول ﷺ، علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی، ص۱۲۸، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں اتنی صفات کمال مجتمع ہیں کہ نہ حد انکا احاطہ کر سکتی ہے۔ اور نہ شمار ان کو گھیر سکتا ہے (بے حد و بے شمار ہیں غیر متناہی ہیں)

دلیل نمبر 49:

علامہ زرقانی علیہ الرحمۃ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام ،،واصل،، کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

(اَلْوَاصِلُ) اَلْبَالِغُ فِی النِّھَایَۃِ وَالشَّرْفِ مَالَا یَعْلَمُهٗ اِلَّا اللہ

(زرقانی، ج۳، ص۱۵۰ بحوالہ مقام رسول ﷺ، علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی، ص۱۲۸، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء)

واصل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اس لیے ہے کہ شرف فضیلت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس درجہ کو پہنچے ہوئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اس کو کوئی نہیں جانتا۔

دلیل نمبر 50:

علامہ خفاجی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

فانه لا تسعه العقول ولا یحیط به نطاق البیان

(نسیم الریاض، ج۱، ص۵۹ بحوالہ مقام رسول ﷺ، علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی، ص۱۲۹، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ عقلوں کی وسعت میں نہیں آ سکتا اور نطاق بیان (زبانیں)

Marfat.com

اس کا احاطہ نہیں کرسکتیں۔

دلیل نمبر 51:

نیز فرماتے ہیں:

(لا یاخذہ عد) ای لا یعد لکثرتہ ولعدم اطلاعنا علی کثیر منھو معنٰی لا یاخذ لایحیط بہ او یغلبہ

(نسیم الریاض حفاجی، ج۱، ص۳۱۶بحوالہ مقام رسول ﷺ، علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی، ص۱۲۹، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء)

یعنی خصال حضور صلی اللہ علیہ وسلم بوجہ کثرت فضائل وخصائل اور بوجہ ان پر اطلاع نہ ہونے کے ان کا شمار نہیں ہوسکتا اور ان کا احاطہ نہیں ہوسکتا۔

دلیل نمبر 52:

مولانا ملا علی قاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

فَاِنَّ فَضَائِلَہٗ غَیْرُ مُنْحَصِرَۃٍ

(مرقاۃ، ج۵، ص۳۱۱بحوالہ مقام رسول ﷺ، علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی، ص۱۳۲، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء)

بے شک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل بے حد ہیں۔

دلیل نمبر 53:

عارف باللہ امام ربانی عبدالوہاب شعرانی (متوفی ۹۷۳ھ) علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

وَ بِالْجُمْلَۃِ فَاَوْصَافُہٗ (علیہ السلام) الْحَسَنَۃُ لَا تُحْصٰی وَلَا تُحْصَرُ

(کشف الغمہ، ج۲، ص۵۱، ۵۲بحوالہ مقام رسول ﷺ، علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی، ص۱۳۵، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء)

Marfat.com

اور خلاصہ کلام یہ ہے کہ حضور ﷺ کے اوصاف حسنہ شمار اور حصر سے خارج ہیں۔

دلیل نمبر 54:

امام ابو الحسن ماوردی (متوفی ۴۵۰ھ) علیہ الرحمۃ حضور ﷺ کے اخلاق کے متعلق فرماتے ہیں۔

لم تعدد فتعد ولم تحصر فتحد

(جواہر البحار، ا، ص۹۶ بحوالہ مقام رسول ﷺ، علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی، ص۱۳۷، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء)

(کہ حضور ﷺ کے اخلاق) قلیل نہیں جو گنے جائیں اور نہ ان کا حصر ہوا جو حد لگائے جائیں۔ (یعنی بے شمار اور بے حد ہیں)

دلیل نمبر 55:

نیز حضور ﷺ کے اقوالِ دُررو جواہر کے متعلق فرماتے ہیں۔

وَلَا يَأْتِي عَلَيْهِ اِحْصَاءٌ وَلَا يَبْلُغُهُ اِسْتِقْصَاءٌ

(جواہر البحار، ج ا، ص۱۰۰ بحوالہ مقام رسول ﷺ، علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی، ص۱۳۷، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء)

نہ ان پر شمار آتا ہے اور نہ ان تک انتہا پہنچتی ہے (یعنی ان کی کوئی انتہا نہیں)

دلیل نمبر 56:

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

وَ فَضَائِلُهُ اَكْثَرُ مِنْ اَنْ تُعَدَّ وَ تُحْصٰى عليه السلام

(تفسیر کبیر، ج۷، ص۲۰۷، جواہر البحار، ج ا، ص۱۷۶، مطبوعہ مصر ۱۲۸۹ھ بحوالہ مقام رسول ﷺ، علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی، ص۱۳۸، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء)

Marfat.com

حضور ﷺ کے فضائل احصاء وشمار سے زیادہ ہیں۔

دلیل نمبر 57:

امام عبدالکریم جیلی علیہ الرحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

وَ كَيْفَ يَحْصُرُهَا الْعُلَمَاءُ وَ تَحْوِيهَا الْكُتُبُ وَهِيَ مِنْ فَوْقِ الْحَصْرِ وَ وَرَاءُ الْغَايَةِ وَ النِّهَايَةِ

(جواہر البحار، ج ۱، ص ۲۵۸، بحوالہ مقامِ رسول ﷺ، علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی، ص ۱۴۱، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء)

علماء کرام حضور ﷺ کے فضائل کا کیسے حصر کریں اور کتب ان کو کیسے جمع کریں حالانکہ وہ حصر سے زائد اور غایت سے وراء الوراء ہیں۔

دلیل نمبر 58:

امام ابن حجر علیہ الرحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

اِجْتَمَعَ فِيْهِ ﷺ مِنْ خِصَالِ الْكَمَالِ وَ صِفَاتِ الْجَلَالِ وَ الْجَمَالِ مَا لَا يَحْصُرُ حَدٌّ وَلَا يُحِيطُ بِهِ عَدٌّ

(جواہر البحار، ج ۲، ص ۸۶، بحوالہ مقامِ رسول ﷺ، علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی، ص ۱۴۸، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء)

حضور ﷺ میں اتنی کمال کی خصلتیں اور جمال کی صفتیں جمع ہیں جو بے حد اور بے شمار ہیں۔

دلیل نمبر 59:

نیز فرماتے ہیں:

و بالجملۃ فقد اوتی ﷺ مثلھم (ای مثل معجزات الانبیاء) و زاد بخصائص لا تحصی اعلاما انہ ﷺ الممد لھم دائما

Marfat.com

(جواہر البحار۔ج۲،ص۸۹بحوالہ مقام رسول ﷺ،علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی،ص۱۴۹،ضیاء القرآن پبلی کیشنز،لاہور، ۲۰۱۳ء)

خلاصہ کلام یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو انبیاء کرام علیھم السلام کے معجزات کی مثل معجزات بھی عطاء کیے گے اور اتنے خصائص ملے کہ جن کا احاطہ نہیں ہوسکتا۔اس بات کو بتانے کے لیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ سب انبیاء کو امداد دینے والے ہیں۔

دلیل نمبر 60 تا 65:

امام شرف الدین بوصیری علیہ الرحمۃ بارگاہِ نبوی میں ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

فَاقَ النَّبِیّٖنَ فِیْ خَلْقٍ وَّ فِیْ خُلُقٍ
وَلَمْ یُدَانُوْہُ فِیْ عِلْمٍ وَّلَا کَرَمٍ

(شرف الدین بوصیری،امام۔قصیدہ بردہ شریف)

ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء پر فوقیت حاصل فرماچکے ہیں شکل وصورت ظاہری اور خلق وحسن باطنی میں اور کوئی نبی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مراتب کے قریب بھی نہیں پہنچ سکا مرتبہ علم وکرم میں۔

دَعْ مَا ادَّعَتْہُ النَّصَارٰی فِیْ نَبِیِّھِمْ
وَاحْکُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِیْہِ وَاحْتَکِمٖ

(شرف الدین بوصیری،امام۔قصیدہ بردہ شریف)

وہ نعت چھوڑ جو عیسائیوں نے اپنے نبی کی شان میں کہی کہ ابن اللہ بناڈالا اور اس کے علاوہ جو کچھ نعت میں کہنا چاہے حکم لگا کر اور فیصلہ کرکے کہہ

مُنَزَّہٌ عَنْ شَرِیْكٍ فِیْ مَحَاسِنِہٖ
فَجَوْھَرُ الْحُسْنِ فِیْہِ غَیْرُ مُنْقَسِمٖ

Marfat.com

(شرف الدین بوصیری۔امام۔قصیدہ بردہ شریف)

وہ ہستی اپنے محاسن میں کسی کی شرکت سے مقدس وبالا ہے اور آپ ﷺ کا جوہر حسن آپ ﷺ کے سوا کسی دوسرے میں منقسم نہیں۔

فَانْسُبْ اِلٰی ذَاتِہٖ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ
وَانْسُبْ اِلٰی قَدْرِہٖ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمٍ

(شرف الدین بوصیری۔امام۔قصیدہ بردہ شریف)

پس نسبت کر اس ذات والا محمد ﷺ کی طرف جتنا تو چاہے تعظیم وشرف سے اور نسبت کر اس کے مرتبہ کی طرف جتنا تو چاہے عظمتوں سے

فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ لَیْسَ لَہٗ
حَدٌّ فَیُعْرِبُ عَنْہُ نَاطِقٌ بِفَمٍ

(شرف الدین بوصیری۔امام۔قصیدہ بردہ شریف)

بے شک رسول اللہ ﷺ کے فضائل کی کوئی حد نہیں (یعنی وہ غیر متناہی ہیں) جو الفاظ فصیح بولنا والا اپنے منہ سے بول سکے۔

فما تطاول أمال المديح الى
ما فيه من كرم الاخلاق والشيم

(شرف الدین بوصیری۔امام۔قصیدہ بردہ شریف)

اے مدح کی آرزو کرنے والے کیا امید مدح میں حضور ﷺ کے اوصاف پر اونچی اونچی گردن کر کے ان کے اخلاق حمیدہ اور عادات پسندیدہ کا اندازہ کر رہا ہے؟ ان کی حدو غایت معلوم کرنا محال ہے۔

قارئین کرام یہ اس قصیدہ بردہ کے چند اشعار ہیں جس کو سن کر حضور ﷺ خوش بھی ہوئے اور امام بوصیری کو اس قصیدہ بردہ کے لکھنے پر اپنی چادر مبارک بھی عطاء کی

Marfat.com

اور فالج سے شفاء بھی عطاء فرمائی۔ وھذا نور علی نور

دلیل نمبر 66:

شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں۔

سیر واحادیث کی کتابیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حمیدہ فضائل جلیلہ سے اتنی لبریز ہیں جن کا کوئی حدوحساب نہیں

(شیخ عبد الحق محدث دہلوی۔محقق۔مدارج النبوۃ ،ترجمہ،غلام معین الدین نعیمی(لاہور،ضیاء القرآن ۲۰۰۱ء)ج۲ ،ص ۷۱۱)

دلیل نمبر 67:

نیز فرماتے ہیں:

اب رہا کمال حقی جو کہ حق تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشا ہے اور ان کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخصوص فرمایا وہ اس سے زیادہ ہے جن کو ادراک کیا جائے اور غور وفکر کے بعد ان کو دریافت کیا جائے اور ان کو پہچانا جائے ان کی کوئی حدوغایت نہیں کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جمیع اخلاق اور صفات ربوبیہ سے متحقق ہیں۔

(شیخ عبد الحق محدث دہلوی۔محقق۔مدارج النبوۃ ،ترجمہ،غلام معین الدین نعیمی(لاہور،ضیاء القرآن ۲۰۰۱ء)ج۲ ،ص ۷۱۱)

دلیل نمبر 68: عالم العلامہ والبحر الفہامہ الشیخ مناوی علیہ الرحمۃ اللہ فرماتے ہیں

ولا یخفاك ایها السامع ان اوصافه صلى الله عليه وسلم لا تحصرها العقول ولا الادراكات الفهمية فلو كانت الاشجار اقلاما و البحار مداداً و اهل السماوات و الارضين كُتّاباً ما بلغوا من بعض صفاته

(ڈاکٹر عاصم ابراهيم الكتاني ،مجموع لطيف انسى فى صيغ المولد النبوى القدسى،مولد المناوى،مكتبه نوريه رضويه،لاهور،الطبعة الاولىٰ،ربيع الاول ۱۴۳۱ھ

Marfat.com

بمطابق جنوری ۲۰۱۵ء، ص ۲۲۱)

اور اے سننے والے تجھ پر یہ بات پوشیدہ نہ رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کا نہ عقلیں اور نہ ہی ادراکات فہمیہ احاطہ کر سکتیں ہیں اگر تمام درخت قلم بن جائیں اور تمام دریا روشنائی بن جائیں اور تمام آسمانوں اور زمینوں کی مخلوق لکھنے لگے تو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض صفات بھی نہیں لکھ سکتی۔،، سبحان اللہ،،

دلیل نمبر 69:

نواب صدیق حسن بھوپالی لکھتے ہیں۔

من ذا یطیق بان یحصی الثناء علی

محمد و علی الصدیق صاحبہ

(صدیق حسن خان. بھوپالی تکریم المومنین بتقویم مناقب خلفاء راشدین

(لاہور، فاران اکیڈمی غزالی سٹریٹ 17) ص ۱۳۲)

کس کی طاقت ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان کو بیان کرے۔

دلیل نمبر 70:

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی لکھتے ہیں:

لکھ سکے کون یہاں حمد خدا نعت رسول

جز خدا اور کی اس فن میں ہے تسطیر عبث

(حاجی امداد اللہ مکی۔ مولانا۔ کلیات امداد (کراچی دارالاشاعت ۱۳۹۶ھ ۱۹۷۲

ء) ص ۲۰۸)

دلیل نمبر 71:

مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں:

Marfat.com

"اگر نظر صحیح سے کام لیا جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات ضبط و احصار سے متجاوز ہیں"

(اشرف علی تھانوی ١٣٦٢ھ مولوی نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب (لاہور مشتاق بک کارنر) ص ١٧٨)

دلیل نمبر 72:

مولوی حسین احمد مدنی مولوی قاسم نانوتوی کی لکھی ہوئی نعت پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

نہ پہنچے گنتی میں ہرگز تیرے کمالوں کو
میرے بھی عیب شہ دوسرا شہ ابرار

(حسین احمد مدنی مولوی الشہاب الثاقب (لاہور ادارہ تحقیقات اہل سنت ٢٠٠١ء) ص ١٩١)

(یعنی میں کتنا ہی گناہ گار سہی اور میرے گناہ اگرچہ بے شمار ہیں لیکن وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالوں کو نہیں پہنچ سکتے مطلب یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال غیر متناہی ہیں اور میرے گناہوں کی کوئی نہ کوئی حد ہے)

دلیل نمبر 73:

مولوی حسین احمد مدنی اپنے اور اپنے اکابر کے عقائد کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"ہمارے حضرات اکابر کے اقوال وعقائد کو ملاحظہ فرمایئے یہ جملہ حضرات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ سے اور ہمیشہ تک واسطہ فیوضات الٰہیہ اور رحمت غیر متناہیہ اعتقاد کیے ہوئے بیٹھے ہیں"

(حسین احمد مدنی مولوی الشہاب الثاقب (لاہور ادارہ تحقیقات اہل سنت

Marfat.com

۲۰۰۱ء) ص ۱۹۰)

شاہِ ارض و سماء سرورِ انبیاء تیری شانو رفعت کی کیا باب ہے
بن کے آیا تُو رحمتِ دو جہاں تیری رحمت کی وسعت کی کیا بات ہے

حضور ﷺ کے اوصاف غیر متناہی کیوں ہیں؟

اب ہم حضور ﷺ کے اوصاف کے غیر متناہی ہونے کی چند وجوہات بیان کرتے ہیں۔

دلیل نمبر 74:

تناہی کا معنی ہے رُکنا اور حضور ﷺ کے اوصاف غیر متناہی ہیں یعنی رکنے والے نہیں کیونکہ وہ ہر آنے والی گھڑی زیادہ سے زیادہ ہوتے جا رہے ہیں اور اس بات پر قرآن شاہد ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى (الضحیٰ ۹۳:۴)

اور بیشک پچھلی تمہارے لیے پہلی سے بہتر ہے

دلیل نمبر 75:

اسی مذکورہ آیت کے تحت صدر الافاضل حضرت مولانا نعیم الدین مرادآبادی علیہ رحمۃ لکھتے ہیں۔

''مفسرین نے اس کے یہ معنی بھی بیان فرمائے ہیں کہ آنے والے احوال آپ ﷺ کے لیے گذشتہ احوال سے بہتر و برتر ہیں گویا کہ حق تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ روز بروز آپ ﷺ کے درجے بلند کرے گا۔ اور عزت پر عزت اور منصب پر منصب زیادہ فرمائے گا اور ساعت بساعت آپ ﷺ کے مراتب ترقیوں میں رہیں گے''

Marfat.com

(نعیم الدین مراد آبادی ۔مولانا۔ تفسیر خزائن العرفان تحت سورۃ الضحیٰ آیت ۴)

اب آپ ہی بتائیں کہ حضور ﷺ کے اوصاف اور مرتبے دن بدن زیادہ سے زیادہ ہورہے ہیں تو اللہ کے علاوہ کون ہے جو ان مراتب کو شمار کرسکے؟ ہم کو تو یہ بھی معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ جو آپ ﷺ کے مراتب میں زیادتی فرماتا ہے اس زیادتی کی مقدار کتنی ہے

تو معلوم ہوا ہم حضور ﷺ کے ہر گھڑی بڑھنے والے مراتب کا شمار نہیں کرسکتے چہ جائیکہ پچھلے مراتب اور آنے والے مراتب کا شمار کرکے ان کو غیر متناہی سے متناہی کہیں۔

دلیل نمبر 76:

حضور ﷺ کے اوصاف اگر متناہی مان لیے جائے تو یہ آپ ﷺ میں عیب پیدا کرتا ہے حالانکہ حضور ﷺ ہر عیب سے پاک ہیں۔جیسا کہ حضرت حسان بن ثابت بارگاہ نبوی میں عرض کرتے ہیں۔

خُلِقْتَ مُبَرَّاۃً مِنْ کُلِّ عَیْبٍ

آپ ﷺ ہر عیب سے بری (پاک) پیدا کیے گے ہیں۔

(حضرت حسان بن ثابت۔ دیوان حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ (لاہور،مکتبہ رحمانیہ)

دلیل نمبر 77:

اسی طرح امام جلال الدین سیوطی ۹۱۱ھ لکھتے ہیں۔

"انبیاء کرام علیہ السلام صوری ومعنوی دونوں قسم کے عیوب سے منزہ (پاک) ہوتے ہیں اور ظاہری و باطنی نقائص سے مامون ہوتے ہیں۔بلکہ ان معایب کی

Marfat.com

طرف متوجہ ہونے سے بھی محفوظ ہیں جن کی نسبت بعض انبیاء کی طرف تاریخ کی کتابوں میں کی گئی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہر اس چیز سے بھی منزہ (پاک) کیا ہے جو آنکھ میں کھٹکے اور دلوں میں نفرت کا باعث ہو یہ آپ ﷺ کی ذات کو ہی شایاں ہے"۔

(عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی ۹۱۱ھ امام خصائص الصغریٰ ترجمہ عبدالرسول مولانا (لاہور، ضیاء القرآن پبلی کیشنز ۱۴۰۲ھ) ص ۸۵)

لہذا حضور ﷺ کا ہر عیب سے پاک ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپ ﷺ کے اوصاف بھی عیب تناہی سے بری و پاک ہیں۔

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری
حیراں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

دلیل نمبر 78:

کسی چیز کا شمار کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اس تک رسائی ممکن ہو جب آپ ﷺ کے کمالات تک رسائی مخلوق کے بس کی بات نہیں تو آپ ﷺ کے اوصاف و کمالات کو کون شمار کرے؟

امام بوصیری کیا خوب کہتے ہیں:

أَعْيَى الْوَرٰى فَهْمُ مَعْنَاهُ فَلَيْسَ يُرٰى
لِلْقُرْبِ وَالْبُعْدِ مِنْهُ غَيْرُ مُنْفَحِمِ

(شرف الدین بوصیری، امام، قصیدہ بردہ شریف)

مخلوقات حضور ﷺ کی حقیقت سمجھنے سے عاجز ہو گئی اور حضور ﷺ کے نزدیک و بعید کوئی ایسا نہیں جو حضور ﷺ کے آگے عاجز اور لاجواب نہ ہو گیا۔

جس طرح آپ ﷺ کے اوصاف غیر متناہی ہیں اسی طرح آپ ﷺ کے

Marfat.com

اوصاف کے غیر متناہی ہونے پر دلائل بھی بے شمار ہیں ہم نے صرف چند دلائل کا ذکر کیا ہے اور اس پر بھی ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

(شیخ سعدی شیرازی)

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے
کہہ لے گی سب کچھ ان کے ثنا خواں کی خامشی
چپ ہو رہا ہے کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے

اب میں آپ کے سامنے اُن ائمہ کرام کی فہرست رکھتا ہوں جنہوں نے حضور ﷺ کے اوصاف کو غیر متناہی کہا۔

صحابیِ رسول ﷺ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، امام قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمۃ، امام حافظ ابو الفتح محمد بن سید الناس (متوفی ۷۳۴ھ)، امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ، علامہ سلیمان جمل (متوفی ۱۲۰۴ھ) علیہ الرحمۃ، حضرت علامہ معین الدین کاشفی الہروی علیہ رحمہ، امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ، امام نووی علیہ الرحمۃ (متوفی ۶۷۶ھ)، امام جلال الدین سیوطی، امام یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ سعد الدین تفتازانی، امام مجدد الف ثانی احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ شیخ محی الدین محمد بن مصطفیٰ المعروف بہ شیخ زادہ، شیخ عبد العزیز الدیرینی الشافعی المتوفی ۶۹۳ھ، ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ، حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ رحمۃ، علامہ زرقانی علیہ الرحمۃ، علامہ خفاجی علیہ الرحمۃ، عارف باللہ امام ربانی عبد الوہاب شعرانی (متوفی ۹۷۳ھ) علیہ الرحمۃ، امام ابو الحسن ماوردی (متوفی ۴۵۰ھ) علیہ الرحمۃ، امام عبد الکریم جیلی علیہ الرحمۃ، امام شرف الدین بوصیری علیہ الرحمۃ، شیخ عبد

Marfat.com

الحق محدث دہلوی، امام احمد رضا فاضلِ بریلوی وغیرھم علیہ رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ یہ وہ ہستیاں ہیں جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کو غیر متناہی لامحدود کہا ہم کو ان حضرات سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کا سبق حاصل کرنا چاہیے یہ وہ حضرات ہیں جنہوں نے عین توحید پر ایمان رکھتے ہوئے یہ بات کہی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف غیر متناہی ہیں اور یقیناً یہ ہستیاں ہم سے زیادہ علم و فضل والی ہیں اور ہم سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی توحید کو جاننے والی ہیں۔

لیکن رضا نے ختم سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میری اس ادنیٰ کاوش کو قبول فرما کر مجھے، میرے والدین، جمیع اساتذہ کرام، اور تمام عزیزوں دوستوں کی مغفرت فرما کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنگت میں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم

(ابو حمد محمد نعیم قادری رضوی)

Marfat.com

مقالہ نمبر: 2

جواہر العلماء و الفضلاء

فی

اوصافِ سیدُ الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

اوصافِ نبی المختار بے حد و بے شمار

(مرتب)
ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی
(فاضل جامعہ قادریہ عالیہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات)

Marfat.com

رسول اکرم ﷺ کے چند اوصاف مبارکہ

باب اوّل

رسول اکرم ﷺ کے چند اوصاف از قرآن حکیم

اللہ کی عطاء سے حضور اکرم نورِ مجسم ﷺ کے اوصاف حمیدہ اتنے زیادہ ہیں کہ اُن کو شمار کرنا انسانی طاقت سے باہر ہے۔

یاد رکھیے کہ اوصاف ''وصف'' کی جمع ہے اور اس کا معنیٰ ہے خوبی، خو وغیرہ۔

اور وصف ایک ایسا لفظ ہے جس کے تحت تمام خوبیاں داخل ہو جاتی ہیں چاہے وہ حضور ﷺ کا معجزہ ہو یا خاصہ یا آپ کی جسمانی خوبی ہو الغرض جو بھی چیز حضور ﷺ کی شان بیان کرتی ہے وہ آپ کا وصف ہے اس لیے ہم نے اوپر ''رسول اکرم ﷺ کے چند اوصاف'' لکھا اب اس میں ہم حضور ﷺ کے چند معجزات و خواص شمائل و فضائل وغیرہ ذکر کریں گے ہم نے اس میں تین ابواب بنائے ہیں جن کا اجمالی ذکر ماقبل صفحہ پر گزر چکا ہے اور اب ہم حضور ﷺ کے اوصاف کو آپ کے سامنے رکھتے ہیں۔ وباللہ التوفیق

ویسے تو قرآن کی ہر آیت اور ہر لفظ حضور ﷺ کی مدح سرائی کرتا ہے۔ لیکن ہم اختصاراً حضور ﷺ کے چند اوصاف کا خاکہ پیش کرتے ہیں۔

☆ ـــ حضور کا ذکر اللہ تعالیٰ نے بلند فرمایا۔

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (الانشراح ۹۴:۴)

Marfat.com

اور ہم نے تیرے لیے تیرے ذکر کو بلند کر دیا۔

☆---اللہ تعالیٰ نے نہ کبھی حضور ﷺ کو چھوڑا اور نہ ناراض ہوئے۔

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی (الضحیٰ ۹۳:۳)

آپ کو آپ کے رب نے نہ چھوڑا اور نہ ناراض ہوا۔

☆---رسول اکرم ﷺ کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (النساء ۴:۸۰)

جس نے رسول کی اطاعت کی اُس نے اللہ کی اطاعت کی۔

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

☆--- نبی اکرم ﷺ سے بیعت کرنا اللہ تعالیٰ سے بیعت کرنا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ (الفتح ۴۸:۱۰)

بے شک وہ لوگ جو بیعت کرتے ہیں آپ کی اس کے سوا نہیں وہ اللہ کی بیعت کرتے ہیں۔

☆---اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے شہر کی قسم فرمائی۔

وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ (التین ۹۵:۳)

اور اس امن والے شہر کی قسم۔

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم

☆---حضور ﷺ کو نامناسب الفاظ سے پکارنے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا (البقرۃ ۲:۱۰۴)

Marfat.com

اے ایمان والو راعنا نہ کہو۔

☆---اللہ تعالیٰ نے آپ کو خیر کثیر عطا کیا۔

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ (الکوثر ۱:۱۰۸)

بے شک ہم نے آپ کو کوثر دیا۔

انا اعطينك الكوثر ساری کثرت پاتے یہ ہیں

اس میں زم زم ہے کہ تھم تھم اس میں جم جم ہے کہ بیش

کثرت کوثر میں زم زم کی طرح کم کم نہیں

☆---آپ صلی اللہ علیہ وسلم رحمت کائنات ہیں۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (الانبیاء ۲۱:۱۰۷)

اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر رحمت تمام جہانوں کے لیے۔

شاہِ ارض وسماء سرورِ انبیا تیری شانِ جلالت کی کیا بات ہے

بن کے آیا ہے تو رحمتِ دو جہاں تیری وسعتِ رحمت کی کیا بات ہے

☆---آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوشخبری دینے والے ہیں۔

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا (البقرۃ ۲:۱۱۹)

بے شک ہم نے بھیجا آپ کو حق کے ساتھ خوشخبری سنانے والا اور ڈر سنانے والا۔

☆---حضور صلی اللہ علیہ وسلم معلم کائنات ہیں اور پاک بھی کرتے ہیں۔

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ (البقرۃ ۲:۱۰)

اور اُن کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور اُن کو پاک کرے۔

☆---حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب پر گواہ ہیں۔

وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا (البقرۃ ۲:۱۴۳)

Marfat.com

اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ ہوں۔

☆---اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہشات کو پورا فرماتا ہے۔

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ (البقرۃ ۲:۱۴۴)

پس پھیریے اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف۔

☆--- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت محبت خدا کا ذریعہ اور گناہوں کی بخشش ہے۔

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ (آلِ عمران ۳:۳۱)

اے محبوب فرمادو اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔

☆---اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کا وعدہ لیا۔

ثُمَّ جَآئَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ط قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا (آلِ عمران ۳:۸۱)

پھر تشریف لائے تمہارے، پاس وہ رسول جو تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا فرمایا کیوں تم نے اقرار کر لیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لے لیا سب نے عرض کی کہ ہم نے قرار کیا۔

☆--- حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی وہ نعمت کبریٰ ہیں جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے احسان جتلایا۔

لَقَدْ مَنَّ اللهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا (آلِ عمران ۳:۱۶۴)

تحقیق اللہ نے احسان کیا مؤمنوں پر کہ ان میں اپنا رسول بھیجا۔

☆--- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ سے گناہوں کی معافی ملتی ہے۔

Marfat.com

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا (النساء۴:۶۴)

اور اگر وہ جب اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائیں تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

نہ کیوں کر کہوں یا حبیبی اغثنی
اس نام سے ہر مصیبت ٹلی ہے

☆---حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاکم نہ مانے تو بندہ مؤمن نہیں ہوتا۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (النساء۴:۶۵)

تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک کہ اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرماؤ اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور دل سے مان لیں۔

☆---اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سب کچھ سکھایا۔

وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ

(النساء۴:۱۱۳)

اور اُتاری اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت اور اس نے تجھ کو سکھایا جو تو نہ جانتا تھا۔

فرش تا عرش سب آئینہ ضمائر حاضر
بس قسم کھایئے امی تیری دانائی کی

☆---حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت دوزخ کا سبب ہے۔

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ

Marfat.com

الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَ نُصْلِہٖ جَھَنَّمَ وَ سَآءَتْ مَصِیْرًا (النساء۴:۱۱۵)

اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے حق کا راستہ اس پر کھل چکا ہو اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور دوزخ میں داخل کریں گے اور وہ کیا بُری لوٹنے کی جگہ ہے

☆--- حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کی دلیل ہیں۔

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمْ بُرْھَانٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا

(النساء۴:۱۷۴)

اے لوگو تحقیق آ گئی تمہاری پاس تمہارے رب کی طرف سے روشن دلیل اور ہم نے نازل کیا تم پر واضح نور۔

☆--- حضور ﷺ نور ہیں۔

قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّ کِتٰبٌ مُّبِیْنٌ (مائدہ۵:۱۵)

تحقیق آ گیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور روشن کتاب۔

☆--- حضور ﷺ کی حفاظت اللہ خود فرماتا ہے۔

وَ اللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ (مائدہ۵:۶۷)

اور اللہ بچائے گا تم کو لوگوں سے۔

☆--- حضور ﷺ کا پھینکنا اللہ تعالیٰ کا پھینکنا ہے۔

وَ مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی (الانفال۸:۱۷)

اے محبوب وہ خاک جو تم نے پھینکی تم نے نہ پھینکی اللہ نے پھینکی۔

☆--- جب حضور ﷺ بلائیں تو فوراً حاضر ہونا لازم ہے۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا یُحْیِیْکُمْ

(الانفال۸:۲۴)

Marfat.com

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تم کو اس چیز کے لیے بلائیں جو تمھیں زندگی بخشے۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے اللہ تعالیٰ عذاب نہیں فرماتا۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ (الانفال ۸:۳۳)

اور اللہ کی شان نہیں کہ وہ ان کو عذاب دے اور آپ ان میں موجود ہوں۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم مومنوں پر کرم کرنے والے اور مہربان ہیں۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (التوبہ ۹:۱۲۸)

بیشک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے بہت چاہنے والے ہیں مسلمانوں پر بہت کرم کرنے والے مہربان ہیں۔

☆۔۔۔اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک کی قسم فرمائی۔

لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ (الحجر ۱۵:۷۲)

اے محبوب تمہاری جان کی قسم بیشک یہ لوگ اپنے نشے میں بہک رہے ہیں۔

☆۔۔۔اللہ تعالیٰ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مشقت میں پڑنا گوارہ نہیں۔

طٰهٰ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى (طہ ۲۰:۱، ۲)

طٰہٰ نہیں نازل کیا ہم نے آپ پر قرآن کہ مشقت میں پڑیں۔

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کل کائنات کے نبی ہیں۔

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا

(الفرقان ۲۵:۱)

پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندہ خاص پر فرقان (قرآن) نازل کیا تاکہ

Marfat.com

وہ تمام جہانوں کے لیے ڈر سنانے والا ہو۔

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم مومنوں کی جانوں کے مالک ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مومنوں کی مائیں ہیں۔

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ اَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ (الاحزاب ۳۳:۶)

یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے اور اس کی بیبیاں اُن کی مائیں ہیں۔

☆۔۔۔اللہ تعالیٰ نے صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سیر کروائی۔

سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ (الاسراء ۱۷:۱)

پاکی ہے اُسے جو اپنے بندہ کو راتوں رات لے گیا۔

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پہ جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہمان کے لیے تھے
تبارک اللہ شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی
کہیں تو وہ جوشِ لن ترانی کہیں تقاضے وصال کے تھے

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نمونہ حیات ہیں۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب ۳۳:۲۱)

بے شک تمہیں رسول کی پیروی بہتر ہے۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ (الاحزاب ۳۳:۴۰)

محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے۔

Marfat.com

آتے رہے انبیاء کما قیل لھم
و لخاتم ھکم کہ خاتم ہوئے تم
یعنی جو ہوا دفترِ تنزیل تمام
آخر میں ہوئی مہر کہ اکملت لکم

☆۔۔۔اللہ تعالیٰ اور فرشتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ (الاحزاب ۳۳:۵۶)

اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہے اس غیب بتانے والے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) پر۔

☆۔۔۔ہم سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور بندے ہیں۔

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ

(الزمر ۳۹:۵۳)

تم فرمادوا ے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اللہ کی رحمت سے نہ امید نہ ہوں۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وتوقیر وتعظیم ہم پر لازم ہیں۔

وَ تُعَزِّرُوْہُ وَ تُوَقِّرُوْہُ (الفتح ۴۸:۹)

اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر کرو۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کی قسم اللہ نے فرمائی۔

وَ النَّجْمِ اِذَا ھَوٰی (النجم ۵۳:۱)

اس پیارے چمکتے تارے محمد کی قسم جب یہ معراج سے اُترے۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بھی گمراہ نہیں ہوے۔

مَا ضَلَّ صَاحِبُکُمْ وَ مَا غَوٰی (النجم ۵۳:۲)

تمہارے صاحب نہ بہکے نہ بے راہ چلے۔

Marfat.com

☆ ۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قول اللہ کی وحی ہے۔

وَمَا یَنۡطِقُ عَنِ الۡہَوٰی ﴿ اِنۡ ہُوَ اِلَّا وَحۡیٌ یُّوۡحٰی (النجم ۵۳: ۳،۴)

اور وہ کوئی بات اپنی طرف سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔

قل کہہ کر اپنی بھی بات منہ سے ترے سنی
کتنی ہے گفتگو تیری اللہ کو پسند

☆ ۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اللہ کے ہاں بے انتہا ثواب ہے۔

وَاِنَّ لَکَ لَاَجۡرًا غَیۡرَ مَمۡنُوۡنٍ (القلم ۶۸: ۳)

اور ضرور تمہارے لیے بے انتہا ثواب ہے۔

○ ۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خلقِ عظیم پر فائز ہیں۔

وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ (القلم ۶۸: ۴)

اور بیشک تمہاری خوبو (خُلق) بڑی شان والی ہے۔

الغرض اُن کے ہر مو پہ لاکھوں درود
ان کی ہر خو و خصلت پہ لکھوں سلام

☆ ۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود امت کے لیے محافظ ہے۔

وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَہُمۡ وَاَنۡتَ فِیۡہِمۡ (الانفال ۸: ۳۳)

اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو۔

☆ ۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لی ہے۔

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ (الحجر ۱۵: ۹)

Marfat.com

ہم نے یہ کتاب (نصیحت) آپ پر اتاری اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں۔

☆ ـــ اللہ تعالیٰ اور فرشتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں گواہی دیتے ہیں۔

لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا (النساء:۱۶۶)

لیکن اللہ گواہی دیتا ہے اس کتاب کے ذریعہ جو اس نے آپ کی طرف اتاری کہ اس نے اسے اتارا ہے اپنے علم سے اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں اور اللہ بطور گواہ کافی ہے۔

☆ ـــ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رفیع الدراجات ہیں۔

وَ رَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ (البقرۃ ۲:۲۵۳)

اور کوئی وہ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ہے جسے سب پر درجوں بلند کیا۔

☆ ـــ آپ صلی اللہ علیہ وسلم المحلل والمحرم (حلال اور حرام کرنے کا اختیار رکھنے والے) ہیں۔

وَ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ (الاعراف:۱۵۷)

(تورات وانجیل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ شان بیان کی گئی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم) اور ستھری چیزیں ان کے لیے حلال کرے گا اور گندی چیزیں ان پر حرام فرمائے گا۔

Marfat.com

باب دوم

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اوصاف از حدیث وغیرہ

یاد رکھیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر فرمان آپ کا وصف ہے اور ہر فرمان سے آپ کے اوصاف ظاہر ہوتے ہیں۔ لیکن اختصاراً چند احادیث بیان کر کے بعض علماء کی کتابوں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف ذکر کرتے ہیں اور علماء کی کتب سے اخذ شدہ اوصافِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم بھی حدیث کے ضمن میں ذکر کرتے ہیں کیونکہ اُن کا مخرج بھی یقیناً احادیثِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (و باللہ التوفیق)

اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از امام محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمۃ ۲۵۶ھ:

☆ ـــ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ سخاوت فرماتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنْ رِيْحِ الْمُرْسَلَةِ

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ. امام. صحیح بخاری (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب الصوم، باب اجود ما کان النبی یکون فی الرمضان، ج ۱ ص ۳۲۵)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم خیر کو تیز ہوا سے بھی زیادہ سخاوت کرتے۔

دیکھ کر حضرت غنی پھیل پڑے فقیر بھی
چھائی ہے اب چھاؤنی حشر ہی آنہ جائے کیوں

☆ ـــ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی کی مثل نہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ اِنِّىْ اُظَلُّ اُطْعَمُ وَاُسْقٰى

Marfat.com

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ۔امام۔صحیح بخاری(لاہور،مکتبہ رحمانیہ) کتاب الصوم، باب البرکۃ سحور من غیر ایجاب، ج ا ص ۲۴۸

میں تمہاری مثل نہیں بے شک میں سایہ کیا جاتا ہوں کھلایا اور پلایا جاتا ہوں۔

اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ
ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو بتاتا ہے ایمان انہیں
ایمان یہ کہتا ہے میری جان ہیں یہ

☆---- حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ حسین ہیں۔

ابی سحاق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهاً وَاَحْسَنَهُمْ خُلُقاً

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ۔امام۔صحیح بخاری(لاہور،مکتبہ رحمانیہ) کتاب المناقب، باب صفۃ النبی ﷺ ج ا ص ۱۲۸)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت اور سب سے زیادہ اچھے اخلاق والے تھے۔

میٹھی باتیں تری دین عجم ایمان عرب
نمکیں حسن ترا جان عجم شان عرب

☆---- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرا چاند کی طرح چمکتا تھا۔

قَالَ سُئِلَ الْبَرَاءُ اَكَانَ وَجْهُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم مِثْلَ السَّيْفِ ؟ قَالَ لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ۔امام۔صحیح بخاری(لاہور،مکتبہ رحمانیہ) کتاب المناقب، باب صفۃ النبی ﷺ ج ا ص ۱۲۸)

Marfat.com

فرمایا حضرت براء سے پوچھا گیا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرا تلوار کی طرح (چمکتا) تھا؟ فرمایا نہیں بلکہ چاند کی طرح (چمکتا) تھا۔

شمع دل مشکوٰۃ تن سینہ زجاجہ نور کا
تیری صورت کے لیے آیا ہے سورہ نور کا

☆---حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز فاحش نہ تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ۔امام۔صحیح بخاری (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب المناقب، باب صفۃ النبی ﷺ، ج ا ص ۱۲۹)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ خلقاً اور نہ مکتسباً فاحش تھے۔

☆---حضور صلی اللہ علیہ وسلم ذاتی بدلہ نہ لیتے تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں

وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم لِنَفْسِهِ

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ۔امام۔صحیح بخاری (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب المناقب، باب صفۃ النبی ﷺ، ج ا ص ۱۲۹)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اپنی ذات کے لیے انتقام نہ لیا۔

☆---حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ ریشم سے بھی زیادہ نرم تھے۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا مَسِسْتُ حَرِيرًا وَلَا دِيبَاجًا أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ۔امام۔صحیح بخاری (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب المناقب، باب صفۃ النبی ﷺ، ج ا ص ۱۲۹)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ میں نے نہ کبھی کوئی ریشم

Marfat.com

اور نہ ریشمی کپڑا چھوا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ نرم ہو۔

جس کے ہر خط میں ہے موجِ نورِ کرم
اس کفِ بحرِ ہمت پہ لاکھوں سلام

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم خوشبودار ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

وَلَا شَمَمْتُ رِيحًا قَطُّ أَوْ عَرْفًا قَطُّ أَطْيَبَ مِنْ رِيحِ أَوْ عَرْفِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم

(محمد بن اسماعيل بخارى متوفى ٢٥٦ھ .امام.صحيح بخارى(لاہور،مكتبه رحمانيه) كتاب المناقب ، باب صفة النبى ﷺ ،ج ا ص ٦٢٩)

میں نے کوئی خوشبو نہ سونگھی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے زیادہ عمدہ ہو۔

انھیں کی بو مایۂ سمن ہے انھیں کا جلوہ چمن چمن ہے
انھیں سے گلشن مہک رہے ہیں انھیں کی رنگت گلاب میں ہے

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تمام مخلوق سے زیادہ محبت کرنا ہی ایمان ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَ وَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ

(محمد بن اسماعيل بخارى متوفى ٢٥٦ھ .امام.صحيح بخارى(لاہور،مكتبه رحمانيه) كتاب الايمان، باب حب الرسول ﷺ من الايمان، ج ا ص ١٢)

تم سے کوئی بھی (سرے سے) مؤمن نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والدین اور بچوں اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دینِ حق کی شرطِ اوّل ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

Marfat.com

☆--- حضور ﷺ صاحب اختیار ہیں۔

فَقَالَ النَّبِیُّ اِلَّا الْاِذْخَرَ اِلَّا الْاِذْخَرَ

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ۔امام۔صحیح بخاری (لاہور،مکتبہ رحمانیہ) کتاب العلم،باب بالکتابۃ العلم، ج۱ ص۸۱)

تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا مگر اذخر مگر اذخر (یعنی حضور ﷺ نے اذخر گھاس کو حرام فرمایا پھر ایک صحابی کی فریاد پر اُس کو حلال کردیا)

☆--- حضور ﷺ کی نشانی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب سے زیادہ محبوب ہے۔

عَنْ اِبْنِ سِیْرِیْنَ قُلْتُ لِعُبَیْدَۃَ عِنْدَنَا مِنْ شَعْرِ النَّبِیِّ ﷺ اَصَبْنَاہُ مِنْ قِبَلِ اَنَسٍ اَوْ مِنْ قِبَلِ اَھْلِ اَنَسٍ فَقَالَ لَاَنْ تَکُوْنَ عِنْدِیْ شَعْرَۃٌ مِنْہُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ۔امام۔صحیح بخاری (لاہور،مکتبہ رحمانیہ) کتاب الوضو،باب الماء الذی یغسل بہ شعر الانسان، ج۱ ص۹۱)

حضرت ابن سیرین سے مروی ہے کہ میں نے عبیدہ کو کہا ہمارے پاس حضور ﷺ کے بال ہیں جن کو ہم نے حضرت انس سے یا حضرت انس کے گھر والوں سے حاصل کیا ہے عبیدہ نے کہا اگر اُن بالوں میں سے ایک بال بھی میرے پاس ہوتا تو مجھے وہ دنیا کی تمام چیزوں سے محبوب ہوتا۔

شانِ رحمت ہے کہ شانہ نہ جدا ہو دم بھر
سینہ چاکوں پہ کچھ اس درجہ پیارے گیسو

☆--- حضور ﷺ کی آنکھیں سوتی تھیں دل نہیں سوتا تھا۔

اِنَّ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ تَنَامُ عَیْنَیْہِ وَلَا یَنَامُ قَلْبُہٗ

Marfat.com

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ۔امام۔صحیح بخاری(لاہور،مکتبہ رحمانیہ) کتاب الاذان، باب الوضوالصبیان، ج ۱ص۱۸۹)

بے شک لوگ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی آنکھیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتا۔

لا تنکر الوحی من رؤیاہ انّ لہ

قلبا اذا نامت العینان لم ینم

☆۔۔۔ حضور ﷺ کا وضو سونے سے نہیں ٹوٹتا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰی نَفَخَ فَاَتَاہُ الْمُنَادِیْ یُؤْذِنُہٗ بِالصَّلٰوۃِ فَقَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَصَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّاء

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ۔امام۔صحیح بخاری(لاہور،مکتبہ رحمانیہ) کتاب الاذان، باب الوضوالصبیان، ج ۱ص۱۸۹)

پھر حضور ﷺ سو گئے یہاں تک کے آپ کی آواز آنے لگی پھر آپ کے پاس منادی آیا اور آپ کو نماز کے لیے عرض کیا پس آپ کھڑے ہوئے نماز کی طرف اور نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔(یعنی سونے فوراً نماز پڑھی اور وضو نہ کیا)

☆۔۔۔ حضور ﷺ کا لعاب مبارک ملا ہوا پانی متبرک اور پاک ہے۔

حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں:

دَعَا النَّبِیُّ بِقَدَحٍ فِیْہِ مَاءٌ فَغَسَلَ یَدَیْہِ وَوَجْہَہٗ فِیْہِ وَمَجَّ فِیْہِ ثُمَّ قَالَ لَھُمَا اِشْرِبَا مِنْہُ وَافْرِغَا عَلٰی وُجُوْہِکُمَا وَنُحُوْرِکُمَا

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ۔امام۔صحیح بخاری(لاہور،مکتبہ رحمانیہ) کتاب الوضو، باب استعمال فضل وضو الناس، ج ۱ص۹۲)

حضور ﷺ نے پیالا مانگا اس میں پانی تھا پس آپ نے اپنے ہاتھ دھوئے اور

Marfat.com

چہرہ دھویا پھر اس میں کلی فرمائی پھر اُن دونوں (حضرت ابو موسیٰ وحضرت بلال رضی اللہ تعالی عنھما) کو فرمایا کہ اس کو پی لو اور اپنے چہروں اور اپنے سینوں پر بہا لو۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر سے مس کیا ہوا پانی شفاء دیتا ہے۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ جَاءَ رَسُوْلُ اللهِ يَعُوْدُنِیْ وَاَنَا مَرِيْضًا لَا اَعْقِلُ فَتَوَضَّا وَ صَبَّ عَلَیَّ مِنْ وَضُوْئِهٖ فَعَقَلْتُ

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی سہ ۲۵۶ ھ۔امام۔صحیح بخاری (لاہور،مکتبہ رحمانیہ) کتاب الوضو، باب صب النبی وضوء علی مغمیٰ علیہ، ج ۱ ص ۹۴)

حضرت محمد بن منکدر سے مروی ہے فرمایا میں نے حضرت جابر کو یہ کہتے ہوئے سنا فرمایا میرے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس میری عیادت کرنے لیے تشریف لائے میں بیمار تھا کوئی بات نہیں سمجھتا تھا پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور وضو کا بچا ہوا پانی میرے اوپر بہایا پس میں سمجھنے لگا۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے کھجوریں زیادہ ہو گئیں۔

حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ تعالی عنہ راوی ہیں

ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم كِلْ لِقَوْمِ فَكِلْتُهُمْ حَتّٰى اَوْ فِيْهِمُ الَّذِیْ لَهُمْ وَبَقِیَ تَمْرِیْ كَاَنَّهٗ لَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ شَیْءٌ

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی سہ ۲۵۶ ھ۔امام۔صحیح بخاری (لاہور،مکتبہ رحمانیہ) کتاب البیوع، باب الکیل علی البائع، ج ۱ ص ۲۸۰)

پھر فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قوم کے لیے کھجوریں تولو، پس میں نے تولنا شروع کیا یہاں تک کہ اُن کا تمام قرض ادا کر دیا اور میری کھجوریں اسی طرح باقی تھیں گویا کہ اُن میں کچھ کمی نہ ہوئی۔

☆۔۔۔ کفار بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مستجاب الدعوات تسلیم کرتے تھے۔

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں

قَالَ وَكَانُوْا يَرَوْنَ اَنَّ الدَّعْوَةَ فِيْ ذٰلِكَ الْبَلَدِ مُسْتَجَابَةٌ

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ۔امام۔صحیح بخاری (لاہور،مکتبہ رحمانیہ) کتاب الوضو، باب اذالقی علی ظہر المصلی قذر، ج ا ص۱۰۰)

اور فرمایا کہ وہ (کفار) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خیال کرتے تھے کہ وہ اس شہر میں مستجاب الدعوات ہیں۔

وہ دعا جس کا جوبن بہارِ قبول
اس نسیمِ اجابت پہ لاکھوں سلام

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رینٹھ مبارک کو صحابہ اپنے چہروں پر ملتے۔

حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں

وَمَا تَنَخَّمَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم نُخَامَةً اِلَّا وَقَعَتْ فِيْ كَفِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهٗ وَ جِلْدَهٗ

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ۔امام۔صحیح بخاری (لاہور،مکتبہ رحمانیہ) کتاب الوضو، باب البزاق والمخاط ونحوہ فی الثوب، ج ا ص۱۰۰)

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب رینٹھ مبارک پھینکتے وہ اُن (صحابہ) میں سے کسی کی ہتھیلی پر ہوتی پس وہ اُس کو اپنے چہرے اور جلد پر مل لیتا۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت بہت زیادہ ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَدُوْرُ عَلٰى نِسَائِهٖ فِي السَّاعَةِ الْوَاحِدَةِ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُنَّ اِحْدٰى عَشْرَةَ

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ۔امام۔صحیح بخاری (لاہور،مکتبہ

Marfat.com

رحمانیہ) کتاب الغسل، باب اذا جامع ثم عاد، ج ا ص ۱۰۳)

حضور ﷺ اپنی ازواج پر رات اور دن میں ایک گھڑی میں چکر لگاتے اور وہ گیارہ تھیں۔

☆۔۔۔حضور ﷺ کے پانچ خصائص۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں

اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اُعْطِیْتُ خَمْسًا لَمْ یُعْطَهُنَّ اَحَدًا قَبْلِی نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِیْرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا فَاَیُّمَا رَجُلٌ مِنْ اُمَّتِی اَدْرَکَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْیُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْمَغَانِمُ وَلَمْ تَحِلَّ قَبْلِی وَاُعْطِیْتُ الشَّفَاعَةَ وَکَانَ النَّبِیُّ یُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ عَامَّةً

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ۔ امام۔صحیح بخاری (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب التیمم، ج ا ص ۱۱۲)

بیشک نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجھے پانچ چیزیں دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہ دی گئیں کہ ایک ماہ کی مسافت پر رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی اور میرے لیے تمام زمین مسجد اور پاک بنائی گئی پس میری امت میں سے جس شخص کو نماز پالے وہ نماز پڑھے۔ اور میرے لیے مال غنیمت حلال کیا گیا مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہ تھا۔ اور مجھے شفاعت دی گئی اور ہر نبی ایک قوم کی طرف مبعوث ہوتا لیکن میں تمام لوگوں کی طرف مبعوث ہوا۔

☆۔۔۔حضور ﷺ دلوں کی حالت بھی دیکھ لیتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلِی هٰهُنَا فَوَاللّٰهِ مَا یَخْفٰی عَلَیَّ خُشُوْعُکُمْ وَلَا رُکُوْعُکُمْ اِنِّی لَاَرَاکُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِی

Marfat.com

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ ھ .امام.صحیح بخاری(لاہور،مکتبہ رحمانیہ) کتاب الصلوۃ ، باب عظة الامام الناس فی اتمام الصلوۃ ،ج ۱ ص۱۲۵)

بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میرے پیچھے اس طرح دیکھ سکتے ہو؟ اللہ کی قسم میرے اوپر نہ تمہارے رکوع پوشیدہ ہیں نہ تمہارے خشوع (دل کی ہیبت کا ایک نام) بیشک میں تم کو اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

سر عرش پر ہے تری گزر دلِ فرش پر تری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

☆ ۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دراز گوش کا بول مبارک صحابہ کرام کے نزدیک خوشبو سے زیادہ خوسگوار ہے۔

فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ وَاللّٰهِ لَحِمَارُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَطْيَبُ رِيْحًا مِنْكَ

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ ھ .امام.صحیح بخاری(لاہور،مکتبہ رحمانیہ) کتاب الصلح ، باب ما جاء فی اصلاح بین الناس ،ج ۱ ص۳۷۲)

ایک انصاری آدمی نے کہا اللہ کی قسم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گدھے (مبارک) کے (بول مبارک) کی خوشبو تیری خوشبو سے زیادہ خوشگوار ہے۔

☆ ۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے منہ کو قبلہ سے پھیر لیا لیکن نماز نہیں ٹوٹی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

وَهَمَّ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ يَّفْتَتِنُوْا فِىْ صَلَاتِهِمْ فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ اَتِمُّوْا صَلَاتَكُمْ

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ ھ .امام.صحیح بخاری(لاہور،مکتبہ رحمانیہ) کتاب الاذان ، باب هل يلتفت لامر ،ج ۱ ص۱۰۳)

اور ارادہ کیا مسلمانوں نے کہ وہ نماز میں آزمائے گئے ہیں۔ پس نبی کریم

Marfat.com

ﷺ نے ان کی طرف اشارہ کیا کہ وہ نماز مکمل کریں۔

☆۔۔۔حضور ﷺ کی نظر اور ہاتھ کی پہنچ کا عالم بہت وسیع ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں

فَقَالَ(اَیْ النبیُّ ﷺ) اِنِّی رَأَیْتُ الْجَنَّۃَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْداً وَلَوْ اَخَذْتُهُ لَاَکَلْتُمْ مِنْهُ مَابَقِیَتِ الدُّنْیَا

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی۲۵۲ھ۔امام۔صحیح بخاری(لاہور،مکتبہ رحمانیہ) کتاب الاذان، باب هل یلتفت لامر،ج ۱ص۱۰۳)

تو حضور ﷺ نے فرمایا بیشک میں نے جنت کو دیکھا اور اس سے انگور کے ایک گچھے کو پالیا اور اگر میں اس کو لے لیتا تو تم اس کے رہتی دنیا تک کھاتے رہتے (یعنی حضور ﷺ کی نظر اور ہاتھ جنت میں پہنچی)

☆۔۔۔حضور ﷺ مختار فی الشرع بھی ہیں۔

حضرت ابو بردہ بن نیار نے نماز عید سے پہلے مینڈھا ذبح کیا تو حضور ﷺ نے آپ کو بکری کا بچہ قربانی کرنے کی اجازت فرمائی۔

فَقَالَ اِجْعَلْهَا مَکَانَهَا اَوْ قَالَ اِذْبَحْهَا وَلَنْ تُجْزِیْ جَذْعَةٌ اَحَدٍ بَعْدَكَ

۱ (محمد بن اسماعیل بخاری متوفی۲۵۲ھ۔امام۔صحیح بخاری(لاہور،مکتبہ رحمانیہ) کتاب العیدین، باب التبکیر للعید،ج ۱ص۲۰۵)

فرمایا اس کی جگہ کر یا فرمایا اس کی جگہ ذبح کر اور تیرے بعد بکری کا بچہ کسی کو کفایت نہیں کرے گا۔

☆۔۔۔حضور ﷺ کی قوت سماعت بہت زیادہ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کی نبی کریم ﷺ نے حضرت بلال کو مخاطب کرکے کہا

Marfat.com

يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي بِأَرْجَىٰ عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ فَإِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ ۔امام۔صحیح بخاری(لاہور،مکتبہ رحمانیہ) کتاب التہجد، باب فضل الطہور باللیل والنہار، ج ۱ص ۲۳۰)

اے بلال مجھے بتاؤ کونسا کام تجھے زیادہ پسند ہے جو تم نے اسلام میں کیا بے شک میں نے تیرے جوتوں کی آواز کو جنت میں اپنے سامنے سنا۔

☆۔۔۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جنت میں منبر کی تنصیب کی گئی۔

مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي

(بخاری شریف ،ج ۱،ص ۳۹۹،کتاب الجمعة،رقم ۱۱۲۷)

جو جگہ میرے گھر اور منبر کے درمیان میں ہے وہ جنت کے باغوں میں ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔(یعنی حوض کوثر پر جو کہ جنت میں ہے، محمد نعیم قادری رضوی غفرلہ)

یہ پیاری پیاری کیاری تیرے خانہ باغ کی
سرد اس کی آب و تاب سے آتش سقر کی ہے
جنت میں آ کے نار میں جاتا نہیں کوئی
شکر خدا نوید نجات و ظفر کی ہے

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم قاسم نعمت ہیں۔

إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللهُ يُعْطِي

(محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ ۔امام۔صحیح بخاری(دار طوق النجاۃ) ج ۱ ص ۲۵)

Marfat.com

بے شک میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ دیتا ہے۔

رب ہے معطی یہ ہیں قاسم
رزق اُس کا ہے کھلاتے یہ ہیں

اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از امام مسلم بن حجاج القشیری علیہ الرحمۃ ۲۶۱ھ

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم دوزخ سے بچاتے ہیں۔

حضرت ہمام بن منبہ راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

أَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ مِنَ النَّارِ

(مسلم بن حجاج القشیری ۲۶۱ھ۔امام۔صحیح مسلم (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب الفضائل، باب شفقتہ ﷺ ج۲ ص۲۵۵)

میں ہی تمہیں کمر سے پکڑ کر آگ سے بچا رہا ہوں۔

وہ جہنم میں گیا جو اُن سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ

(مسلم بن حجاج القشیری ۲۶۱ھ۔امام۔صحیح مسلم (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب الفضائل، باب ذکر کونہ خاتم النبیین ج۲ ص۲۵۵)

میں آخری نبی ہوں۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر مالک و مختار اور عالم الغیب ہیں۔

حضرت عقبہ بن عامر روایت کرتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

Marfat.com

فَقَالَ اِنِّی فَرَطٌ لَکُمْ وَاَنَا شَهِیْدٌ عَلَیْکُمْ وَاِنِّی وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰی حَوْضِی الْاٰنَ وَاِنِّی قَدْ اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِیْحَ الْاَرْضِ وَاِنِّی وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمْ اَنْ تُشْرِکُوْا بَعْدِی وَلٰکِنْ اَخَافُ عَلَیْکُمْ اَنْ تَتَنَافَسُوْا فِیْهَا

(مسلم بن حجاج القشیری ۲۶۱ھ امام۔ صحیح مسلم (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب الفضائل، باب اثبات حوض نبینا ولصفاتہ ج ۲ ص ۲۵۷)

پس فرمایا میں تمہارے لیے فرط ہوں اور تم پر گواہ ہوں اور بے شک اللہ کی قسم میں اپنے حوض کو اب بھی دیکھ رہا ہوں اور مجھے دی گئی زمین کے خزانوں کی کنجیاں یا فرمایا زمین کی کنجیاں اور بے شک اللہ کی قسم میں تم پر شرک کا خوف نہیں کرتا لیکن مجھے خوف ہے کہ تم دنیا میں رغبت کرو گے۔

ان کے ہاتھ میں ہر کنجی ہے
مالک کل کہلاتے یہ ہیں

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ خوشبو سے زیادہ خوشگوار ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور آرام فرمانے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسینہ آگیا میری والدہ (حضرت (ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اس پسینے کو ایک شیشی میں محفوظ کرنے لگیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے اور فرمایا۔

فَقَالَ النَّبِیُّ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ مَا هٰذَا قَالَتْ عِرْقُكَ نَجْعَلُهُ فِیْ طِیْبِنَا وَهُوَ مِنْ اَطْیَبِ الطِّیْبِ

(مسلم بن حجاج القشیری ۲۶۱ھ امام۔ صحیح مسلم (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب الفضائل، باب طیب عرقه والتبرک به ﷺ ج ۲ ص ۲۶۳)

تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام سلیم یہ کیا ہے ؟ عرض کی یہ آپ کا پسینہ ہے ہم

Marfat.com

اس کو اپنی خوشبو میں ملائیں گے اور وہ ہماری سب سے بہترین خوشبو ہوگی۔

واللہ جو مل جائے میرے گل کا پسینہ
مانگے نہ کبھی عِطر نہ پھر چاہے دلہن پھول

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ حسین ہیں۔

حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ میں حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا

مَا رَأَیْتُ قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ علیہ الصلوۃ والسلام

(مسلم بن حجاج القشیری ۲۶۱ ھ امام۔ صحیح مسلم (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب الفضائل، باب صفۃ شعرہ الصفاتہ والحلیتہ ج ۲ ص ۲۶۴)

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین نہ دیکھا۔

لَمْ یَاْتِ نَظِیْرُکَ فِیْ نَظَرٍ مثلِ تو نہ شد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سر سوہے تجھ کو شہ دوسرا جانا

☆۔۔۔لوگ قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں جمع ہونگے۔

۔ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَنَا الْحَاشِرُ الَّذِی یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمِی

(مسلم بن حجاج القشیری ۲۶۱ ھ امام۔ صحیح مسلم (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب الفضائل، باب فی الاسمائہ ﷺ ج ۲ ص ۲۶۷)

میں وہ حاشر ہوں جس کے قدموں میں لوگ جمع ہوں گے۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سب سے زیادہ ہوگی۔

Marfat.com

اَنَا اَکْثَرُ الْاَنْبِیَاءِ تَبَعًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

(مسلم بن حجاج القشیری ۲۶۱ھ۔امام۔ صحیح مسلم (بیروت، دارلاحیاء) ج ا ص ۱۸۸)

قیامت کے دن میں انبیاء سے پیروکاروں کے اعتبار سے زیادہ ہوں گا۔

☆۔۔۔حضور ﷺ مومنوں کی جانوں کے مالک ہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا

اَنَا اَوْلیٰ بِکُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِہٖ

(مسلم بن حجاج القشیری ۲۶۱ھ۔امام۔ صحیح مسلم (بیروت، دارلاحیاء) ج ا ص ۱۸۸)

میں ہر مؤمن کا اُس کی جان سے زیادہ مالک ہوں۔

☆۔۔۔حضور ﷺ کا جن (شیطان) بھی مسلمان ہے۔

اَنَّ اللّٰہَ اَعَانَنِی عَلَیْہِ فَاَسْلَمَ فَلَا یَاْمُرُنِی اِلَّا بِخَیْرٍ

(الصحیح المسلم،ج۴،ص۲۱۶،رقم۲۸۱۴)

اللہ تعالیٰ نے میری اس پر مدد فرمائی پس وہ اسلام لے آیا پس وہ میرے دل میں براخیال نہیں ڈال سکتا۔

اوصاف النبی ﷺ از امام محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی علیہ الرحمۃ اللہ متوفی ۲۷۹ھ

☆۔۔۔حضور ﷺ امت کے سہارے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا

اَنَا فَرَطُ اُمَّتِی لَنْ یُصَابُوْا بِمِثْلِی

Marfat.com

(محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ۲۷۹ھ .امام. جامع ترمذی (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) ابواب الجنائز، باب ماجاء فی ثواب من قدم ولدا، ج ۱ ص ۳۳۰)

میں اپنی امت کا سہارا ہوں کہ میری (جدائی کی) مثل اُن کو تکلیف نہ ہوگی۔

اشک شب بھر انتظارِ عفوِ امت میں بہیں
میں فدا چاند اور یوں اختر شماری واہ واہ

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قد مبارک درمیانہ تھا۔

حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس با لطويل البائن ولا بالقصير

(محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ۲۷۹ھ .امام. الشمائل محمدیہ للترمذی، بیروت، دارلاحیاء تراث لاعربی، ص ۱۵)

رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہ زیادہ لمبے تھے اور نہ زیادہ چھوٹے۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر جملے کو تین مرتبہ دہراتے تاکہ سامع سمجھ جائے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يُعِيْدُ الْكَلِمَةَ ثَلٰثًا لِتَعْقِلَ عَنْهُ

(محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ۲۷۹ھ .امام. جامع ترمذی فی آخرہ الشمائل الترمذی (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب الشمائل للترمذی، باب کیف کان کلام الرسول اللہ ﷺ، ج ۲ ص ۴۷۸)

فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر کلمے کو تین مرتبہ دہراتے تاکہ سمجھ آجائے۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک۔

عَنْ عَائِشَةَ وَكَانَ لَهٗ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمْعَةِ وَ دُوْنَ الْوَفْرَةِ

Marfat.com

(محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ۲۷۹ھ .امام الشمائل محمدیہ لترمذی (بیروت ، دارلاحیاء تراث لاعربی) ص ۳۲)

حضور ﷺ کے بال نہ بالکل سیدھے تھے نہ گھونگریالے۔

وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا
لکۂ ابرِ رأفت پہ لاکھوں سلام

☆۔۔۔حضور ﷺ نے کبھی بھی کسی انسان کو اپنے ہاتھ سے اذیت نہ دی۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ ﷺ بِيَدِهٖ شَيْئًا قَطُّ اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا ضَرَبَ خَادِمًا وَلَا اِمْرَاَةً

(محمد بن عیسی بن سورۃ ۲۷۹ھ امام. جامع ترمذی فی آخرہ الشمائل الترمذی (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب الشمائل للترمذی، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ ﷺ، ج۲ص ۷۴۹)

حضرت عائشہ فرماتیں ہیں کہ حضور ﷺ نے کبھی بھی اپنے ہاتھ سے کسی کو نہیں مارا مگر وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے نہ کسی خادم کو مارا اور نہ کسی عورت کو۔

☆۔۔۔حضور ﷺ نے کبھی بھی کوئی چیز کل کے لیے بچا کر نہ رکھی۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ

(محمد بن عیسی بن سورۃ ۲۷۹ھ امام جامع ترمذی فی آخرہ الشمائل الترمذی (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب الشمائل للترمذی، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ ﷺ، ج۲ص ۷۵۰)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے کوئی چیز کل کے لیے ذخیرہ نہ فرمائی۔

Marfat.com

☆۔۔۔حضور ﷺ ہدیہ قبول فرما کر اس کے بدلے کچھ عطاء فرماتے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَقْبَلُ الْھَدِیَّةَ وَیُثِیْبُ عَلَیْھَا

(محمد بن عیسی بن سورۃ ۲۷۹ھ امام۔ جامع ترمذی فی آخرہ الشمائل الترمذی (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب الشمائل للترمذی، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ ﷺ، ج۲ص ۷۵۰)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہدیہ قبول فرماتے اور اس پر کچھ عطاء بھی فرماتے۔

☆۔۔۔حضور ﷺ کامل حیاء والے تھے۔

عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِی قَالَ کَانَ رَسُوْلُ ﷺ اَشَدَّ حَیَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِیْ خِدْرِھَا وَکَانَ اِذَا کَرِہَ شَیْئًا عَرَفْنَاہُ فِیْ وَجْھِہٖ

(محمد بن عیسی بن سورۃ ۲۷۹ھ امام۔ جامع ترمذی فی آخرہ الشمائل الترمذی (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب الشمائل للترمذی، باب ماجاء فی حیاء رسول اللہ ﷺ ج۲، ص ۷۵۱)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ اُن کنواری لڑکیوں سے بھی زیادہ حیاء والے تھے جو اپنے خیموں میں رہتی ہیں اور جب آپ کوئی چیز ناپسند فرماتے تو ہم آپ کے چہرے سے پہچان لیتے۔

نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر درود
اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

☆۔۔۔حضور ﷺ کا خاصہ ہے کہ شیطان آپ ﷺ کی صورت اختیار نہیں کرسکتا۔

Marfat.com

حضرت عبداللہ سے مروی ہے

عَنْ النَّبِيِ علیہ السلام قَالَ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي

(محمد بن عیسی بن سورة ۲۷۹ھ امام جامع ترمذی فی آخره الشمائل الترمذی (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب الشمائل للترمذی، باب ماجاء فی روية رسول الله ﷺ فی المنام، ۲، ص ۵۵۷)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے خواب میں مجھے دیکھا اُس نے مجھے ہی دیکھا بے شک شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا۔

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گھر سب سے بہتر ہے۔

فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بَيْتاً

تو اللہ تعالیٰ نے مجھے بہترین گھر میں پیدا فرمایا۔

(جامع ترمذی، ابواب المناقب، ج۳۵۳۲، ۳۶۰۸)

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تُو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

☆۔۔۔جو اچانک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آتا مرعوب ہو جاتا۔

مَنْ رَآهُ بَدِيهَةً هَابَهُ

جس نے اچانک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا وہ مرعوب ہوگیا۔

(جامع ترمذی، ج۵، ص۵۹۹، ح۳۶۳۸)

☆۔۔۔تمام انبیاء روزِ محشر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے ہونگے۔

وَمَا مِنْ نَبِيٍ يَوْمَئِذٍ آدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لِوَائِي

اس (قیامت کے) دن آدم (علیہ السلام) اور ہر نبی میرے جھنڈے تلے

Marfat.com

ہونگے۔

(جامع ترمذی ،ج۵،ص۵۸۷،کتاب المناقب ح۳۶۱۵)

جس کے زیرِ لواء آدم و من سوا

اس سزائے سیادت پہ لاکھوں سلام

☆۔۔۔روزِ محشر ایک ہزار فرشتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا طواف کریں گے۔

يَطُوْفُ عَلَيَّ أَلْفُ خَادِمٍ كَأَنَّهُمْ بَيْضٌ مَكْنُوْنٌ أَوْ لُؤْلُؤٌ مَنْثُوْرٌ

(اور روزِ محشر) میرے گرد ایک ہزار فرشتے طواف کریں گے ایسا محسوس ہوگا کہ وہ (گرد و غبار سے محفوظ) سفید (خوبصورت) انڈے ہیں یا بکھرے ہوئے موتی ہیں۔(جامع ترمذی ،ح۳۶۱۰)

اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمۃ ۹۱۱ھ

☆۔۔۔حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تاریکی میں اسی طرح دیکھتے جس طرح لوگ روشنی میں دیکھتے ہیں

(عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی۹۱۱ھ۔امام۔الخصائص الکبریٰ ،ترجمہ غلام معین الدین نعیمی (لاہور،مکتبہ اعلیٰ حضرت طبعہ سوم ۱۴۲۶ھ ۲۰۰۶ء)ج ا ،ص ۱۸۳)

☆۔۔۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر کے کنویں میں دہن مبارک کا لعاب (تھوک) ڈال دیا تب سے مدینہ طیبہ میں اس کنویں سے زیادہ شیریں پانی کسی جگہ نہ تھا۔

(عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی۹۱۱ھ۔امام۔الخصائص الکبریٰ ،ترجمہ غلام معین الدین نعیمی (لاہور،مکتبہ اعلیٰ حضرت طبعہ سوم ۱۴۲۶ھ

Marfat.com

۲۰۰۶ء) ج ۱، ص ۱۸۴)

☆۔۔۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کے دونوں دانت کشادہ تھے دوران کلام ان سے نور نکلتا محسوس ہوتا۔

(عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی ۹۱۱ھ امام الخصائص الکبریٰ، ترجمہ غلام معین الدین نعیمی (لاہور، مکتبہ اعلیٰ حضرت طبعہ سوم ۱۴۲۶ھ ۲۰۰۶ء) ج ۱، ص ۱۸۶)

☆۔۔۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی جماہی نہیں آئی۔

(عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی ۹۱۱ھ امام الخصائص الکبریٰ، ترجمہ غلام معین الدین نعیمی (لاہور، مکتبہ اعلیٰ حضرت طبعہ سوم ۱۴۲۶ھ ۲۰۰۶ء) ج ۱، ص ۱۹۲)

☆۔۔۔حضرت براء فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا تو آپ کے اس خطبے کو تمام اجتماع کے آخر میں پس پردہ عورتوں نے سنا۔

(عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی ۹۱۱ھ امام الخصائص الکبریٰ، ترجمہ غلام معین الدین نعیمی (لاہور، مکتبہ اعلیٰ حضرت طبعہ سوم ۱۴۲۶ھ ۲۰۰۶ء) ج ۱، ص ۱۹۳)

(یعنی آپ کی آواز مبارک اس دور دراز جگہ پر پہنچ گئی جہاں عورتیں بیٹھی تھیں)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے نبی و رسول ہیں

فَکَانَ نَبِیًّا وَآدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللبیب فی خصائص

Marfat.com

الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۲ھ)ص ۲۰)

وہ اس وقت بھی نبی تھے جب آدم علیہ السلام پانی اور مٹی کے درمیان تھے۔

☆۔۔۔تمام چیزوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پیدا کیا گیا۔

لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ وَالْاَرْضِيْنَ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۲ھ)ص ۲۳)

اے محبوب تجھے نہ پیدا کرتا تو نہ آسمانوں کو پیدا کرتا نہ زمینوں کو۔

زمین و زماں تمہارے لیے مکین و مکاں تمہارے لیے
چنین و چناں تمہارے لیے بنے دو جہاں تمہارے لیے

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش پر شیطان کو آسمانوں پر جانے سے روک دیا گیا۔

وَحُجِبَ اِبْلِيْسُ مِنَ السَّمٰوٰتِ لِمَوْلِدِهٖ صلی اللہ علیہ وسلم

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۲ھ)ص ۲۶)

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کی وجہ سے ابلیس کو آسمانوں سے روک دیا گیا۔

☆۔۔۔فرشتے آپ کے سفر میں آپ پر سایہ کرتے۔

وَبِاِظْلَالِ الْمَلٰئِكَةِ لَهٗ فِیْ سَفَرِهٖ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۲ھ)ص ۲۹)

اور فرشتوں کے سایہ کرنے کے ساتھ آپ کے سفر میں

Marfat.com

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ عقل مند تھے

اَرْجَعُ النَّاسِ عَقْلاً

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۲ھ) ص ۲۹)

تمام لوگوں سے زیادہ عقل مند تھے۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل کو اصل صورت میں دیکھا

وَرُؤْيَتُهُ جِبْرَئِيْلَ فِيْ اَصْلِ صُوْرَتِهِ الَّتِي خُلِقَ عَلَيْهَا

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۲ھ) ص ۳۰)

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھنا حضرت جبرئیل کو اس صورت میں جس میں وہ تخلیق کیے گئے۔

☆۔۔۔آپ کے والدین کو اللہ تعالیٰ نے زندہ فرمایا

وَاِحْيَاءُ اَبَوَيْهِ حَتّٰى اٰمَنَا بِهٖ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۲ھ) ص ۳۲)

اور اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کو زندہ فرمایا اور وہ آپ پر ایمان لائے

☆۔۔۔صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم براق پر سوار ہوئے

وَبِرَكُوْبِ الْبُرَاقِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۲ھ) ص ۳۱)

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے خاص فرمایا براق پر سواری کے لیے۔

☆۔۔۔آپ نے چاند کو چیر دیا

وَاُوْتِیَ اِنْشِقَاقُ الْقَمَرِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۶ھ)ص۴۶)

اور آپ کو چاند کے شق کرنے کا معجزہ دیا گیا۔

سورج اُلٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک
اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے قبر مبارک سے اُٹھیں گے

اِنَّہٗ اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْہُ الْاَرْضُ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۶ھ)ص۱۲۳)

اور وہ سب سے پہلے ہیں جن سے زمین چیر دی جائے گی۔

☆۔۔۔روز محشر تمام خلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے ہوگی

وَآدَمُ فَمَنْ دُوْنَہٗ تَحْتَ لِوَائِہٖ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۶ھ)ص۱۲۵)

اور حضرت آدم اور ان کے بعد والے تمام آپ کے جھنڈے کے نیچے ہونگے۔

جس کے زیر لواء آدم و من سوا
اس سزائے سیادت پہ لاکھوں سلام

☆۔۔۔روز قیامت اللہ تعالیٰ کو سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم دیکھے گئے

Marfat.com

وَاَوَّلُ مَنْ یَّنْظُرُ اِلَی اللّٰہِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۲ھ)ص۱۲۵)

اور آپ ﷺ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کو دیکھے گے

☆۔۔۔آپ ﷺ سب سے پہلے شفاعت فرمائیں گے

وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۲ھ)ص۱۲۵)

آپ ﷺ سب سے پہلے شفاعت فرمائیں گے اور سب سے پہلے آپ ﷺ کی شفاعت قبول ہوگی۔

منہ بھی دیکھا ہے کسی کے عفو کا
دیکھ او عصیاں نہیں بے یار ہم

☆۔۔۔روز قیامت آپ ﷺ کا ہر بال چمک رہا ہوگا

وَاَنَّ لَہٗ فِیْ شَعْرَۃٍ مِنْ رَاْسِہٖ وَوَجْھِہٖ نُوْرًا

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۲ھ)ص۱۲۷،۱۲۸)

اور بے شک آپ کے چہرے اور سر کا ہر بال روشن ہوگا۔

اللہ رے تیرے جسم منور کی تابشیں
اے جانِ جاں میں جانِ تجلا کہوں تجھے

☆۔۔۔حضور ﷺ سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھولیں گے

Marfat.com

وَاَنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ يَّقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ) ص ۱۲۸)

اور وہ پہلے ہیں جو جنت کا دروازہ کھولیں گے

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے جنت میں داخل ہونگے

وَاَوَّلُ مَنْ يَّدْخُلُهَا (ای الجنة)

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ) ص ۱۲۸)

اور وہ سب سے پہلے جنت میں داخل ہونگے

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ کے متعلق کوئی گواہ طلب نہیں کیا جائے گا

وَلَا يُطْلَبُ مِنْهُ شَهِيْدٌ عَلَى التَّبْلِيْغِ وَيُطْلَبُ مِنْ سَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ) ص ۱۳۰)

تمام انبیا سے تبلیغ پر گواہ طلب کیا جائے گا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے گواہ طلب نہیں کیا جائے گا۔

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء پر گواہ ہونگے۔

وَيَشْهَدُ لِجَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ بِالْبَلَاغِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ) ص ۱۳۰)

اور گواہی دیں گے تمام انبیاء کی کہ انہوں نے شریعت پہنچادی۔

Marfat.com

☆---قیامت میں صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب باقی رہے گا

وَكُلُّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا نَسَبَهُ وَسَبَبَهُ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۲ھ) ص ۱۳۱)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب اور سبب کے علاوہ ہر نسب اور سبب ختم ہو جائے گا

☆---جنت میں صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ کتاب (قرآن مجید) ہی پڑھی جائے گی

إِنَّهُ لَا يُقْرَأُ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا كِتَابُهُ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۲ھ) ص ۱۳۲)

بے شک جنت میں صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب ہی پڑھی جائے گی۔

☆---جنت میں صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان (عربی) بولی جائے گی

وَلَا يُتَكَلَّمُ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا بِلِسَانِهِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۲ھ) ص ۱۳۲)

اور جنت میں صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان میں کلام کیا جائے گا۔

☆---حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے عصر کے بعد نماز پڑھنا جائز ہے

وَإِبَاحَةُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۲ھ) ص ۱۶۵)

اور عصر کے بعد (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے) نماز جائز ہے۔

Marfat.com

☆۔۔۔چار سے زیادہ شادیاں کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ ہے

وَنِكَاحُ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعَةِ نِسْوَةٍ وَكَذٰلِكَ لِلْاَنْبِيَاءِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ)ص۱۶۸)

اور چار سے زیادہ عورتوں سے نکاح کرنا (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ ہے) اسی طرح انبیاء کا۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ تھا کہ عورت سے بغیر اس کی اجازت کے نکاح کر سکتے تھے

وَكَانَ لَهُ تَزْوِيْجُ الْمَرْاَةِ مِمَّنْ شَاءَ بِغَيْرِ اِذْنِهَا

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ)ص۱۷۰)

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے عورت سے بغیر اس کی اجازت کے نکاح کرنا جائز تھا۔

☆۔۔۔قبل از تقسیم مالِ غنیمت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو چیز چاہیں لے سکتے ہیں

وَاصْطَفٰى مَا شَاءَ مِنْ الْغَنِيْمَةِ قَبْلَ الْقِسْمَةِ مِنْ جَارِيَةٍ وَ غَيْرِهَا

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ)ص۱۷۵)

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار ہے کہ مالِ غنیمت میں سے جو چاہیں تقسیم سے پہلے لے سکتے ہیں۔

☆۔۔۔جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات کے لیے غزوہ وغیرہ کریں تو تمام پر فرض ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیں

Marfat.com

قَالَ قَتَادَةُ وَكَانَ مِنْ خَصَائِصِهِ أَنَّهُ إِذَا غَزَا بِنَفْسِهِ يَجِبُ عَلَى كُلِّ أَحَدٍ الْخُرُوْجُ مَعَهُ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطیؒ،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۶ھ)ص۱۸۵)

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے ایک خاصہ یہ بھی ہے کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات کے لیے غزوہ کریں تو تمام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دینا واجب ہے۔

☆۔۔۔نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کا جواب دینے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔

كَانَ يَجِبُ مَنْ دَعَاهُ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ أَنْ يُجِيبَهُ وَلَا تَبْطُلُ صَلَاتُهُ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۶ھ)ص۱۸۸)

اور اس پر لازم ہے جس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پکاریں اور وہ نماز پڑھ رہا ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کا جواب دے اور اس کی نماز باطل نہ ہوگی۔

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ ہے کہ آپ کے خطبے میں کوئی کلام کرے تو اس کا جمعہ باطل ہو جاتا ہے

وَمَنْ تَكَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ بَطَلَتْ جُمُعَتُهُ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۶ھ)ص۱۸۹)

Marfat.com

حضور ﷺ کے خطبہ کے دوران جس نے کلام کیا اس کا جمعہ باطل ہو گیا۔

☆۔۔۔حضور ﷺ کے آگے چلنا اور آپ کی آواز سے آواز بلند کرنا حرام ہے۔

يَحْرُمُ التَّقَدُّمُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَرَفْعُ الصَّوْتِ فَوْقَ صَوْتِهِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۶ھ) ص ۱۹۱)

آپ ﷺ کے آگے چلنا اور آپ ﷺ کی آواز سے آواز بلند کرنا حرام ہے۔

اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین حضور ﷺ کی بارگاہ میں کس طرح بیٹھتے اس کا نقشہ اعلیٰ حضرت کیا خوب پیش کرتے ہیں کہ

ترے آگے یوں ہیں دبے لچے فصحا عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زباں نہیں نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

☆۔۔۔حضور ﷺ ہر گناہ اور ہر عیب سے پاک ہیں۔

وَالْعِصْمَةُ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَلَوْ صَغِيْرًا أَوْ سَهْوًا وَكَذٰلِكَ لِلْأَنْبِيَاءِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۶ھ) ص ۱۹۳)

(اور آپ ﷺ کا خاصہ ہے کہ) آپ ﷺ ہر گناہ چاہے وہ چھوٹا ہو یا بول کر ہوا س سے پاک ہیں اور اسی طرح تمام انبیاء کی شان ہیں۔

☆۔۔۔جس نے حضور ﷺ کی موت کی تمنا کی وہ کافر ہو گیا

وَمَنْ تَمَنّٰى مَوْتَهُ (ﷺ) كَفَرَ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۶ھ) ص ۱۹۴)

Marfat.com

اور جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کی تمنا کی اس نے کفر کیا۔

قارئین حضرات انصاف فرمایئے گا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کی تمنا کرتا ہے تو امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں وہ کافر ہو گیا اور جو یہ کہے کہ نبی مر کے مٹی میں مل گیا اس کا حکم کیا ہوگا۔۔؟ (نعوذ باللہ) جواب آپ کے ذمہ ہے۔

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیوں کی اولاد بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہے۔

وَاَوْلَادُ بَنَاتِهٖ يَنْتَسِبُوْنَ اِلَيْهِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۶ھ) ص۱۹۷)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیوں کی اولاد بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہے۔

کیا بات رضا اس چمنستانِ کرم کی
زہرا ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی احتلام نہیں ہوا

وَلَا احْتَلَمَ قَطُّ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۶ھ) ص۲۱۲)

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی احتلام نہیں ہوا

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم بلند ترین آدمی سے بھی بلند نظر آتے تھے۔

وَكَانَ اِذَا مَشٰى مَعَ الطَّوِيْلِ طَالَهٗ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۶ھ) ص۲۱۳)

Marfat.com

اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی طویل آدمی کے ساتھ چلتے تو اس سے بلند نظر آتے۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھتے تو تمام لوگوں سے بلند نظر آتے

وَاِذَا جَلَسَ یَکُوْنُ کَتِفُہٗ اَعْلٰی مِنْ جَمِیْعِ الْجَالِسِیْنِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ) ص ۲۱۳)

اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے مبارک تمام بیٹھنے والوں سے بلند ہوتے۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی مکھی اور جوں نے تنگ نہ کیا۔

وَلَمْ یَقَعْ ثَوْبَہٗ ذُبَابٌ قَطُّ وَلَا آذَاہُ الْقَمْلُ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ) ص ۲۱۴)

نہ کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں پر مکھی بیٹھی اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جوں نے تکلیف دی۔

☆۔۔۔جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم جانور پر سوار ہوتے تو جانور نہ بول کرتا نہ گوبر

وَکَانَ اِذَا رَکِبَ لَا تَرُوْثُ وَلَا تَبُوْلُ وَھُوَ رَاکِبُھَا

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ) ص ۲۱۴)

اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم جانور پر سوار ہوتے تو نہ وہ لید (گوبر) کرتا نہ بول کرتا۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ سورج کی طرح چمکتا۔

وَکَانَ وَجْھُہٗ کَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِیْ فِیْہِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللبیب فی خصائص

Marfat.com

الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ)ص۲۱۴)

اور آپ ﷺ کا چہرہ ایسے تھا جیسے اس میں سورج جاری ہو۔

خورشید تھا کس زور پر کیا بڑھ کے چمکا تھا قمر
بے پردہ جب وہ رخ ہو یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

☆۔۔۔جب حضور ﷺ چلتے تو زمین سکڑ جاتی

وَكَانَتِ الْاَرْضُ تَطْوِى لَهٗ اِذَا مَشٰى

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ)ص۲۱۵)

اور جب حضور ﷺ چلتے تو زمین سکڑ جاتی۔

☆۔۔۔حضور ﷺ کو چار ہزار سے زیادہ نوجوانوں کی طاقت دی گئی

اُعْطِىَ قُوَّةَ بِضْعٍ وَ اَرْبَعِيْنَ رَجُلًا كُلُّ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَقُوَّةُ الرَّجُلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ كَمِائَةٍ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ)ص۲۱۷)

آپ ﷺ کو چالیس سے زائد جنتی مردوں کی طاقت دی گئی اور جنتی مرد کی قوت دنیا کے سو مردوں کے برابر ہے (سو کو چالیس سے ضرب دیں تو حاصل چار ہزار آتا ہے)۔

☆۔۔۔حضور ﷺ کے تمام آباؤ اجداد مؤمن و مؤحد تھے۔

وَلَمْ يَقَعْ فِىْ نَسَبِهٖ مِنْ لَدُنْ آدَمَ سِفَاحٌ قَطُّ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص

Marfat.com

الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ)ص۲۱۸)

اور حضرت آدم علیہ السلام تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب میں کوئی بھی گناہ گار نہیں ہوا۔

☆۔۔۔جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو بت ٹوٹ گئے

وَتَكَسَّتِ الْأَصْنَامُ لِمَوْلِدِهِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ)ص۲۱۸)

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش پر بت ٹوٹ گئے۔

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجرے کو جھکا
تیری ہیبت تھی کہ ہر بت تھرتھرا کر گر گیا

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم مختون پیدا ہوئے

وَوُلِدَ مَخْتُوْنًا

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ)ص۲۱۸)

اور وہ ختنہ کیے ہوئے پیدا ہوئے۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم ناف بریدہ پیدا ہوئے

وَمَقْطُوْعُ السُّرَةِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ)ص۲۱۸)

اور ناف بریدہ (ناف کٹی ہوئی تھی بعض علماء کرام کہتے ہیں کہ چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نور تھے اس لیے ناف بریدہ تھے کیونکہ ناف سے بچے کی خوراک (خون) ملتی ہے اور نور کی خوراک خون نہیں ہوتی)

Marfat.com

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر قسم کی گندگی سے پاک پیدا ہوئے۔

وَنَظِيفاً مَابِهِ قَذَرٌ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ)ص۲۱۸)

اور جو بچے کے ساتھ گندگی ہوتی ہے اس سے پاک تھے۔(بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر سے خوشبو آ رہی تھی)

بھینی بھینی مہک پر مہکتی درود
پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام دائیوں نے اسلام قبول کیا

وَلَمْ تُرْضِعْهُ مُرْضِعَةٌ اِلَّا اَسْلَمَتْ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ)ص۲۲۰)

اور کسی دائی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ نہ پلایا مگر وہ اسلام لائی۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گہوارے کو فرشتے حرکت دیتے

وَكَانَ مَهْدُهُ يَتَحَرَّكُ بِتَحْرِيكِ الْمَلَائِكَةِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ)ص۲۲۱)

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھولا حرکت کرتا فرشتوں کے حرکت دینے کی وجہ سے۔

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم گہوارے میں کلام کرتے

وَتَكَلَّمَ فِى الْمَهْدِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص

Marfat.com

الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ)ص۲۲۲)

اورآپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گہوارے (جھولے) میں کلام کیا۔

☆۔۔۔جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تو درخت کا سایہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھکتا

وَيَمِيلُ اِلَيْهِ فَيْئُ الشَّجَرَةِ اِذَا سَبَقَ اِلَيْهِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ)ص۲۲۲)

اوردرخت کا سایہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھکتا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے آگے چلے جاتے۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کے لیے حضرت جبرئیل کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا۔

وَاَرْسَلَ اِلَيْهِ رَبُّهُ جِبْرَئِيْلَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فِي مَرْضِهِ لِيَسْأَلَهُ عَنْ حَالِهِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ)ص۲۲۲)

اورآپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض کے دنوں تین بار حضرت جبرئیل کو بھیجا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال معلوم کریں۔

☆۔۔۔انبیاء کا جسم بوسیدہ نہیں ہوتا

وَلَا يَبْلٰى جَسَدُهُ وَكَذٰلِكَ الْاَنْبِيَاءِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ ۱۴۰۱ھ)ص۲۲۹)

اورآپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم بوسیدہ نہ ہوا اور اسی طرح تمام انبیاء کی شان ہے (بلکہ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ اپنے اولیاء کے اجسام کو بھی محفوظ رکھتا ہے۔)

☆۔۔۔انبیاء کے اجسام کو نہ زمین کھاتی ہے نہ درندے

وَلَا تَأْكُلُ لُحُومَهُمُ الْأَرْضُ وَلَا السِّبَاعُ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۲ھ) ص ۲۲۹)

اور انبیاء کے گوشت (اجسام) کو نہ زمین کھاتی ہے نہ درندے۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر انور میں زندہ ہیں۔

وَهُوَ حَيٌّ فِي قَبْرِهِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱۴۰۲ھ) ص ۲۳۰)

اور وہ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی قبر میں زندہ ہیں۔

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میری چشم عالم سے چھپ جانے والے

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کی برکت سے بھوک ختم ہوگئی

إِنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِهَا فَرَفَعَ عَنْهَا الْجُوْعُ فَمَا جَاعَتْ بَعْدُ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب، (جدہ، وزارت اللام جدہ ۱۴۰۲ھ) ص ۲۳۱)

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک حضرت فاطمہ کے سینے پہ رکھا تو انکی بھوک ختم ہوگئی۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کے توسل سے بارش طلب کی جاتی ہے۔

Marfat.com

وَاَبْیَضَ یُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ
ثِمَالُ الْیَتَامٰی عِصْمَةٌ لِلْاَرَامِلِ

وہ گورے رنگ والے کہ ان کے چہرہ انور کے صدقے میں ابر کا پانی طلب کیا جاتا ہے یتیموں کی جائے پناہ اور بیواؤں کے نگہبان

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ،الامام، ۹۱۱ھ،الریاض الانیقۃ فی شرح اسماء خیر الخلیقۃ، المعروف شرح اسماء النبی من حرف الهمزہ،ص ۸۱،شبیر برادرز لاہور)

انا فی عطش و سخاك اتم اے گیسوئے پاک اے ابر کرم
برسن ہارے رم جھم رم جھم دو بوند ادھر بھی گرا جانا

☆۔۔۔حضور ﷺ ہر حالت میں حق ہی بولتے۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

نَعَمْ فَاِنِّیْ لَا اَقُوْلُ فِیْهِمَا اِلَّا حَقًّا

ہاں کیوں کہ میں ہر حالت میں حق ہی کہتا ہوں

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ،الامام، ۹۱۱ھ،الریاض الانیقۃ فی شرح اسماء خیر الخلیقۃ، المعروف شرح اسماء النبی من حرف الهمزہ،ص ۸۳،شبیر برادرز لاہور)

☆۔۔۔حضور ﷺ کی آواز بہت خوبصورت ہے۔

قَرَاَ النَّبِیُّ عَلَیْهِ السَّلَام فِی الْعِشَاءِ وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ

حضور ﷺ نے عشاء کی نماز میں والتین والزیتون کی تلاوت فرمائی میں نے آپ ﷺ کی آواز سے خوبصورت آواز نہیں سنی

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ،الامام، ۹۱۱ھ،الریاض الانیقۃ فی شرح

Marfat.com

اسماء خیر الخلیفة، المعروف شرح اسماء النبی من حرف الھمزہ، ص۸۵، شبیر برادرز لاہور)

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دانتوں سے نور نکلتا۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم أَفْلَجَ الثَّنِيَّتَيْنِ إِذَا تَكَلَّمَ كَالنُّوْرِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنَ ثَنَايَاهُ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ثنایا کے درمیان فاصلہ تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کلام فرماتے تو اس سے نور نکلتا۔

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، الامام، ۹۱۱ھ، الریاض الانیقة فی شرح اسماء خیر الخلیفة، المعروف شرح اسماء النبی من حرف الھمزہ، ص۸۷، شبیر برادرز لاہور)

وہ جوان کے خاص تھے بتاتے ہیں جوان کے پاس تھے
مروی ہے ابن عباس سے کہ نکلتا ان سے نور ہے

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ جل جلالہ کے ہاں سب سے زیادہ مکرم ہیں۔

أَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ عَلَى اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ

میں اللہ کے ہاں اولین اور آخرین میں سب سے زیادہ مکرم ہوں اور مجھے اس پر فخر نہیں

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، الامام، ۹۱۱ھ، الریاض الانیقة فی شرح اسماء خیر الخلیفة، المعروف شرح اسماء النبی من حرف الھمزہ، ص۱۹۱، شبیر برادرز لاہور)

نبی سرور ہر رسول و ولی ہے
نبی راز دارِ مع اللہ لی ہے

Marfat.com

☆۔۔۔ملک الموت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح قبض کی۔

یَا اَحْمَدُ اِنَّ اللّٰہَ اَرْسَلَنِی اِلَیْکَ وَ اَمَرَنِی اَنْ اُطِیْعَکَ فَاِنْ اَمَرْتَنِی اَنْ اَقْبِضَ نَفْسَکَ قَبَضْتُھَا وَ اِنْ اَمَرْتَنِی اَنْ اَتْرُکَھَا تَرَکْتُھَا قَالَ وَتَفْعَلُ ذَالِکَ یَا مَلَکَ الْمَوْتِ

اے احمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا ہے اور حکم دیا ہے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کروں اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے حکم فرماتے ہیں کہ میں آپ دکی روح قبض کروں تو میں قبض کرتا ہوں اوزاگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے حکم فرماتے ہیں کہ رہنے دوں تو میں اس کو چھوڑ دیتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی کرجس کا تم کو حکم دیا گیا ہے۔

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ،الامام، ۹۱۱ھ،الریاض الانیقۃ فی شرح اسماء خیر الخلیقۃ، المعروف شرح اسماء النبی من حرف الھمزہ،ص۱۶۶ ،شبیر برادرز لاہور)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء کے سر کے تاج ہیں۔

اِنَّ اللّٰہَ اَظْھَرَ مِنْ صِھْیُوْنَ نَبِیًّا وَمَکَّۃَ اَکْلِیْلًا مَحْمُوْدًا

اللہ تعالیٰ نے صھیون سے نبی اور مکہ مکرمہ سے اکلیل محمود (تعریف کیا ہوا تاج) کوظاہر فرمایا۔

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ،الامام، ۹۱۱ھ،الریاض الانیقۃ فی شرح اسماء خیر الخلیقۃ، المعروف شرح اسماء النبی من حرف الھمزہ،ص ۱۶۱ ،شبیر برادرز لاہور)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم اوّل وآخر ہیں۔

کُنْتُ اَوَّلَھُمْ فِی الْخَلْقِ وَ آخِرَھُمْ فِی الْبَعْثِ

Marfat.com

میں تخلیق میں انبیاء سے اوّل ہوں اور بعثت میں ان کے آخر میں

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ،الامام، ۹۱۱ھ،الریاض الانیقة فی شرح اسماء خیر الخلیفة، المعروف شرح اسماء النبی من حرف الهمزه،ص۱۹۵ شبیر برادرز لاہور)

وہی ہے اوّل وہی ہے آخر وہی ہے باطن وہی ہے ظاہر
اسی کے جلوے اسی سے ملنے اسی کی طرف گئے تھے

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب لواء الحمد ہیں۔

وَاَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ

اور میں قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اٹھاؤں گا اور مجھے اس پر فخر نہیں

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ،الامام، ۹۱۱ھ،الریاض الانیقة فی شرح اسماء خیر الخلیفة، المعروف شرح اسماء النبی من حرف الحاء،ص۲۲۰،شبیر برادرز لاہور)

جس روز شمس سر پر آتش گرائے بد پر
ملے کرم تیرا اے نبی تیرے سایہ لواء میں

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء کرام کے خطیب اور امام ہیں۔

اِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كُنْتُ اَمَامَ النَّبِيِّيْنَ وَ خَطِيْبَهُمْ

جب قیامت کا دن آئے گا میں انبیاء کا امام اور خطیب ہوں گا۔

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ،الإمام، ۹۱۱ھ،الریاض الانیقة فی شرح اسماء خیر الخلیفة، المعروف شرح اسماء النبی من حرف الخاء،ص۲۲۱،شبیر برادرز لاہور)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم حکمت کے گھر ہیں۔

Marfat.com

اَنَا دَارُ الْحِکْمَۃِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا

میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ،الامام، ۹۱۱ھ،الریاض الانیقۃ فی شرح اسماء خیر الخلیقۃ، المعروف شرح اسماء النبی من حرف الدال،ص۲۴۹،شبیر برادرز لاہور)

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات اور وفات دونوں خیر ہیں

حَیَاتِیْ خَیْرٌ لَّکُمْ وَمَمَاتِیْ خَیْرٌ لَّکُمْ

میری حیات بھی تمہارے لیے بہتر ہے اور وفات بھی تمہارے لیے بہتر ہے

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ،الامام، ۹۱۱ھ،الریاض الانیقۃ فی شرح اسماء خیر الخلیقۃ، المعروف شرح اسماء النبی من حرف الراء،ص۲۶۴،شبیر برادرز لاہور)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی زیب وزینت ہیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا زَیْنَ مَنْ وَافَی الْقِیَامَۃِ

اے قیامت کی طرف جانے والوں کی زیب زینت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام ہو۔

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ،الامام، ۹۱۱ھ،الریاض الانیقۃ فی شرح اسماء خیر الخلیقۃ، المعروف شرح اسماء النبی من حرف الزا،ص۲۷۹،شبیر برادرز لاہور)

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم خندہ پیشانی سے گفتگو فرماتے۔

لَمْ یَکُنْ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم

یُحَدِّثُ حَدِیْثًا اِلَّا تَبَسَّمَ

اور جب بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کوئی بات فرماتے تو تبسم فرماتے۔

Marfat.com

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ،الامام، ۹۱۱ھ،الریاض الانیقۃ فی شرح اسماء خیر الخلیفۃ، المعروف شرح اسماء النبی من حرف الصاد،ص۳۲۷،شبیر برادرز لاہور)

جس تبسم نے گلستان پہ گرائی بجلی
پھر دکھا دے وہ ادائے گل خنداں ہم کو

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک ٹھنڈے اور خوشبودار ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے رخسار پر اپنا دست مبارک پھیرا

فَوَجَدْتُ لِيَدِهٖ بَرْدًا وَرِيْحًا كَاَنَّمَا اَخْرَجَهَا مِنْ جُوْنَةِ عَطَّارٍ

تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس کی ٹھنڈک اور خوشبو ایسی پائی کہ گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ عطار کے صندوقچے سے نکالا ہو۔

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ،الامام، ۹۱۱ھ،الریاض الانیقۃ فی شرح اسماء خیر الخلیفۃ، المعروف شرح اسماء النبی من حرف الطاء،ص۳۳۱،شبیر برادرز لاہور)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم فاتح ہیں۔

وَجَعَلَنِیْ فَاتِحًا وَخَاتِمًا

اور اللہ نے مجھے فاتح اور خاتم بنایا ہے۔

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ،الامام، ۹۱۱ھ،الریاض الانیقۃ فی شرح اسماء خیر الخلیفۃ، المعروف شرح اسماء النبی من حرف الفاء،ص۳۵۰،شبیر برادرز لاہور)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقیم السنۃ ہیں۔

Marfat.com

حضرت داؤد علیہ السلام نے دعا فرمائی۔

اَللّٰھُمَّ اِبْعَثْ لَنَا مُحَمَّدًا مُقِیْمَ السُّنَّةِ بَعْدَ الْفِتْرَةِ

اے اللہ ہمارے لیے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مبعوث فرما جو سنت کو انقطاع کے بعد قائم فرمانے والے ہیں۔

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ،الامام، ۹۱۱ھ،الریاض الانیقة فی شرح اسماء خیر الخلیفة، المعروف شرح اسماء النبی من حرف المیم،ص۲۰۳،شبیر برادرز لاہور)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم قاسم جنت ہیں۔

لِاَنَّہٗ یَقْسِمُ الْجَنَّةَ بَیْنَ اَھْلِھَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو القاسم اس لیے بھی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن جنتیوں کے درمیان جنت تقسیم فرمائے گے۔

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ،الامام، ۹۱۱ھ،الریاض الانیقة فی شرح اسماء خیر الخلیفة، المعروف شرح اسماء النبی فصل فی کنیته،ص۲۳۲،شبیر برادرز لاہور)

☆۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پسندیدہ کھجور۔

کَانَ اَحَبُّ التَّمْرِ اِلَیْہِ الْعَجْوَةُ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ،الامام، ۹۱۱ھ،الشمائل الشریفه،دار طائر العلم لنشر والتوزیع،ص۴۲)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے پسندیدہ کھجور عجوہ تھی۔

☆حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ رنگ۔

کَانَ اَحَبُّ الْاَلْوَانِ اِلَیْہِ الْخُضْرَةُ

Marfat.com

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ،الامام، ۹۱۱ھ،الشمائل الشریفہ،دار طائر العلم لنشر والتوزیع،ص۳۲)

حضور ﷺ کو سبز رنگ بہت پسند تھا۔

☆۔حضور ﷺ کا پسندیدہ لباس۔

كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلَيْهِ الْقَمِيْصُ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ،الامام، ۹۱۱ھ،الشمائل الشریفہ،دار طائر العلم لنشر والتوزیع،ص۳۲)

لباس میں سے سب سے زیادہ حضور ﷺ کو قمیص پسند تھی۔

☆۔حضور ﷺ کا پسندیدہ دین۔

كَانَ اَحَبُّ الدِّيْنِ اِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ،الامام، ۹۱۱ھ،الشمائل الشریفہ،دار طائر العلم لنشر والتوزیع،ص۳۶)

آپ ﷺ کا پسندیدہ دین وہ تھا جس پر اس کا صاحب ہمیشگی کرے۔

☆۔حضور ﷺ کا پسندیدہ پانی۔

كَانَ اَحَبُّ الشَّرَابِ اِلَيْهِ الْحُلْوُ الْبَارِدُ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ،الامام، ۹۱۱ھ،الشمائل الشریفہ،دار طائر العلم لنشر والتوزیع،ص۳۸)

حضور ﷺ کو ٹھنڈا اور میٹھا پانی بہت پسند تھا۔

☆۔حضور ﷺ کا پسندیدہ مشروب۔

كَانَ اَحَبُّ الشَّرَابِ اِلَيْهِ اللَّبَنُ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ،الامام، ۹۱۱ھ،الشمائل الشریفہ،دار طائر

Marfat.com

العلم لنشر والتوزیع،ص۴۸)

حضور ﷺ کو دودھ بہت پسند تھا۔

(اللہ تعالیٰ نے دودھ کے اندر وہ طاقت رکھی ہے جو کسی اور غذا کے اندر نہیں پائی جاتی آج جب کہ سائنس اپنے عروج پر ہے ڈاکٹروں کی تحقیق کے مطابق دودھ ہی واحد ایسی غذا ہے جو بچوں جوانوں اور بوڑھوں کے لیے یکساں مفید کہ کسی بھی عمر کا انسان اس کو پیے تو اس کو فائدہ حاصل ہوتا ہے اسی وجہ سے ڈاکٹر حضرات توانائی کے لحاظ سے دودھ کو پہلے نمبر پر رکھتے ہیں میں ایک ایم بی بی ایس ڈاکٹر کے پاس گیا جس کا تجربہ کم و بیش چالیس سال کا ہوگا تو اس نے بھی مجھے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے جو غذائیں پیدا فرمائی ہیں ان میں سے اعلیٰ ترین غذا دودھ ہے لیکن یہ ہماری کم علمی کی جو بات آج ڈاکٹر حضرات چودہ سو سال بعد کہہ رہے ہیں یہی بات حضور ﷺ نے آج سے چودہ سو سال پہلے بیان فرمادی تھی سیرت کی کتب کے اندر آتا ہے کہ

كَانَ إِذَا أُتِيَ بِلَبَنٍ قَالَ بَرَكَةٌ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ،الامام، ۹۱۱ھ،الشمائل الشریفہ،دار طائر العلم لنشر والتوزیع،ص۵۰)

جب بھی حضور ﷺ کو دودھ پیش کیا جاتا تو آپ ﷺ فرماتے اس میں برکت ہی برکت ہے پتہ چلا حضور ﷺ کو نئے اور جدید آلات کی ضرورت نہیں آپ بغیر کسی جدید آلہ کے ہر چیز کی حقیقت سے آشنا ہیں اور وہ بھی اُس وقت سے جب کہ ابھی کائنات کا وجود بھی نہ تھا، سبحان اللہ، ابو الاحمد محمد نعیم قادری رضوی غفرلہ)

☆۔حضور ﷺ کا پسندیدہ مہینہ۔

كَانَ أَحَبُّ الشَّهْرِ إِلَيْهِ أَنْ يَصُومَهُ شَعْبَانُ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ،الامام، ۹۱۱ھ،الشمائل الشریفہ،دار طائر

Marfat.com

العلم لنشر والتوزیح، ص ۴۱)

جس ماہ کے اندر حضور صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھنا زیادہ پسند فرماتے وہ شعبان کا مہینہ ہے۔

☆۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ کھانا۔

كَانَ اَحَبُّ الطَّعَامِ اِلَيْهِ الثَّرِيْدُ مِنْ الْخُبْزِ وَالثَّرِيْدُ مِنْ الْحَيْسِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، الامام، ۱۱۹ھ، الشمائل الشریفہ، دار طائر العلم لنشر والتوزیح، ص ۴۲)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانوں میں سے روٹی اور حیس کا ثرید بہت پسند تھے۔

☆۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ عمل۔

كَانَ اَحَبُّ الْعَمَلِ اِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، الامام، ۱۱۹ھ، الشمائل الشریفہ، دار طائر العلم لنشر والتوزیح، ص ۴۶)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ عمل بہت پسند تھا جس پر ہمیشگی کی جائے۔

☆۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھانے کو اپنے سامنے سے کھاتے۔

كَانَ اِذَا اُتِيَ بِطَعَامٍ اَكَلَ مِمَّا يَلِيْهِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، الامام، ۱۱۹ھ، الشمائل الشریفہ، دار طائر العلم لنشر والتوزیح، ص ۶۲)

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانا دیا جاتا تو اپنے آگے سے کھاتے۔

(جب کھانا ایک ہی طرح کا ہو تو اس کو اپنے آگے سے کھانا ہی بہتر ہے کیونکہ اگر اپنی طرف کو چھوڑ کر دوسروں کے سامنے سے کھائے گا تو لوگوں کو برا لگے گا کہ اپنا کھانا چھوڑ کر ہمارے کھانے کو کھا رہا ہے ہاں اگر کھانے مختلف ہوں یعنی ایک طرح کا

Marfat.com

کھانا نہ ہو بلکہ طرح طرح کے کھانے ہوں اور ایک قسم کا کھانا اس کے سامنے ہے اور دوسری قسم کا کھانا کسی اور کے آگے ہے تو اب وہ دوسری طرف سے کھا سکتا ہے کیونکہ اب اس پر کسی قسم کا عیب میں آئے گا۔ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی غفرلہ)

اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از امام شہاب الدین احمد رملی الشافعی علیہ الرحمۃ

☆۔۔۔حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا سبب نور مصطفی تھا

اَمَّا سُجُوْدُ الْمَلَائِکَۃِ لَہٗ فَلِاَجْلِ اَنَّ نُوْرَ نَبِیِّنَا کَانَ فِیْ جَبْھَتِہٖ

اور فرشتوں کا حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا سبب یہ تھا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نور آپ علیہ السلام کی پیشانی میں تھا

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار،ج ۴،ص ۱۶۲،دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۶ھ ۱۹۹۵ء،من جواہر لامام شہاب الدین احمد رملی الشافعی)

☆۔۔۔اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر چیز کے نام اور ذات کے بارے میں علم عطاء فرمایا۔

عَلَّمَ نَبِیَّنَا الْاَسْمَاءَ کُلَّھَا وَ ذَوَاتِھَا

اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام اشیاء کے ناموں اور ذاتوں کا علم سکھایا

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار،ج ۴،ص ۱۶۲،دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۶ھ ۱۹۹۵ء،من جواہر لامام شہاب الدین احمد رملی الشافعی)

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑوں اور درختوں سے کلام فرماتے اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے

Marfat.com

فَاُعْطِیَ كَلَامَهٗ لِلْجَبَلِ وَ كَلَامُ الْجَبَلِ لَهٗ وَ كَلَامُ الشَّجَرِ لَهٗ

اور آپ ﷺ کو یہ معجزہ بھی دیا گیا کہ آپ ﷺ پہاڑوں اور درختوں سے کلام فرماتے اور پہاڑ آپ ﷺ سے

(یوسف بن اسماعیل النبہانی جواہر البحار فی فضائل النبی المختار، ج ۴، ص ۱۶۳، دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء، من جواہر لامام شہاب الدین احمد رملی الشافعی)

☆ ۔۔۔جانور آپ ﷺ کو سجدہ کرتے اور آپ ﷺ سے کلام کرتے۔

وَ سُجُوْدُ الْجَمَلِ وَ شَكْوَاهُ اِلَيْهِ وَ سُجُوْدُ الْغَنَمِ وَ كَلَامُ الذِّئْبِ وَ شَهَادَتُهٗ بِالرِّسَالَةِ وَ كَلَامُ الضَّبِّ لَهٗ

اور آپ ﷺ کو یہ شرف بھی دیا گیا کہ اونٹ آپ ﷺ کو سجدہ کرتے اور آپ ﷺ کی بارگاہ میں تکلیف کی شکایت کرتے اور بکریوں کا سجدہ کرنا اور بھیڑیے کا کلام کرنا اور آپ ﷺ کی رسالت کی گواہی دینا اور گوہ کا آپ ﷺ سے کلام کرنا

(یوسف بن اسماعیل النبہانی جواہر البحار فی فضائل النبی المختار، ج ۴، ص ۱۶۳، دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء، من جواہر لامام شہاب الدین احمد رملی الشافعی)

☆ ۔۔۔حضور ﷺ کو آسمان میں بھی تصرف کرنے کا اختیار دیا گیا۔

وَ نَبِيُّنَا تَصَرَّفَ فِیْ عَالَمِ السَّمَاءِ

اور ہمارے نبی ﷺ نے آسمان میں تصرف کیا۔

(یوسف بن اسماعیل النبہانی جواہر البحار فی فضائل النبی المختار، ج

Marfat.com

۴،ص ۱۶۳،دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۶ھ ۱۹۹۵ء،من جواہر لامام شہاب الدین احمد رملی الشافعی)

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کامل حسن عطاء کیا گیا۔

فَاُعْطِیَ نَبِیُّنَا الْحُسْنَ کُلَّہٗ

اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حسن کل عطاء کیا گیا

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار،ج ۴،ص ۱۶۳،دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۶ھ ۱۹۹۵ء،من جواہر لامام شہاب الدین احمد رملی الشافعی)

☆۔۔۔خشک لکڑی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں تر ہوگئی۔

فَاُعْطِیَ نَبِیُّنَا اَنَّ الْعُوْدَ الْیَابِسَ اِخْضَرَّ مِنْ یَدَیْہِ

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ معجزہ بھی دیا گیا کہ خشک لکڑی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں تر ہوجاتی

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار،ج ۴،ص ۱۶۳،دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۶ھ ۱۹۹۵ء،من جواہر لامام شہاب الدین احمد رملی الشافعی)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو زندہ فرمایا۔

ایک آدمی نے اپنا ایمان اپنی بیٹی کے زندہ ہونے پر موقوف کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا۔

وَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ مَا اٰمَنَ بِکَ حَتّٰی تُحْیِیْ لِیْ اِبْنَتِیْ فَاَتٰی قَبْرَھَا وَقَالَ یَا فُلَانَۃُ فَقَالَتْ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی نے عرض کیا کہ میں اتنی دیر تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان

Marfat.com

نہ لاؤں گا جتنی دیر تک میری لڑکی زندہ نہیں ہو جاتی تو آپ ﷺ اس کی قبر پر آئے اور فرمایا اے فلانہ (یعنی اس کا نام لیا) تو اس لڑکی نے جواب دیا کہ میں حاضر ہوں اور سعادت مند

(یوسف بن اسماعیل النبهانی، جواہر البحار فی فضائل النبی المختار، ج ۴، ص ۱۶۴، دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء، من جواہر لامام شہاب الدین احمد رملی الشافعی)

☆۔۔۔آپ ﷺ نے برص کی بیماری سے شفاء دی۔

وَكَانَتْ اِمْرَأَةُ مَعَاذِ بْنِ عَفْرَاءَ بَرْصًا فَشَكَتْ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَمَسَحَ عَلَيْهَا فَاَذْهَبَ اللّٰهُ الْبَرَصَ مِنْهَا

حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ کی بیوی کو برص تھا انہوں نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں شکایت کی تو حضور ﷺ نے اس پر اپنا ہاتھ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے شفاء دے دی۔

(یوسف بن اسماعیل النبهانی، جواہر البحار فی فضائل النبی المختار، ج ۴، ص ۱۶۴، دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء، من جواہر لامام شہاب الدین احمد رملی الشافعی)

وصف النبی ﷺ از امام عارف باللہ شیخ محمد بن عبد الکریم السمان القادری المدنی علیہ الرحمۃ اللہ متوفی ۱۱۷۹ھ

☆۔۔۔آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کی روشنی سے سوئی مل گئی۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا كَانَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى فِرَاشِهٖ فِيْ لَيْلَةٍ ظُلْمَةٍ فَسَقَطَ مِنْ يَدِهَا اِلَى الْاَرْضِ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِ رَسُوْلِ

Marfat.com

اللّٰہِ علیہ وسلم فَوَجَدْتُهَا بِنُوْرِ جَبْهَتِهٖ فَرَفَعْتُهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اندھیری رات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر تھی تو میرے ہاتھ سے سوئی زمین پر گر گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرے سے کپڑا اٹھایا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی کے نور کی وجہ سے اس سوئی کو دیکھ لیا پس میں نے اس کو اٹھالیا۔

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار،ج ۴،ص ۱۷۸،دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۶ھ ۱۹۹۵ء،من جواہر الامام عارف باللہ شیخ محمد بن عبد الکریم السمان القادری المدنی)

اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از حجۃ السلام امام غزالی علیہ الرحمۃ اللہ متوفی ۵۰۵ھ

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضوء کا پانی کنویں میں ڈالنے سے کنویں میں پانی آگیا۔

وَاَهْرَقَ وَضُوْءَهٗ فِیْ عَیْنِ تَبُوْكٍ وَلَا مَاءَ فِیْهَا وَمَرَّةً اُخْرٰی فِیْ بِئْرِ الْحُدَیْبِیَةِ فَجَاشَتَا بِالْمَاءِ فَشَرِبَ مِنْ عَیْنِ تَبُوْكٍ
اَهْلُ الْجَیْشِ وَهُوَ اُلُوْفٌ

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضوء کے پانی کو تبوک کے کنویں میں ڈالا گیا اور ایک مرتبہ حدیبیہ کے کنویں میں ڈالا گیا تو وہ دونوں کنوئیں پانی سے بھر گئے تو تبوک کے کنویں سے ایک لشکر نے پانی پیا جو ہزاروں کی تعداد میں تھا۔

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار،ج ۳،ص ۲۵،دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۶ھ ۱۹۹۵ء،من جواہر حجۃ السلام الامام غزالی)

Marfat.com

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے پانی جاری ہوگیا۔

وَنَبَعَ الْمَاءُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهِ فَشَرِبَ اَهْلُ الْعَسْكَرِ كُلُّهُمْ وَهُمْ عِطَاشٌ

اور پانی جاری ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے جو پیاسے لشکر نے پیا

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار،ج ۳،ص ۲۵،دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء،من جواہر حجۃ السلام الامام غزالی)

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر

ندیاں پنجاب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے کہانت اور نجوم کا علم باطل ہوگیا۔

وَاَبْطَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى الْكَهَانَةَ بِمَبْعَثِهٖ صلی اللہ علیہ وسلم

اور اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے کہانت کو باطل کردیا۔

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار،ج ۳،ص ۲۵،دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء،من جواہر حجۃ السلام الامام غزالی)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیب کی خبریں دیں۔

اَخْبَرَ صلی اللہ علیہ وسلم بِالْغُيُوْبِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غیب کی خبریں دیں

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار،ج ۳،ص ۲۵،دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء،من جواہر حجۃ السلام الامام غزالی)

Marfat.com

اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از امام ابو عبداللہ محمد بن احمد القرطبی علیہ الرحمۃ اللہ متوفی ۶۷۱ھ

☆۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کی برکت سے میدان میں فتح حاصل ہوتی۔

كَانَتْ شَعْرَاتٌ مِنْ شَعْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي قَلَنْسُوَةِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ فَلَمْ يَشْهَدْ بِهَا قِتَالًا إِلَّا رُزِقَ النَّصْرُ

(ابو عبداللہ محمد بن احمد القرطبی، متوفی ۶۷۱ھ، الاعلام بما فی دین النصاری من الفساد والاوھام واظہار محاسن اسلام، دار التراث العربی، القاہرہ، ص ۳۷۱)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں میں سے کچھ بال حضرت خالد بن ولید کی ٹوپی میں تھے حضرت خالد بن ولید اس ٹوپی کے پہن کر ہر میدان میں نکلتے تو اللہ تعالیٰ ان کے مقدر میں اس ٹوپی کی وجہ سے فتح لکھ دیتا۔

☆۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم قاسم حسن و جمال ہیں۔

وَنَضَحَ فِي وَجْهِ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ نَضْحَةً مِنْ مَاءٍ فَمَا كَانَ يُعْرَفُ فِي وَجْهِ امْرَأَةٍ مِنَ الْجَمَالِ مَا كَانَ بِهَا

(ابو عبداللہ محمد بن احمد القرطبی، متوفی ۶۷۱ھ، الاعلام بما فی دین النصاری من الفساد والاوھام واظہار محاسن اسلام، دار التراث العربی، القاہرہ، ص ۳۷۲)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے چہرے پر پانی چھڑکا تو اس کی برکت سے آپ کے چہرے میں وہ حسن و جمال نظر آتا جو کسی دوسری عورت کے چہرے پر نہ تھا۔

☆۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم قاسم علم و حکمت ہیں۔

Marfat.com

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ كَثِیْرُ النِّسْیَانِ فَاَمَرَهٗ بِبَسْطِ ثَوْبِهٖ فَغَرَفَ بِیَدِهٖ ثُمَّ اَمَرَهٗ بِضَمِّهٖ فَفَعَلَ فَمَا نَسِیَ شَیْئًا بَعْدُ

(ابو عبداللہ محمد بن احمد، القرطبی، متوفی ۶۷۱ھ، الاعلام بما فی دین النصاریٰ من الفساد والاوھام واظہار محاسن اسلام، دار التراث العربی، القاہرہ، ص ۳۷۳)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ میں اکثر آپ ﷺ کی احادیث کی بھول جاتا تھا تو حضور ﷺ نے مجھے فرمایا کہ اپنی چادر بچھاؤ میں نے بچھائی حضور ﷺ نے ایک مٹھی بھر کر اس میں ڈالی پھر فرمایا کہ اس کو سینے سے لگالو میں نے ایسا ہی کیا تو اس کے بعد مجھے کوئی چیز نہ بھولتی۔

اوصاف النبی ﷺ از امام الادیب حسن بن عمر بن حبیب الحلبی علیہ الرحمۃ اللہ متوفی ۷۷۹ھ

☆ ۔۔۔ حضور ﷺ غلاموں کے ساتھ کھانا کھاتے۔

وَیَاْكُلُ مَعَ الْخَادِمِ

اور آپ ﷺ غلام کے ساتھ کھانا کھاتے

(یوسف بن اسماعیل النبہانی، جواہر البحار فی فضائل النبی المختار، ج ۲، ص ۱۳۲، دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء، من جواہر الامام الادیب حسن بن عمر بن حبیب الحلبی)

☆ ۔۔۔ آپ ﷺ اپنے نعلین اور کپڑے خود مرمت کرتے۔

وَیَرْقَعُ ثَوْبَهٗ وَیَخْصِفُ نَعْلَهٗ

اور اپنے کپڑوں کو خود پیوند لگاتے اپنے نعلین خود مرمت کرتے

Marfat.com

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار،ج ۳،ص ۱۳۳،دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء،من جواہر الامام الادیب حسن بن عمر بن حبیب الحبلی)

☆۔۔۔آپ ﷺ اپنا سامان بازار سے خود لاتے۔

وَيَحْمِلُ بِضَاعَتَهُ مِنَ السُّوقِ

اور بازار سے اپنا سامان اٹھاتے

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار،ج ۳،ص ۱۳۳،دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء،من جواہر الامام الادیب حسن بن عمر بن حبیب الحبلی)

☆۔۔۔اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر ہر چیز منکشف فرمادی۔

وَكُشِفَ لَهُ حُجُبُ غَيْبِهِ وَقُدْرَتِهِ

اور اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے لیے اپنے غیب اور قدرت کے پردے کھول دیے

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار،ج ۳،ص ۱۳۷،دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء،من جواہر الامام الادیب حسن بن عمر بن حبیب الحبلی)

وصف النبی ﷺ از امام شہاب احمد المقری علیہ الرحمۃ اللہ متوفی ۱۰۴۱ھ

☆۔۔۔حضور ﷺ کا بول مبارک کبھی زمین پر نظر نہ آیا۔

مَا ظَهَرَ بَوْلُهُ ﷺ عَلَى الْأَرْضِ قَطُّ

زمین پر آپ ﷺ کا بول کبھی بھی ظاہر نہ ہوا

Marfat.com

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار،ج ۳،ص۱۳۳،دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء،من جواہر الامام شہاب احمد المقری)

اوصاف النبی ﷺ از امام عارف باللہ امیر عبدالقادر الجزائری الحسینی علیہ الرحمۃ اللہ متوفی ۱۳۰۰ھ

☆۔۔۔آپ ﷺ روح الارواح ہیں۔

اَمَّا وَجْهُ تَسْمِيَتِهٖ ﷺ بِالرُّوْحِ اَعْظَمِ فَلِاَنَّهٗ رُوْحُ الْاَرْوَاحِ

روح اعظم کے ساتھ آپ ﷺ کا نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ آپ ﷺ روحوں کی روح ہیں

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار،ج ۳،ص۲۹۵،دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء،من جواہر الامام عارف باللہ امیر عبد القادر الجزائری الحسینی ۱۳۰۰ھ)

☆۔۔۔آپ ﷺ حقیقت الحقائق ہیں۔

اَمَّا وَجْهُ تَسْمِيَتِهٖ ﷺ بِحَقِيْقَةِ الْحَقَائِقِ فَلِاَنَّ كُلَّ حَقِيْقَةٍ اِلٰهِيَّةٍ وَكَوْنِيَّةٍ اِنَّمَا تَحَقَّقَتْ بِهٖ ﷺ

اور حقیقت الحقائق کے ساتھ آپ ﷺ کا نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ ہر حقیقت الٰہیہ اور کونیہ آپ ﷺ کے ساتھ متحقق ہے

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار،ج ۳،ص۲۹۵،دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء،من جواہر الامام عارف باللہ

Marfat.com

امیر عبد القادر الجزائری الحسینی ۱۳۰۰ھ)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجمع البحرین ہیں۔

اَمَّا وَجْهُ تَسْمِيَتِهٖ ﷺ بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ فَلِاَنَّهٗ مَجْمَعُ الْبَحْرَيْ الْوُجُوْبِ وَالْاِمْكَانِ

اور مجمع البحرین کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم واجب اور ممکن کے دریاؤں کے ملنے کی جگہ ہیں۔

ممکن میں یہ قدرت کہاں واجب میں عبدیت کہاں
حیراں ہو یہ بھی ہے خطا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار،ج ۳،ص ۲۹۲،دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء،من جواہر الامام عارف باللہ امیر عبد القادر الجزائری الحسینی ۱۳۰۰ھ)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام اسماء جلال وجمال کے مظہر ہیں۔

اَمَّا وَجْهُ تَسْمِيَتِهٖ ﷺ بِالْعَرْشِ الَّذِيْ اِسْتَوٰى عَلَيْهِ الرَّحْمٰنُ فَلِاَنَّهٗ مَظْهَرٌ لِجَمِيْعِ الْاَسْمَاءِ مِنْ جَلَالٍ وَجَمَالٍ فَاسْتَوٰى عَلَيْهِ كَمَا يَعْلَمُ لَا كَمَا نَعْلَمُ نَحْنُ

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس اسم عرش کے ساتھ موسوم ہونے کی وجہ جس پر رحمٰن نے استوئی فرمایا یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام اسماء جلال وجمال کے مظہر ہیں پس اللہ تعالیٰ نے اس پر استوئی فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے نہ کہ اُس طرح جیسے ہم سمجھتے ہیں۔

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار،ج ۳،ص ۲۹۲،دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء،من جواہر الامام عارف باللہ امیر عبد القادر الجزائری الحسینی ۱۳۰۰ھ)

Marfat.com

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم فیضِ اوّل ہیں۔

اَمَّا وَجْہُ تَسْمِیَتِہٖ علیہ السلام بِالْفَیْضِ الْاَوَّلِ فَلِاَنَّ الْحَقَّ تَعَالٰی اَبْرَزَہٗ مِنْ حَضْرَتِہٖ قَبْلَ کُلِّ شَیْءٍ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض اوّل کے ساتھ موسوم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی جناب میں ہر چیز سے پہلے پیدا فرمایا۔

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار،ج ۳،ص۲۹۷،دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء،من جواہر الامام عارف باللہ امیر عبد القادر الجزائری الحسینی ۱۳۰۰ھ)

اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از امام احمد بن محمد ابی بکر قسطلانی علیہ الرحمۃ اللہ متوفی ۹۲۳ھ

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے اللہ کی ربوبیت کا اقرار کیا۔

اِنَّہٗ اَوَّلُ مَنْ قَالَ بَلٰی یَوْمَ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ

جس دن اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ تو سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا۔ہاں کیوں نہیں (اے اللہ تو ہمارا رب ہے)

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار،ج ۲،ص ۱۴،دار الکتب العلمیۃ ،بیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء،من جواہر الامام احمد بن محمد ابی بکر قسطلانی ۹۲۳ھ)

☆۔۔۔اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام عرش،آسمان اور جنت پر لکھا۔

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی کَتَبَ اِسْمَہُ الشَّرِیْفَ عَلَی الْعَرْشِ وَعَلٰی کُلِّ سَمَاءٍ وَعَلَی الْجِنَانِ وَمَا فِیْھَا

Marfat.com

اللہ تعالٰی نے آپ ﷺ کا نام عرش ہر آسمان اور جنت اور جو کچھ اس میں ہے پر لکھا

(یوسف بن اسماعیل النبھانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار،ج ۲،ص ۱۴،دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء،من جواہر الامام احمد بن محمد ابی بکر قسطلانی ۹۲۳ھ)

☆۔۔۔اللہ تعالٰی نے قرآن پاک میں آپ کے ہر عضو کا ذکر فرمایا۔

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی ذَکَرَہُ فِی الْقُرْاٰنِ عُضْواً عُضْواً

بیشک اللہ تعالٰی نے قرآن میں آپ ﷺ کے ہر ہر عضو کا ذکر کیا۔

(یوسف بن اسماعیل النبھانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار،ج ۲،ص ۱۴،دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء،من جواہر الامام احمد بن محمد ابی بکر قسطلانی ۹۲۳ھ)

☆۔۔۔پتھر آپ ﷺ کے قدم مبارک سے نرم ہو جاتے۔

اِنَّہٗ ﷺ اِذَا مَشٰی فِی الصَّخْرِ غَاصَتْ قَدَمَاہُ فِیْہِ

آپ ﷺ جب چٹان پر چلتے تو آپ ﷺ کے قدم مبارک کے اس میں نشان پڑ جاتے

(یوسف بن اسماعیل النبھانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار،ج ۲،ص ۱۵،دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء،من جواہر الامام احمد بن محمد ابی بکر قسطلانی ۹۲۳ھ)

☆۔۔۔صرف آپ ﷺ کو ہی آیۃ الکرسی عطاء کی گئی۔

اِنَّہٗ ﷺ خُصَّ بِاٰیَۃِ الْکُرْسِیِّ

آپ ﷺ کو آیۃ الکرسی کے ساتھ خاص کیا گیا

Marfat.com

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار ،ج ۲،ص۱۷،دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۶ھ ۱۹۹۵ء،من جواہر الامام احمد بن محمد ابی بکر قسطلانی ۹۲۳ھ)

☆۔۔۔صرف آپ ﷺ کی بارگاہ میں حضرت اسرافیل آئے۔

اِنَّ اِسْرَافِیْلَ هَبَطَ عَلَیْهِ وَ لَمْ یَهْبُطْ عَلٰی نَبِیٍّ قَبْلَهٗ

حضرت اسرافیل آپ ﷺ کے علاوہ کسی نبی کے پاس نہیں اترے

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار ،ج ۲،ص۱۹،دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۶ھ ۱۹۹۵ء،من جواہر الامام احمد بن محمد ابی بکر قسطلانی ۹۲۳ھ)

☆۔۔۔آپ ﷺ کی حدیث پڑھاتے ہوئے کسی کی تعظیم کے لیے کھڑا ہونا مکروہ ہے۔

اِنَّهٗ یُکْرَهُ لِقَارِیِٔ حَدِیْثِهٖ اَنْ یَّقُوْمَ لِاَحَدٍ

آپ ﷺ کی حدیث پڑھنے ،پڑھانے والے پر کسی کی تعظیم کے لیے کھڑا ہونا مکروہ ہے

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار ،ج ۲،ص۲۲،دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۶ھ ۱۹۹۵ء،من جواہر الامام احمد بن محمد ابی بکر قسطلانی ۹۲۳ھ)

☆۔۔۔آپ ﷺ پر امت کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں اور آپ ﷺ امت کے لیے مغفرت کی دعا فرماتے ہیں۔

اِنَّهٗ تُعْرَضُ اَعْمَالُ اُمَّتِهٖ عَلَیْهِ وَ یَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لَهُمْ

آپ ﷺ پر امت کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں اور آپ ﷺ امت کے

Marfat.com

لیے مغفرت کی دعا فرماتے ہیں۔

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار،ج ۲،ص۲۵،دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۶ھ ۱۹۹۵ء،من جواہر الامام احمد بن محمد ابی بکر قسطلانی ۹۲۳ھ)

☆۔۔۔آپ ﷺ ستر ہزار فرشتوں کی جماعت میں میدان محشر میں تشریف لائے گے۔

اِنَّهٗ یَحْشُرُ فِی سَبْعِیْنَ اَلْفًا مِنَ الْمَلَائِکَةِ

آپ ﷺ ستر ہزار فرشتوں میں میدان محشر میں تشریف لائے گے

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار،ج ۲،ص۲۶،دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۶ھ ۱۹۹۵ء،من جواہر الامام احمد بن محمد ابی بکر قسطلانی ۹۲۳ھ)

اوصاف النبی ﷺ از امام العارف باللہ سیدی الشیخ عبدالوھاب الشعرانی علیہ الرحمۃ اللہ متوفی ۹۷۲ھ

☆۔۔۔آپ ﷺ کی اور آپ ﷺ کے اصحاب اور اہل بیت کی محبت امت پر فرض ہے۔

وَمَحَبَّتُهٗ فَرْضٌ عَلَى الْاُمَّةِ وَکَذٰلِكَ مَحَبَّةُ اَهْلِ بَیْتِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

آپ ﷺ کی محبت امت پر فرض ہے اسی طرح آپ ﷺ کے اھل بیت اور اصحاب کی محبت امت پر فرض ہے

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار،ج ۲،ص۸۱،دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۶ھ ۱۹۹۵ء،من جواہر الامام العارف باللہ

Marfat.com

سیدی الشیخ عبد الوھاب الشعرانی ۹۷۲ھ)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب دہن نمکین پانی کو میٹھا کر دیتا۔

وَ رِیْقُہٗ یَعْذُبُ الْمَاءَ الْمَالِحَ

اورآپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب دہن نمکین پانی کو میٹھا کر دیتا

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار،ج ۲،ص ۸۱،دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء،من جواہر الامام العارف باللہ سیدی الشیخ عبد الوھاب الشعرانی ۹۷۲ھ)

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر میں زندہ ہیں اور نماز بھی پڑھتے ہیں۔

وَھُوَ حَیٌّ فِی قَبْرِہٖ یُصَلِّی فِیْہِ بِاَذَانٍ وَ اِقَامَۃٍ

اور وہ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی قبر میں زندہ ہیں اذان اور اقامت کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار،ج ۲،ص ۸۲،دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء،من جواہر الامام العارف باللہ سیدی الشیخ عبد الوھاب الشعرانی ۹۷۲ھ)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی تلاوت عبادت ہے۔

وَ قِرَاءَۃُ اَحَادِیْثِہٖ عِبَادَۃٌ یُثَابُ عَلَیْھَا کَقِرَاءَۃِ الْقُرْآنِ

قرآن کی قرأت کی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو پڑھنا عبادت ہے اور اس پر ثواب ملتا ہے

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار،ج ۲،ص ۸۱،دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء،من جواہر الامام العارف باللہ سیدی الشیخ عبد الوھاب الشعرانی ۹۷۲ھ)

Marfat.com

وصف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از الشیخ عبد الرؤف المناوی علیہ الرحمۃ اللہ متوفی ۱۰۳۰ھ

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وزیر آسمان وزمین میں ہیں۔

اِنَّ اللّٰہَ اَیَّدَنِیْ بِاَرْبَعَۃِ اِثْنَیْنِ مِنْ اَھْلِ السَّمَاءِ جِبْرَئِیْلُ وَ مِیْکَائِیْلُ وَ اِثْنَیْنِ مِنْ اَھْلِ الْاَرْضِ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرُ

بیشک اللہ تعالیٰ نے میری تائید فرمائی چار وزیروں کے ساتھ دو آسمان والوں میں سے جبرئیل اور میکائیل ہیں اور زمین والوں میں سے ابوبکر اور عمر ہیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین)

(یوسف بن اسماعیل النبہانی، جواہر البحار فی فضائل النبی المختار، ج ۲، ص ۸۱، دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء، من جواہر الشیخ عبد الرؤف المناوی ۱۰۳۰ھ)

اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از الامام شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الزرعی الدمشقی المعروف بہ ابن قیم جوزی علیہ الرحمۃ متوفی ۷۵۱ھ

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھنے میں اللہ تعالیٰ کی موافقت ہے۔

مُوَافِقَتُہٗ سُبْحَانَہٗ فِی الصَّلَاۃِ عَلَیْہِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے میں اللہ تعالیٰ کی موافقت ہے۔

(الامام شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الزرعی الدمشقی المعروف بہ ابن قیم جوزی علیہ الرحمۃ ۷۵۱ھ، جلاء الافہام، مکتبہ حقانیہ پشاور، ص ۳۸۳)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھنے میں ملائکہ کی موافقت ہے۔

Marfat.com

مُوَافِقَۃُ مَلَائِکَتِہٖ فِیْھَا

اور صلوٰۃ وسلام پڑھنے میں اللہ کے فرشتوں کی موافقت ہے۔

(الامام شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الزرعی الدمشقی المعروف بہ ابن قیم جوزی علیہ الرحمۃ ۷۵۱ھ، جلاء الافہام، مکتبہ حقانیہ، پشاور، ص ۳۸۳)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ دس مرتبہ نظر رحمت فرماتا ہے۔

حُصُوْلُ عَشَرَ صَلَوَاتٍ مِنَ اللّٰہِ عَلَی الْمُصَلِّی مَرَّۃً

ایک مرتبہ درود پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ سے دس رحمتیں حاصل ہوتی ہیں۔

(الامام شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الزرعی الدمشقی المعروف بہ ابن قیم جوزی علیہ الرحمۃ ۷۵۱ھ، جلاء الافہام، مکتبہ حقانیہ، پشاور، ص ۳۸۳)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار صلوٰۃ وسلام پڑھنا دس درجے بلند کرتا ہے۔

اِنَّہٗ یُرْفَعُ لَہٗ عَشَرَ دَرَجَاتٍ

درود پڑھنے والے کے دس درجے بلند کیے جاتے ہیں

(الامام شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الزرعی الدمشقی المعروف بہ ابن قیم جوزی علیہ الرحمۃ ۷۵۱ھ، جلاء الافہام، مکتبہ حقانیہ، پشاور، ص ۳۸۳)

☆۔۔۔آپ پر ایک بار صلوٰۃ وسلام پڑھنے والے کو دس نیکیاں ملتی ہیں۔

Marfat.com

إِنَّهُ يُكْتَبُ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ

درود پڑھنے والے کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔

(الامام شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الزرعی الدمشقی المعروف بہ ابن قیم جوزی علیہ الرحمۃ ۷۵۱ھ، جلاء الافہام، مکتبہ حقانیہ ،پشاور، ص ۳۸۳)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار صلوٰۃ وسلام پڑھنے والے کے دس گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔

إِنَّهُ يُمْحَى عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ

درود پڑھنے والے کے دس گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔

(الامام شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الزرعی الدمشقی المعروف بہ ابن قیم جوزی علیہ الرحمۃ ۷۵۱ھ، جلاء الافہام، مکتبہ حقانیہ ،پشاور، ص ۳۸۳)

☆۔۔۔جب بندہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ بندے کے مصائب میں اس کو کافی ہو جاتا ہے۔

إِنَّهَا سَبَبٌ لِكِفَايَةِ اللهِ الْعَبْدَ مَا أَهَمَّهُ

صلوٰۃ وسلام بندے کے مصائب میں اللہ تعالیٰ کی کفایت کا سبب ہے۔

(الامام شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الزرعی الدمشقی المعروف بہ ابن قیم جوزی علیہ الرحمۃ ۷۵۱ھ، جلاء الافہام، مکتبہ حقانیہ ،پشاور، ص ۳۸۳)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھنا صدقہ کرنے کی طرح ہے۔

Marfat.com

اِنَّهَا تَقُوْمُ مُقَامَ الصَّدَقَةِ لِذِی الْعُسْرَةِ

صلوٰۃ وسلام تنگ دست کے لیے صدقے کے قائم مقام ہے۔

(الامام شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الزرعی الدمشقی المعروف بہ ابن قیم جوزی علیہ الرحمۃ ۷۵۱ھ، جلاء الافہام، مکتبہ حقانیہ، پشاور، ص ۳۸۴)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھنے سے ضرورتیں پوری ہوتی ہیں۔

اِنَّهَا سَبَبٌ لِقَضَاءِ الْحَوَائِجِ

بیشک صلوٰۃ وسلام حاجات کے پورے ہونے کا سبب ہے

(الامام شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الزرعی الدمشقی المعروف بہ ابن قیم جوزی علیہ الرحمۃ ۷۵۱ھ، جلاء الافہام، مکتبہ حقانیہ، پشاور، ص ۳۸۴)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھنا بندے کے لیے طہارت ہے۔

اِنَّهَا زَكَاةٌ لِمُصَلِّیْ وَطَهَارَةٌ لَهُ

صلوٰۃ وسلام پڑھنا صلوٰۃ وسلام پڑھنے والے کے لیے صفائی اور طہارت ہے

(الامام شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الزرعی الدمشقی المعروف بہ ابن قیم جوزی علیہ الرحمۃ ۷۵۱ھ، جلاء الافہام، مکتبہ حقانیہ، پشاور، ص ۳۸۴)

☆۔۔۔جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھتا ہے اس کو موت سے پہلے جنت کی بشارت ملتی ہے۔

Marfat.com

اِنَّهَا سَبَبٌ لِتَبْشِيْرِ الْعَبْدِ بِالْجَنَّةِ قَبْلَ مَوْتِهٖ

صلوٰۃ وسلام بندے کی موت سے پہلے اس کو جنت کی بشارت کا سبب ہے۔

(الامام شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الزرعی الدمشقی المعروف بہ ابن قیم جوزی علیہ الرحمۃ ۷۵۱ھ، جلاء الافہام، مکتبہ حقانیہ پشاور، ص ۳۸۴)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھنا قیامت کی ہولناکیوں سے نجات کا سبب ہے۔

اِنَّهَا سَبَبٌ لِلنَّجَاةِ مِنْ اَهْوَالِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

اور صلوٰۃ وسلام قیامت کے دن کی ہولناکیوں سے نجات کا سبب ہے۔

(الامام شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الزرعی الدمشقی المعروف بہ ابن قیم جوزی علیہ الرحمۃ ۷۵۱ھ، جلاء الافہام، مکتبہ حقانیہ پشاور، ص ۳۸۴)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھنے سے آدمی کو بھولی آجاتی ہے۔

اِنَّهَا سَبَبٌ لِتَذَكُّرِ الْعَبْدِ مَا نَسِيَهٗ

صلوٰۃ وسلام بندے کے لیے اس چیز کی یاد کا سبب ہے جس کو وہ بھول گیا ہے۔

(الامام شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الزرعی الدمشقی المعروف بہ ابن قیم جوزی علیہ الرحمۃ ۷۵۱ھ، جلاء الافہام، مکتبہ حقانیہ پشاور، ص ۳۸۴)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھنا فقر کو ختم کرتا ہے۔

اِنَّهَا سَبَبٌ لِنَفْيِ الْفَقْرِ

Marfat.com

بیشک صلوٰۃ وسلام فقر کی نفی کا سبب ہے۔

(الامام شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الزرعی الدمشقی المعروف بہ ابن قیم جوزی علیہ الرحمۃ ۷۵۱ھ، جلاء الافہام، مکتبہ حقانیہ، پشاور، ص ۳۸۴)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھنے والا جنت کی راہ میں چل پڑتا ہے۔

اِنَّهَا تَرْمِي صَاحِبَهَا عَلَى طَرِيْقِ الْجَنَّةِ

صلوٰۃ وسلام آدمی کو جنت کی راہ پر چلاتا ہے

(الامام شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الزرعی الدمشقی المعروف بہ ابن قیم جوزی علیہ الرحمۃ ۷۵۱ھ، جلاء الافہام، مکتبہ حقانیہ، پشاور، ص ۳۸۹)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھنے سے ہدایت اور دل کو تازگی ملتی ہے۔

اِنَّهَا سَبَبٌ لِهِدَايَةِ الْعَبْدِ وَ حَيَاةِ قَلْبِهٖ

صلوٰۃ وسلام آدمی کی ہدایت اور دل کی جلاء کا سبب ہے۔

(الامام شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الزرعی الدمشقی المعروف بہ ابن قیم جوزی علیہ الرحمۃ ۷۵۱ھ، جلاء الافہام، مکتبہ حقانیہ، پشاور، ص ۳۸۹)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھنا پل صراط پر ثابت قدم رہنے کا سبب ہے۔

اِنَّهَا سَبَبٌ لِتَثْبِيْتِ الْقَدَمِ عَلَى الصِّرَاطِ

Marfat.com

بیشک صلوٰۃ وسلام پڑھنا پل صراط پر ثابت قدم رہنے کا سبب ہے۔

(الامام شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الزرعی الدمشقی المعروف بہ ابن قیم جوزی علیہ الرحمۃ ۷۵۱ھ،جلاء الافہام،مکتبہ حقانیہ ،پشاور،ص ۳۸۹)

اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از امام یوسف بن اسماعیل نبہانی علیہ الرحمۃ اللہ متوفی ۱۳۵۰ھ

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم وفا کرنے والے اور وعدہ پورا کرنے والے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وعدے کی وجہ سے تین دن ایک جگہ پر قیام فرمایا

يَا فَتَى لَقَدْ شَقَقْتَ عَلَيَّ اَنَا هٰهُنَا مُنْذُ ثَلَاثٍ اَنْتَظِرُكَ

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ،امام جواہر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۵ء)ج ۱ ،ص ۴۷)

اے نوجوان تم نے مجھے مشکل میں ڈالا میں تین دن سے یہاں تمہارا انتظار کررہا ہوں

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ عاجزی کرنے والے تھے

فَكَانَ اَشَدَّ النَّاسِ تَوَاضُعًا

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ،امام جواہر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۵ء)ج ۱ ،ص ۴۸)

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ عاجزی کرنے والے تھے۔

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم صادق وامین تھے

فَكَانَ اٰمَنُ النَّاسِ وَاَصْدَقُهُمْ لَهْجَةً مُنْذُ كَانَ اِعْتَرَفَ لَهُ بِذٰلِكَ

Marfat.com

مَحَادُوهُ وَعَدَاتُه

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ، امام جواہر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۸ء) ج ۱، ص ۵۱)

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ امانت دار اور لوگوں میں سب سے لہجہ کے اعتبار سے سچ بولنے والے تھے اور اس بات کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن بھی اعتراف کرتے۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب زیادہ سے وقار والے لگتے تھے

عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ النَّبِيُّ أَوْقَرُ النَّاسِ فِي مَجْلِسِهِ

(... ... عیل النبہانی ۱۳۵۰ھ، امام جواہر البحار فی فضائل النبی ... ... الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۸ء) ج ۱، ص ۵۲)

حضرت خارجہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مجلس میں سب سے زیادہ وقار (عزت) والے تھے

تیرے آگے ... ... ب فصحاء عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زباں نہیں نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زہد کا عالم

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ تِبَاعاً مِنْ خُبْزٍ حَتّٰى مَضٰى بِسَبِيْلِهٖ

(یوسف ... سماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ، امام جواہر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۸ء) ج ۱، ص ۵۴)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی تین دن لگا تار پیٹ بھر کر روٹی نہ کھائی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیات

Marfat.com

گزر گئی۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بڑے عابد ہیں

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آرام کا کہا جاتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم عبادت میں مشغول ہوتے تو فرماتے

اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ،امام جواہر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۵م)ج ۱،ص۵۲)

کیا میں (رب کا) شکر کرنے والا بندہ نہ بنوں ؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اعلانِ نبوت سے پہلے بھی اپنا اکثر وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزارتے اور بالکل تنہا غاروں اور صحراؤں میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی غرض سے چلے جاتے اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں کہ

روز گرم و شب تیرہ و تار میں
کوہ و صحرا کی خلوت پہ لاکھوں سلام

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خون پاک اور دوزخ سے بچانے والا ہے

فَقَالَ النَّبِیُّ وَیْحَكَ مَا صَنَعْتَ بِالدَّمِ ؟ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نَفِسْتُ عَلٰی دَمِكَ اَنْ اُھَرِیْقَہٗ فِی الْاَرْضِ فَھُوَ فِی بَطَنِی قَالَ اِذْھَبْ فَقَدْ اِحْرَزْتَ نَفْسَكَ مِنَ النَّارِ

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ،امام جواہر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۵م)ج ۱،ص۴۸۷)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے خون کا کیا کیا ؟ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے بُرا محسوس کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خون کو زمین پر بہاؤں پس وہ میرے پیٹ

Marfat.com

میں ہے (یعنی میں نے پی لیا ہے) تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جا چلا جا تو نے اپنے آپ کو آگ (دوزخ) سے بچا لیا۔

☆---حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم کو لگا ہوا پانی دوزخ کو حرام کرنے والا ہے

عَنْ سَلْمٰى اِمْرَأَةَ اَبِىْ رَافِعٍ قَالَتْ اِغْتَسَلَ النَّبِىُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَشَرِبْتُ مَاءَ غُسْلِهٖ ثُمَّ اَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اِذْهَبِىْ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ بَدَنَكَ عَلَى النَّارِ

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ، امام جواہر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۷ھ ۱۹۹۸ء) ج ۱، ص ۴۸۸)

حضرت سلمٰی جو حضرت ابو رافع کی زوجہ ہیں فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل فرمایا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کے پانی کو پی لیا پھر اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جا چلی جا بیشک اللہ تعالیٰ نے تیرے جسم کو آگ پر حرام کر دیا۔

☆---حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بول پاک اور شفاء دینے والا ہے

عَنْ اُمِّ اَيْمَنَ قَالَتْ قَامَ النَّبِىُّ مِنَ اللَّيْلِ اِلٰى فَخَارَةٍ فَبَالَ فِيْهَا فَقُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ وَاَنَا عَطْشَانَةٌ فَشَرِبْتُ مَا فِيْهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ اَخْبَرْتُهٗ فَضَحِكَ وَقَالَ اَمَا اِنَّكِ لَاتَيْجَعَنَّ بَطْنُكِ اَبَدًا

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ، امام جواہر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۷ھ ۱۹۹۸ء) ج ۱، ص ۴۸۸)

حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھے اور ایک پیالے میں بول فرمایا پھر اس بعد میں اٹھی اور مجھے پیاس لگی ہوئی تھی میں نے اس پیالے میں جو کچھ تھا پی لیا صبح کے وقت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے متعلق بتایا تو آپ

Marfat.com

ﷺ مسکرائے اور فرمایا کہ تم نے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنے پیٹ کو آگ سے محفوظ کرلیا ہے۔

☆۔۔۔حضور ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھیں تو پھر بھی آپ کے اجر میں کمی نہیں ہوتی

عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ حُدِّثْتُ اَنَّكَ قُلْتَ صَلَاۃُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلَاۃِ وَاَنْتَ تُصَلِّی قَاعِدًا ؟ قَالَ اَجَلْ وَلٰكِنِّی لَسْتُ كَاَحَدٍ مِّنْكُمْ

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ،امام جواہر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۸ء)ج ا ،ص ۲۸۸)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ مجھے خبر ملی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے والے آدمی کا آدھا اجر کم ہوجاتا ہے اور آپ ﷺ خود بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں ؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا ٹھیک ہے لیکن میں تم میں سے کسی کی مثل نہیں ہوں (یعنی میرے اجر میں کمی واقع نہیں ہوتی)

☆۔۔۔آپ ﷺ کی توہین کرنے والا کافر اور واجب القتل ہے

مَنْ اِسْتَھَانَ بِہٖ ﷺ كَفَرَ وَمَنْ سَبَّہٗ اَوْ ھَجَاہُ قُتِلَ

بیشک جس نے آپ ﷺ کی توہین کی وہ کافر ہے اور جس نے آپ ﷺ کو گالی دی یا ہجو کی وہ قتل کیا جائے گا

عَنْ اَبِی بَرْزَۃَ اَنَّ رَجُلًا سَبَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَقُلْتُ اَلَا اَضْرِبُ عُنُقَہٗ یَا خَلِیْفَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ ؟ فَقَالَ لَا لَیْسَتْ ھٰذِہٖ لِاَحَدٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ،امام جواہر البحار فی فضائل النبی

Marfat.com

المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۵ء) ج ا ،ص ۴۹۱)

حضرت ابو برزہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو گالی دی میں نے عرض کی اے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کی گردن نہ اڑا دوں ؟ تو حضرت ابو بکر صدیق نے فرمایا نہیں یہ سزا صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے والے کے لیے ہیں۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج جنتی ہیں

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا یَدْخُلُ النَّارَ مَنْ تَزَوَّجَ اِلَیَّ اَوْ تَزَوَّجْتُ اِلَیْہِ

(یوسف بن اسماعیل النبہانی م۱۳۵۰ھ،امام جواہر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۵ء) ج ا ،ص ۴۹۲)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے ساتھ میں نے نکاح کیا یا جس نے میرے ساتھ نکاح کیا وہ ہرگز دوزخ میں داخل نہ ہوگی۔

(یہ حدیث حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بھی جنتی ہونے پر روشن دلیل ہے جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح اپنی بیٹیوں سے کیا، محمد نعیم قادری رضوی غفرلہ)

اہلِ اسلام کی مادرانِ شفیق
بانوانِ طہارت پہ لاکھوں سلام
جلوگیانِ بیتِ شرف پہ درود
پردگیانِ عفت پہ لاکھوں سلام

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم فعل مکروہ کرنے سے بھی پاک تھے

وَمِنْ خَصَائِصِہٖ اَنْ یَنْزِہَ عَنْ فِعْلِ الْمَکْرُوْہِ

(یوسف بن اسماعیل النبہانی م۱۳۵۰ھ،امام جواہر البحار فی فضائل النبی

Marfat.com

المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۸ء)ج ۱ ،ص ۲۹۵)

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فعل مکروہ سے بھی پاک تھے۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم مختارِ کل ہیں

اِخْتِصَاصُهُ بِاَنَّهُ يَخُصُّ مَنْ شَاءَ بِمَاشَاءَ مِنَ الْاَحْكَامِ

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ،امام جواہر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۸ء)ج ۱ ،ص ۵۰۱)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم احکام میں جو چاہیں کریں۔

با عطا تم شاہ تم مختار تم

بے نوا ہم زار ہم ناچار ہم

☆۔۔۔جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حمل قرار پایا تو چوپائے بھی بولے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بیان کی۔

اِنَّ كُلَّ دَابَّةٍ كَانَتْ لِقُرَيْشٍ نَطَقَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ وَ قَالَتْ حُمِلَتْ بِرَسُوْلِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ وَهُوَ اَمَانُ الدُّنْيَا وَ سِرَاجُ اَهْلِهَا

قریش کے ہر چوپائے نے اس رات کلام کیا اور کہا کہ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ماں حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاملہ ہوگئی ہیں۔اور رب کعبہ کی قسم وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم دنیا والوں کی امان اور روشنی ہیں۔

(امام یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ،حجۃ اللہ علی العالمین،قدیمی کتب خانہ ،الباب الثانی من قسم الثانی،ص ۲۲۱)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارتیں پانی کی مخلوق نے بھی دیں۔

وَكَذَٰلِكَ اَهْلُ الْبِحَارِ يُبَشِّرُ بَعْضُهُمْ بَعْضاً

Marfat.com

اسی طرح دریاؤں کی مخلوق نے بھی ایک دوسرے کو خوش خبری دی۔

(امام یوسف بن اسماعیل النبھانی ۱۳۵۰ھ،حجۃ اللہ علی العالمین،قدیمی کتب خانہ ،الباب الثانی من قسم الثانی،ص۱۶۷)

☆۔۔۔آپ ﷺ کو دیگر انبیاء کی جوشانیں عطاء کی گئیں۔

حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ جب حضور ﷺ پیدا ہوئے تو غیب سے آواز آئی کہ

وَ اَعْطُوْہُ خُلُقَ آدَمَ وَ مَعْرِفَۃَ شِیْثٍ وَ شَجَاعَۃَ نُوْحٍ وَ خُلَّۃَ اِبْرَاہِیْمَ وَ لِسَانَ اِسْمَاعِیْلَ وَ رِضَا اِسْحَاقَ وَ فَصَاحَۃَ صَالِحٍ وَ حِکْمَۃَ لُوْطٍ وَ بُشْرٰی یَعْقُوْبَ وَجَمَالَ یُوْسُفَ وَشِدَّۃَ مُوْسٰی وَصَبْرَ اَیُّوْبَ وَطَاعَۃَ یُوْنُسَ وَ جِہَادَ یُوْشِعَ وَ صَوْتَ دَاؤدَ وَحُبَّ دَانِیَالٍ وَ وَقَارَ اِلْیَاسٍ وَ عِصْمَۃَ یَحْیٰی وَ زُھْدَ عِیْسٰی (علیھم السلام)

اور نبی ﷺ کو حضرت آدم کا خلق اور حضرت شیث کی معرفت اور حضرت نوح کی شجاعت اور حضرت ابراھیم کا خلہ اور حضرت اسماعیل کی زبان اور حضرت اسحاق کی رضا اور حضرت صالح کی فصاحت اور حضرت لوط کی حکمت اور حضرت یعقوب کی بشارت اور حضرت یوسف کا حسن اور حضرت موسیٰ کا جلال اور حضرت ایوب کا صبر اور حضرت یونس کی طاعت اور حضرت یوشع کا جہاد اور حضرت داؤد کی آواز اور حضرت دانیال کی محبت اور حضرت الیاس کا وقار اور حضرت یحییٰ جیسی پاک دامنی اور حضرت عیسیٰ کا زہد عطاء کرو۔

(امام یوسف بن اسماعیل النبھانی ۱۳۵۰ھ،حجۃ اللہ علی العالمین،قدیمی کتب خانہ ،الباب الثانی من قسم الثانی،ص۱۶۸)

معجزے انبیاء کو خدا نے دیئے

Marfat.com

معجزہ بن کے آیا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بکریاں کثرت سے دودھ دیتی تھیں۔

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

فَنَحْلِبُ وَنَشْرِبُ مَا شَآءَ اللّٰهُ وَمَا يَحْلِبُ اِنْسَانٌ قَطْرَةَ لَبَنٍ

ہم دودھ دھوتے اور جتنا اللہ تعالیٰ کی مشیت ہو پیتے حالانکہ کسی انسان کو دودھ کا قطرہ بھی نہ ملتا تھا۔

(امام یوسف بن اسماعیل النبھانی ۱۳۵۰ھ، حجۃ اللہ علی العالمین، قدیمی کتب خانہ، الباب الثانی من قسم الثانی، ص۱۹۰)

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہت جلد بڑے ہوئے۔

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

وَعَنْ حَلِيْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لَمَّا بَلَغَ شَهْرَيْنِ يَحْبُوْ اِلٰى كُلِّ جَانِبٍ وَفِيْ ثَلَاثَةِ اَشْهُرٍ كَانَ يَقُوْمُ عَلٰى قَدَمَيْهِ وَفِيْ اَرْبَعَةٍ كَانَ يُمْسِكُ الْجِدَارَ وَيَمْشِيْ وَفِيْ خَمْسَةٍ حَصَلَتْ لَهُ الْقُدْرَةُ عَلَى الْمَشْيِ فَلَمَّا بَلَغَ ثَمَانِيَةَ اَشْهُرٍ كَانَ يَتَكَلَّمُ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دو ماہ کے ہوئے تو چوتڑوں کے بل ہر طرف (دائیں، بائیں، آگے، پیچھے) ہو جاتے تھے۔ اور تیسرے ماہ میں اپنے قدموں پر کھڑے ہو گئے اور چوتھے ماہ میں دیوار کے ساتھ چل لیتے اور پانچویں ماہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکمل طور پر چلنے کی قدرت حاصل ہو گئی تھی اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم آٹھ ماہ کے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کلام کرنے لگے۔

(امام یوسف بن اسماعیل النبھانی ۱۳۵۰ھ، حجۃ اللہ علی العالمین، قدیمی

Marfat.com

کتب خانہ ،الباب الثانی من قسم الثانی،ص۱۹۱)

☆۔۔۔جب آپ ﷺ نے بولنا شروع کیا تو آپ ﷺ کا سب سے پہلا کلام ذکر اللہ تھا۔

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ اَوَّلُ کَلَامٍ تَکَلَّمَ بِہٖ ﷺ حِیْنَ نَطَقَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّ الْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَّ سُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّ اَصِیْلًا وَتَکَلَّمَ بِھٰذَا اَیْضًا عِنْدَ وِلَادَتِہٖ کَمَا تَقَدَّمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کی جب حضور ﷺ نے اپنی زبان کو کھولا تو آپ ﷺ کا سب سے پہلا کلام،، اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا ،، تھا اور یہی کلمات آپ ﷺ نے اپنی ولادت کے وقت بھی بولے تھے۔

(امام یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ،حجۃ اللہ علی العالمین،قدیمی کتب خانہ ،الباب الثانی من قسم الثانی،ص۱۹۱)

☆۔۔۔آپ ﷺ نو ماہ کی عمر میں فصیح کلام کرنے لگے۔

وَلَمَّا بَلَغَ تِسْعَۃَ اَشْھُرٍ کَانَ یَتَکَلَّمُ بِالْکَلَامِ الْفَصِیْحِ

اور جب نو ماہ کے ہوئے تو آپ ﷺ فصیح کلام کرنے لگے۔

(امام یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ،حجۃ اللہ علی العالمین،قدیمی کتب خانہ ،الباب الثانی من قسم الثانی،ص۱۹۱)

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
اس کی پیاری فصاحت پہ بیحد درود
اس کی دلکش بلاغت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

☆۔۔۔آپ ﷺ نے دس ماہ کی عمر میں تیر چلانا شروع کر دیا۔

وَلَمَّا بَلَغَ عَشَرَةَ اَشْهُرٍ كَانَ يَرْمِي بِالسِّهَامِ

اور جب آپ ﷺ دس ماہ کے ہوئے تو آپ نے تیر چلانا شروع کر دیا۔

(امام یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ،حجة الله على العالمين،قدیمی کتب خانہ ،الباب الثانی من قسم الثانی،ص ۱۹۱)

اوصاف النبی ﷺ از امام عمر بن علی احمد الشافعی علیہ الرحمۃ اللہ متوفی ۸۰۴ھ

☆۔۔۔حضور ﷺ کی شریعت ہمیشہ رہنے والی اور تمام شریعتوں کو منسوخ کرنے والی ہے۔

(عمر بن علی بن احمد الشافعی ۸۰۴ھ.مولانا. غاية السول فی خصائص الرسول ﷺ (بیروت، دار البشائر الاسلامیة) ص ۲۵۸)

☆۔۔۔حضور ﷺ کا رعب ایک ماہ کی مسافت کی دوری سے لوگوں پر طاری ہو جاتا۔

اِنَّهٗ ﷺ قَالَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ

(عمر بن علی بن احمد الشافعی ۸۰۴ھ.مولانا. غاية السول فی خصائص الرسول ﷺ (بیروت، دار البشائر الاسلامیة) ص ۲۵۸)

حضور ﷺ نے فرمایا کہ ایک ماہ کی مسافت پر رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی۔

☆۔۔۔حضور ﷺ پیچھے بھی ایسا ہی دیکھتے جیسا کہ آگے دیکھتے ہیں۔

يَرَى مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهٖ كَمَا يَنْظُرُ اَمَامَهٗ

(عمر بن علی بن احمد الشافعی ۸۰۴ھ.مولانا. غاية السول فی خصائص الرسول ﷺ (بیروت، دار البشائر الاسلامیة) ص ۲۷۱)

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے ایسے دیکھتے جس طرح اپنے آگے دیکھتے تھے۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں نمازی مخاطب ہوتا ہے۔

يُخَاطِبُهُ الْمُصَلِّيْ بِقَوْلِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ لَا يُخَاطِبُ سَائِرَ النَّاسِ

(عمر بن علی بن احمد الشافعی ۸۰۴ھ مولانا. غاية السول فی خصائص الرسول ﷺ (بیروت، دار البشائر الاسلامیة) ص۲۷۳)

اور نماز میں نمازی اپنے قول السلام علیك ایها النبی کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہوتا ہے اور لوگوں میں سے کسی کے ساتھ مخاطب نہیں ہوتا۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جوامع الکلم (ایسا کلام جس میں الفاظ کم اور معانی زیادہ ہوں) دیا گیا۔

اُعْطِيَ صلى الله عليه وسلم جَوَامِعُ الْكَلِمِ

(عمر بن علی بن احمد الشافعی ۸۰۴ھ مولانا. غاية السول فی خصائص الرسول ﷺ (بیروت، دار البشائر الاسلامیة) ص۲۸۷)

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جوامع الکلم دیا گیا۔

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام خلق کا علم دیا گیا۔

عُرِضَ عَلَيْهِ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ مِنْ آدَمَ اِلٰى مَنْ بَعْدِهٖ كَمَا عَلَّمَ آدَمَ اَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ

(عمر بن علی بن احمد الشافعی ۸۰۴ھ مولانا. غاية السول فی خصائص الرسول ﷺ (بیروت، دار البشائر الاسلامیة) ص۲۸۸)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر تمام خلق پیش کی گئی حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آپ کے بعد تک جس طرح حضرت آدم علیہ السلام کو تمام اشیا کے نام سکھائے گے۔

Marfat.com

اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ متوفی ۱۱۷۶ھ ۱۷۶۲ء

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم مشکلات میں دستگیری (مدد) فرمانے والے ہیں۔

تَطَلَّبْتُ هَلْ مِنْ نَاصِرٍ اَوْ مُسَاعِدٍ
اَلُوْذُ بِهٖ مِنْ خَوْفِ سُوْءِ الْعَوَاقِبِ
فَلَسْتُ اَرٰى اِلَّا الْحَبِيْبَ مُحَمَّدًا
رَسُوْلَ اِلٰهِ الْخَلْقِ جَمَّ الْمَنَاقِبِ

میں بڑی کوشش سے بار بار ایسے مددگار یا معاون کی جستجو کرتا ہوں جس کے دامن رحمت میں مجھے برے نتائج کے خوف سے پناہ مل سکے۔اور امن وامان نصیب ہو سکے۔پس ایسا مددگار و معاون جو مصیبت میں دستگیری کرے مجھے کوئی نظر نہیں آتا بجز اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے جس کا اسم گرامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو ساری مخلوق کے پروردگار کے رسول ہیں اور جن کے محامد ومحاسن بے شمار ہیں۔

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، قصیدہ اطیب النعم،ضیاء القرآن پبلی کیشنز،لاہور، ۲۰۱۳ء،ص۳۰)

یا شفیع المذنبیں یا رحمۃ العالمیں
یا امان الخائفین یا ملتجے امداد کن

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ سے گناہوں کی معافی ملتی ہے۔

وَمُعْتَصَمُ الْمَكْرُوْبِ فِيْ كُلِّ غَمْرَةٍ
وَ مُنْتَجَعُ الْغُفْرَانِ مِنْ كُلِّ تَائِبِ

مجھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اور کوئی نظر نہیں آتا جس کے دامن رحمت میں ہر غمزدہ ہر مصیبت کے وقت پناہ لے سکے اور ہر تائب حصول مغفرت کے لیے جس کی

Marfat.com

بارگاہ اقدس کا قصد کر سکے۔

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، قصیدہ اطیب النغم، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء، ص ۴۱)

اہل عمل کو ان کے عمل کام آئیں گے
میرا ہے کون تیرے سوا آہ لے خبر

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسماعیل علیہ السلام کے خاندان کا جوہر ہیں۔

سُلَالَةُ اِسْمَاعِيلَ وَالْعِرْقُ نَازِعٌ
وَاَشْرَفُ بَيْتٍ مِنْ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسماعیل علیہ السلام کے خاندان کا جوہر اور خلاصہ ہیں اور ان کے تمام محاسن وکمالات سے متصف ہیں اور اصل فرع کو اپنی طرف کھینچنے والی ہوتی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوی بن غالب کے بہترین قبیلہ سے ہیں۔

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، قصیدہ اطیب النغم، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء، ص ۴۴)

سرور کہوں کہ مالک و مولا کہوں تجھے
باغ خلیل کا گل زیبا کہوں تجھے

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم بازاروں میں آشفتہ سر لوگوں کی طرح شور وغوغا کرنے والے نہیں۔

وَمَنْ اَخْبَرُوْا عَنْهُ بِاَنْ لَيْسَ خُلْقُهُ
بِفَظٍّ وَفِي الْاَسْوَاقِ لَيْسَ بِصَاخِبِ

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہ رسول ہیں جن کے متعلق پہلے انبیاء کرام نے یہ خبر دی تھی کہ آپ کے خلق میں سختی اور درشتی نہیں ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بازاروں میں آشفتہ سر لوگوں کی طرح شور و غوغا کرنے والے نہیں۔

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، قصیدہ اطیب النعم، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء، ص۴۷)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابراھیم علیہ السلام کی تعمیر کعبہ کے وقت کی دعا ہیں۔

وَ دَعْوَةُ اِبْرَاهِيْمَ عِنْدَ بِنَاۗءِهٖ
بِمَكَّةَ بَيْتًا فِيْهِ يِنْلُ الرَّغَائِبِ

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابراھیم علیہ السلام کی تعمیر کعبہ کے وقت کی دعا ہیں اور اس بیت اللہ شریف میں بندگان خدا کو بڑی بڑی نعمتیں عطاء کی جاتی ہیں۔

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، قصیدہ اطیب النعم، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء، ص۴۸)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ابرو کمان کی طرح باریک تھے۔

جَمِيْلُ الْمُحَيَّا اَبْيَضُ الْوَجْهِ رَبْعَةٌ
جَلِيْلُ كَرَادِيْسَ اَزَجُّ الْحَوَاجِبِ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ انور حسین ہے اور رنگ سفید ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قد مبارک درمیانہ اور اعضاء کی ہڈیاں پر گوشت ہیں اور آپ کے ابرو کمان کی طرح طویل اور باریک ہیں۔

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، قصیدہ اطیب النعم، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء، ص۵۱)

Marfat.com

جس کے جلوے سے مرجھائی کلیاں کھلیں
اُس گل پاک کی منبت پہ لاکھوں سلام

☆۔۔۔آپ ﷺ اتنے فصیح ہیں کہ عجمیت کا شائبہ بھی نہیں پایا جاتا۔

صَبِیۡحٌ مَلِیۡحٌ اَدۡعَجَ الۡعَیۡنِ اَشۡکَلُ
فَصِیۡحٌ لَہٗ الۡاِعۡجَامُ لَیۡسَ بِشَائِبِ

آپ ﷺ کا رخ انور روشن ہے حسن دل لبھانے والا ہے چشم مازاغ کی سیاہی بہت شدید ہے اور اس کے سفید حصہ میں سرخ ڈوروں کی آمیزش نے آنکھوں کو از حد پرکشش بنادیا ہے آپ ﷺ کے کلام میں ایسی فصاحت وبلاغت ہے کہ اس میں عجمیت کا شائبہ تک نہیں پایا جاتا۔

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، قصیدہ اطیب النغم، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء، ص۵۲)

اس کی پیاری فصاحت پہ بے حد درود
اس کی دلکش بلاغت پہ لاکھوں سلام

☆۔۔۔بڑے بڑے بہادر آپ ﷺ کے پیچھے پناہ لیتے ہیں۔

تَرَی اَشۡجَعَ الۡفُرۡسَانِ لَاذَ بِظَھۡرِہٖ
اِذَا اِحۡمَرَّ بَاۡسٌ فِیۡ بَئِیۡسِ الۡمَوَاجِبِ

تو دیکھے گا بڑے بڑے بہادر شہسوار حضور ﷺ کی پشت کے پیچھے پناہ لیتے ہیں جب گھمسان کی جنگ ہو رہی ہو اور مقتولوں کی لاشیں اپنی قتل گاہوں میں گر رہی ہوں۔

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، قصیدہ اطیب النغم، ضیاء القرآن

Marfat.com

پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء، ص ۵۹)

وہ چقا چاق خنجر سے آتی صدا
مصطفےٰ تیری صولت پہ لاکھوں سلام

☆۔۔۔حضور ﷺ انتقام پر قدرت کے باوجود معاف فرما دیتے۔

وَمَا زَالَ یَعْفُو قَادِرًا عَنْ مُسِیْئِھِمْ
کَمَا کَانَ مِنْہُ عِنْدَ جَبْذَۃِ جَاذِبٍ

حضور ﷺ قدرت واختیار کے باوجود ہر اذیت پہنچانے والے کو معاف فرماتے رہے جس طرح اعرابی نے جب سختی سے چادر کو حضور ﷺ کی گردن مبارک میں کھینچا یہاں تک کہ وہاں نشانات پڑ گئے حضور ﷺ نے پھر بھی اس سے انتقام نہ لیا بلکہ اس بد اخلاقی کے بدلے میں تبسم فرمایا اور اس کو اپنے انعام سے نوازا۔

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، قصیدہ اطیب النغم، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء، ص ۶۲)

انت فیھم نے عدو کو بھی دامن میں لیا
عیش جاوید مبارک تجھے شیدائی دوست

☆۔۔۔حضور ﷺ بہت زیادہ قناعت فرماتے تھے۔

مَا زَالَ طُوْلَ الْعُمْرِ لِلّٰہِ مُعْرِضًا
عَنِ الْبَسْطِ الدُّنْیَا وَ عَیْشِ الْمَرَازِبِ

حضور ﷺ عمر بھر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کے لیے دنیا کے اموال کی فروانی اور عجمی رئیسوں کی عیش وعشرت سے روگردانی کیے رہے باوجود اس بات کے، کہ اموال کی کثرت تھی۔ اور صحابہ کرام کے احوال بھی بہت بہتر ہو گئے تھے لیکن کاشانہ نبوت میں وہی سادگی تھی کھانا بھی سادہ رہائش کا سامان بھی سادہ کبھی کھجوریں

Marfat.com

کھا کا اوپر سے پانی کے چند گھونٹ پی لئے کبھی جو کی روٹی کھا کر آٹھ پہر گزار لئے۔

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، قصیدہ اطیب النعم،ضیاء القرآن پبلی کیشنز،لاہور، ۲۰۱۳ء،ص ۶۴)

دو جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

☆۔۔۔کفار نے بھی آپ ﷺ کو ہر بات میں دروغ گوئی اور جھوٹ سے پاک پایا۔

فَاَرْسَلَ مِنْ عُلْیَا قُرَیْشٍ نَبِیَّہٗ
وَلَمْ یَکُ فِیْمَا قَدْ بَلَوْہُ بِکَاذِبِ

اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو قریش کے اعلیٰ ترین خاندان میں پیدا فرمایا اور قریش نے آپ ﷺ کو ہر طرح آزمایا لیکن حضور ﷺ کی سیرت اور کردار کو دروغ گوئی اور کذب بیانی سے پاک وصاف پایا۔

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، قصیدہ اطیب النعم،ضیاء القرآن پبلی کیشنز،لاہور، ۲۰۱۳ء،ص ۷۵)

☆۔۔۔آپ ﷺ نے ہدایت کے طلب گاروں کے لیے ہدایت کا راستہ روشن فرمایا۔

وَاَوْضَحَ مِنْھَاجَ الْھُدٰی لِمَنِ اھْتَدٰی
وَمَنَّ بِتَعْلِیْمٍ عَلٰی کُلِّ رَاغِبِ

حضور ﷺ نے ہدایت کے طلبگاروں کے لیے ہدایت کا راستہ روشن کر دیا اور ہر خیر و برکت کے متلاشی کو شریعت کے علم سے بہرہ ور کرنے کا احسان فرمایا۔

Marfat.com

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، قصیدہ اطیب النعم،ضیاء القرآن پبلی کیشنز ،لاہور، ۲۰۱۳ء،ص۷۸)

☆۔۔۔آپ ﷺ نے بھوکوں کو کھانا کھلایا اور پیاسوں کو پانی پلایا۔

مِنَ الْغَیْبِ کَمْ اَعْطَی الطَّعَامَ لِجَائِعٍ
وَ کَمْ مَرَّۃٍ اَسْقَی الشَّرَابَ لِشَارِبٍ

حضور ﷺ نے عالم غیب کے مدد سے بارہا بھوکوں کو کھانا کھلایا اور پیاسوں کو پانی پلایا۔

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، قصیدہ اطیب النعم،ضیاء القرآن پبلی کیشنز ،لاہور، ۲۰۱۳ء،ص۹۷)

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا
فیض ہے یا شہِ تسنیم نرالا تیرا
آپ پیاسوں کے تجسس میں ہے دریا تیرا
اغنیا پلتے ہیں در سے وہ ہے باڑا تیرا
اصفیا چلتے ہیں سر سے وہ ہے رستہ تیرا

☆۔۔۔قریب المرگ لوگ آپ ﷺ کی دعا سے شفاء یاب ہوتے ہیں۔

وَ کَمْ مِنْ مَرِیْضٍ قَدْ شَفَاہُ دُعَاءُہٗ
وَ اِنْ کَانَ قَدْ اَشْفٰی لِوَجْھَۃِ وَاجِبٍ

بہت سے مریض حضور ﷺ کی دعا سے صحت یاب ہو چکے اگرچہ شدت مرض کے باعث وہ قریب المرگ ہو کر پڑے تھے۔

Marfat.com

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، قصیدہ اطیب النعم،ضیاء القرآن پبلی کیشنز،لاہور، ۲۰۱۳ء،ص۱۰۰)

جس کے تلوں کا دھوون ہے آبِ حیات
ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت بادلوں سے بھی فوقیت رکھتی ہے۔

وَیَا خَیْرَ مَنْ یُرْجیٰ لِکَشْفِ رَزِیَّۃٍ
وَمَنْ جُوْدُہٗ قَدْ فَاقَ جُوْدَ السَّحَائِبِ

اے ان تمام لوگوں سے افضل جن سے مصائب دور کرنے کی امید کی جاسکتی ہے اور اے وہ نبی جس کی سخاوت بادلوں کی موسلا دھار بارش سے بھی فوقیت رکھتی ہے۔

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، قصیدہ اطیب النعم،ضیاء القرآن پبلی کیشنز،لاہور، ۲۰۱۳ء،ص۱۵۲)

یہ فیض دیئے وہ جود کیے کہ نام لیے زمانہ جیے
جہاں نے لیے تمہارے دیئے یہ اکرمیاں تمہارے لیے

☆۔۔۔اگر تمام محاسن اور کمالات جمع کردیئے جائیں تو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے غبار کی مثل ہیں۔

کَرِیْمٌ اِنْ تَجَمَّعَتْ الْمَعَالِیْ
تَرٰی فِیْ جَنْبِہٖ مِثْلَ الْھَبَاءِ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات وہ ذات کریم ہے کہ جب سارے اوصاف کمالات اور محامد حسنہ جمع کردیئے جائیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان کی حقیقت گرد غبار کی مانند ہے۔

Marfat.com

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، قصیدہ اطیب النعم، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء، ص ۲۰۰)

گزرے جس راہ سے وہ سید والا ہو کر
رہ گئی ساری زمین عنبر سارا ہو کر
رخ انور کی تجلی جو قمر نے دیکھی
رہ گیا بوسہ دہ نقشِ کفِ پا ہو کر

☆---ہر ایک کو مقام و مرتبہ حضور ﷺ کی وجہ سے ملا۔

وَبِهٖ صَارَتْ مَعَالِيْهِمْ مَعَالِی
بِلَا رَيْبٍ هُنَاكَ وَلَا خَفَاءٍ

ارباب اخلاق عالیہ کے اخلاق حضور ﷺ کے طفیل ہی بلند ہوئے ہیں یہ ایسا مسئلہ ہے جس میں کوئی شک نہیں نہ کوئی خفا ہے۔

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، قصیدہ اطیب النعم، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء، ص ۲۰۴)

ذرے مہر قدس تک تیرے توسط سے گیے
حد اوسط نے کیا صغریٰ کو کبریٰ نور کا

اوصاف النبی ﷺ از امام المتکلمین مولانا نقی علی خاں، متوفی ۱۲۹۷ھ

والد ماجد سیّدی و مرشدی امام احمد رضا خاں بریلوی علیہما الرحمۃ اللہ تعالیٰ

(نوٹ حضرت امام نقی علی خاں نے جو اُردو استعمال کی ہے وہ مشکل ہے اس لیے ہم قارئین کی آسانی کے لیے اس کو آسان اُردو میں بدل کر لکھتے ہیں انشاء اللہ معنی و مفہوم وہی رہے گا۔ ابو الاحمد غفرلہ)

Marfat.com

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر کفر کی آگ بجھ گئی۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو مجوس کی ایک ہزار سال سے جلنے والی آگ جس کی وہ عبادت کرتے تھے بجھ گئی تاکہ ظاہر ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب اللہ تعالیٰ کفر کو ختم فرمادے گا۔

(مولانا نقی علی خاں ،امام الکلام،انوارِ جمالِ مصطفی ﷺ،زاویہ پبلشرز،لاہور ۲۰۱۰ء،ص۲۲۶)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر سب بادشاہوں کے تخت اُلٹ گئے۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو سب بادشاہوں کے تخت اُلٹ گئے اور یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال ہیبت اور عظمت پر دلالت کرتی ہے۔

(مولانا نقی علی خاں ،امام الکلام،انوارِ جمالِ مصطفی ﷺ،زاویہ پبلشرز،لاہور ۲۰۱۰ء،ص۲۲۶)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر شاہِ ایران کے محل کے چودہ برج گر پڑے۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو ایران کے بادشاہ کے محل کے چودہ برج گر پڑے اس میں اشارہ تھا کہ اس کی اولاد سے چودہ بادشاہ حکومت کریں گے آخر کار اس کی سلطنت پر امت محمدی کا قبضہ ہو جائے گا۔

(مولانا نقی علی خاں ،امام الکلام،انوارِ جمالِ مصطفی ﷺ،زاویہ پبلشرز،لاہور ۲۰۱۰ء،ص۲۲۶)

☆۔۔۔آپ کی ولادت پر شیطان باندھ دیئے گئے۔

جس رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ محترمہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حاملہ ہوئیں

Marfat.com

اس رات فرشتوں نے شیطانوں کو باندھ دیا اور ابلیس کے تخت کو دریا میں ڈال دیا۔

(مولانا نقی علی خاں ،امام الکلام،انوارِ جمالِ مصطفی ﷺ،زاویہ پبلشرز،لاہور ۲۰۱۰ء،ص۲۲۷)

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر ستارے زمین کی طرف جھک گئے۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو ستارے زمین کی طرف اس قدر جھکے تھے کہ دیکھنے والوں نے گمان کیا کہ ہمارے اوپر گر جائیں گے اس میں اس بات کی طرف اشارہ تھا کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت صرف زمین پر ہی نہیں بلکہ آسمان بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیرِ سلطنت ہے۔

(مولانا نقی علی خاں ،امام الکلام،انوارِ جمالِ مصطفی ﷺ،زاویہ پبلشرز،لاہور ۲۰۱۰ء،ص۲۲۷)

عرش تا فرش ہے جس کی زیرِ نگیں
اسکی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر کعبہ نے سجدہ کر کے اللہ تعالیٰ کا شکر اداء کیا۔

جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ خانہ کعبہ میں تھے آپ نے دیکھا کہ بیت اللہ نے مقام ابراہیم میں سجدہ کیا اور فصیح زبان سے کہا الحمدللہ اب مجھے اللہ تعالیٰ بتوں کی نجاست سے پاک فرمائے گا۔

(مولانا نقی علی خاں ،امام الکلام،انوارِ جمالِ مصطفی ﷺ،زاویہ پبلشرز،لاہور ۲۰۱۰ء،ص۲۲۷)

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجرے کو جھکا
تیری ہیبت تھی کہ ہر بت تھرتھرا کے گر پڑا

Marfat.com

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ستر بچپن میں بھی ظاہر نہ ہوا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ستر بچپن میں بھی ظاہر نہ ہوتا اگر کسی وقت کھل جاتا تو فرشتے اس کو چھپا دیتے۔

(مولانا نقی علی خاں ،امام الکلام،انوارِ جمالِ مصطفی ﷺ،زاویہ پبلشرز،لاہور ۲۰۱۰ء،ص۲۲۹)

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں سے خوشبو آتی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں سے خوشبو کی لپیٹیں آتیں اور ہمیشہ چمکتے رہتے جس بیمار کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک دھو کر پلا دیئے جاتے وہ فوراً اچھا ہو جاتا۔

(مولانا نقی علی خاں ،امام الکلام،انوارِ جمالِ مصطفی ﷺ،زاویہ پبلشرز،لاہور ۲۰۱۰ء،ص۲۲۹)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لعابِ دہن سے سانپ کا زہر اُتر گیا۔

غارِ ثور میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سانپ نے کاٹا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب لگایا تو فوراً آرام آگیا اور حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب خواب کے اندر عطاء فرمایا اس دن سے امام شافعی کا حفظہ ایسا ہو گیا کہ کبھی بھی کوئی بات نہ بھولتی۔

(مولانا نقی علی خاں ،امام الکلام،انوارِ جمالِ مصطفی ﷺ،زاویہ پبلشرز،لاہور ۲۰۱۰ء،ص۲۲۹)

اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از خطیب پاکستان علامہ شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمۃ

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کی بے حرمتی کرنے والے پر جنت حرام ہے۔

Marfat.com

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَھُوَ اٰخِذٌ شَعْرَۃً مَنْ اٰذٰی شَعْرَۃً مِنْ شَعْرِیْ فَالْجَنَّۃُ عَلَیْہِ حَرَامٌ

میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ایک موئے مبارک ہاتھ میں لیے ہوئے فرما رہے تھے جس نے میرے ایک بال کو بھی اذیت پہنچائی تو اس پر جنت حرام ہے۔

(جامع الاحادیث :۳۳۴۹۵، کنزالعمال: ۳۵۳۵۱ بحوالہ ذکر جمیل ،علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص ۸۰)

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مکمل حسن عطاء کیا گیا۔

حضرت ابونعیم فرماتے ہیں

وَ نَبِیُّنَا صلی اللہ علیہ وسلم اُوْتِیَ مِنَ الْجَمَالِ مَا لَمْ یُؤْتَہٗ اَحَدٌ وَ لَمْ یُؤْتَ یُوْسُفُ اِلَّا شَطْرَ الْحُسْنِ وَاُوْتِیَ نَبِیُّنَا صلی اللہ علیہ وسلم جَمِیْعَہٗ

مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ حسن و جمال عطاء ہوا جو کسی اور مخلوق کو عطاء نہیں ہوا یوسف علیہ السلام کو حسن کا ایک جزو ملا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کل حسن عطاء کیا گیا

(خصائص کبریٰ ،ج ۱، ص ۱۸۲ بحوالہ ذکر جمیل ،علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص ۸۷)

☆۔۔۔لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا نبی ہونا تسلیم کر لیتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

فَلَمَّا رَاَیْتُ وَجْھَہٗ عَرَفْتُ اَنَّ وَجْھَہٗ لَیْسَ بِوَجْہِ الْکَذَّابِ

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب میں نے آپ

Marfat.com

ﷺ کا چہرہ مبارک دیکھا تو میں نے جان لیا کہ یہ چہرہ جھوٹے کا چہرہ نہیں ہے۔

(المستدرک: ۴۲۷۳، خصائص کبریٰ، ج ۱، ص ۱۹۱ بحوالہ ذکر جمیل، علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص ۸۸)

☆۔۔۔جب حضور ﷺ خوش ہوتے تو آپ ﷺ کا چہرہ مثل آئینے کے ہو جاتا۔

نہایہ ابن اثیر میں ہے

اِنَّہٗ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ کَانَ اِذَا سَرَّ فَکَانَ وَجْہُہٗ الْمِرَاۃَ الَّتِیْ تُرٰی فِیْھَا صُوَرُ الْاَشْیَاءِ

جب حضور ﷺ مسرور و خوش ہوتے تو آپ ﷺ کا چہرہ مثل آئینے کے ہو جاتا کہ اس میں اشیاء کا عکس نظر آتا۔

(زرقانی علی المواہب، ج ۴، ص ۸۰ بحوالہ ذکر جمیل، علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص ۸۹)

☆۔۔۔حضور ﷺ مسکراتے تو دیواریں روشن ہو جاتیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اِذَا ضَحِكَ یَتَلَأْلَوءُ فِی الْجُدُرِ

جب نبی اکرم خندہ فرماتے (تو دانتوں سے نور کی شعاعیں نکلتیں) جن سے دیواریں روشن ہو جاتیں

(خصائص الکبریٰ، ج ۱، ص ۸۴، جمع الوسائل، ج ۲، ص ۱۵ بحوالہ ذکر جمیل، علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص ۱۲۸)

☆۔۔۔آپ ﷺ کے لعاب دہن کی وجہ سے آنکھیں روشن ہو گئیں۔

Marfat.com

فَكَانَ لَا يُبْصِرُ بِهِمَا شَيْئًا فَنَفَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي عَيْنَيْهِ فَأَبْصَرَ فَرَأَيْتُهُ يُدْخِلُ الْخَيْطَ فِي الْإِبْرَةِ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيْنَ

(حضرت فدیک رضی اللہ عنہ کی آنکھیں سانپ کے انڈوں پر پاؤں آنے کی وجہ سے سفید ہو گئیں) اوران کو دونوں آنکھوں سے کچھ نظر نہ آتا تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں تھوک دیا تو وہ بینا ہو گئے اور سب کچھ نظر آنے لگا۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے ان کو دیکھا کہ وہ اسی برس کی عمر میں سوئی میں خود دھاگا ڈالا کرتے تھے۔

(بیہقی ج۶،ص۱۷۳،طبرانی:۳۵۴۶،شفاء شریف،ج۱،ص۲۱۲،خصائص کبریٰ،ج۲،ص۲۹،زرقانی علی المواہب،ج۵،ص۱۸۸، بحوالہ ذکر جمیل ،علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ،ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۴ء ص۱۲۵)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلا ہوا ہاتھ ٹھیک کر دیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

وَانْكَفَأَتِ الْقِدْرُ عَلٰى ذِرَاعِ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ وَهُوَ طِفْلٌ فَمَسَحَ عَلَيْهِ وَدَعَا لَهُ وَتَفَلَ فِيْهِ فَبَرَأَ لِحِيْنِهِ

محمد بن حاطب جو ابھی بچے تھے ان کے ہاتھ پر ہنڈیا گر پڑی جس سے ان کا ہاتھ جل گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جلی ہوئی جگہ پر ہاتھ پھیرا اور دعا فرمائی اور اس پر تھوک دیا تو وہ ہاتھ اسی وقت اچھا ہو گیا۔

(شفاء شریف ج۱،ص۲۱۲،بخاری فی التاریخ،۸،بیہقی ج۲،ص۱۷۵،خصائص کبریٰ ج۲،ص۲۹،زرقانی،ج۵،ص۱۹۲ بحوالہ ذکر جمیل ،علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ،ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۴ء ص۱۲۷)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھوٹی ہوئی آنکھ ٹھیک کر دی۔

حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

Marfat.com

رُمِيْتُ بِسَهْمٍ يَوْمَ بَدْرٍ فَفُقِئَتْ عَيْنِي فَبَصَقَ فِيهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَدَعَا لِي فَمَا آذَانِي مِنْهَا شَيْءٌ

کہ بدر کے دن میری آنکھ میں تیر لگا تو وہ پھوٹ گئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں اپنا تھوک مبارک ڈال دیا اور دعاء فرمائی پس مجھے اس تیر لگنے کی ذرا بھی تکلیف نہ ہوئی اور آنکھ بھی بالکل ٹھیک ہوگئی۔

(خصائص کبری،ج ۲،ص ۲۰۵،سبل الھدی والرشاد،ج ۲،ص ۵۳،بحوالہ ذکر جمیل ،علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ،ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص ۱۶۷)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کی ہڈیاں ٹھیک کر دیں۔

حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نے میرے سر پر ایسی ضرب لگائی کہ سر کی ہڈیاں تک کھل گئیں۔

فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَكَشَفَ عَنْهَا وَنَفَثَ فِيهَا فَمَا آذَانِي مِنْهَا شَيْءٌ

میں اس حال میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پٹی کھول کر اس زخم میں تھوک دیا پس اس کے بعد مجھے بالکل تکلیف نہ ہوئی اور زخم اچھا ہو گیا۔

(طبرانی: ۳۲۲،خصائص کبری،ج ۲،ص ۷۰،بحوالہ ذکر جمیل ،علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ،ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص ۱۶۸)

☆۔۔۔پنڈلی ٹھیک ہوگئی۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں خیبر کے دن میری پنڈلی پر ضرب شدید لگی۔

فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَنَفَثَ فِيْهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ

میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار اس پر دم کیا پھر

Marfat.com

پنڈلی میں کبھی درد نہ ہوا۔

(بخاری شریف:۲۰۲،۴بحوالہ ذکر جمیل ،علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ،ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص۱۲۸)

☆۔۔۔آپ ﷺ نے سینے کا زخم فوراً ٹھیک کردیا۔

حضرت کلثوم بن حصین کے سینے میں ایک تیر لگا وہ حضور ﷺ کے دربار میں حاضر ہوئے۔

فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْهِ فَبَرَءَ

تو حضور ﷺ نے ان کے زخم پر تھوک دیا وہ فی الفور اچھے ہوگئے۔

(شفاء،ج ا،ص ۲۱۳،سبل الہدی،ج ۱۰،ص ۲۴بحوالہ ذکر جمیل ،علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ،ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص۱۲۹)

☆۔۔۔آپ ﷺ نے کٹا ہوا ہاتھ ٹھیک کردیا۔

جنگ بدر میں ابوجہل نے حضرت معوذ بن عفراؑ کا ہاتھ کاٹ ڈالا۔

فَجَاءَ يَحْمِلُ يَدَهٗ فَبَصَقَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَلْصَقَهَا فَلَصِقَتْ

تو وہ اپنا ہاتھ اٹھائے ہوئے حاضر ہوئے حضور ﷺ نے اس پر تھوک دیا اور ملا دیا وہ اسی وقت جڑ گیا اور ایسا معلوم ہوتا کہ کبھی کٹا ہی نہ تھا۔

شفاء،ج ا،ص ۲۱۳،سبل الہدی،ج ۱۰،ص ۲۳بحوالہ ذکر جمیل ،علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ،ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص۱۲۹)

☆۔۔۔حضور ﷺ نے کندھے کی کاری ضرب ٹھیک کردی۔

جنگ بدر میں حضرت خبیب بن یساف رضی اللہ عنہ کے کندھے پر ایک ایسی ضرب لگی جس سے کاندھے کی ایک طرف لٹک پڑی۔

فَرَدَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَفَثَ عَلَيْهِ حَتّٰى صَحَّ

Marfat.com

تو رسول اللہ ﷺ نے اس لٹکی ہوئی طرف کو اس کی جگہ پر رکھ کر او پر تھوک دیا تو وہ کندھا ٹھیک ہو گیا۔

(شفاء شریف، ج ۱، ص ۲۱۳ بحوالہ ذکر جمیل ،علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ،ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۱ء ص ۱۷۰)

☆۔۔۔آپ ﷺ کی دعاء سے سفید بال سیاہ ہو گئے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نے حضور ﷺ کی ریش مبارک کی اصلاح کی یعنی کم اور زائد بالوں کو درست کیا تو آپ ﷺ نے اس کے لیے دعاء فرمائی کہ

اَللّٰھُمَّ جَمِّلْهُ فَاسْوَدَّتْ لِحْيَتُهٗ بَعْدَ مَا كَانَتْ بَيْضَاءَ

اے اللہ اس کو زینت دے راوی کہتے ہیں کہ اس یہودی کی داڑھی کے بال سفید ہو چکے تھے مگر اس دعاء کی برکت سے پھر سیاہ ہو گئے۔

(بیہقی، ج ۲، ص ۲۱۰، خصائص کبری، ج ۲، ص ۲۳، سبل الہدی، ج ۱۰، ص ۲۰۷، بحوالہ ذکر جمیل ،علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ،ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۱ء ص ۱۹۱)

☆۔۔۔حضور ﷺ کے کندھے چاندی کی طرح چمکتے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے کندھے جب بھی ننگے ہو جاتے۔

فَكَاَنَّمَا سَبِيْكَةُ فِضَّةٍ

تو یوں معلوم ہوتا جیسے چاندی کے ڈھلے ہوئے ہیں۔

(بیہقی، ج ۲، ص ۲۷۵، ترمذی شمائل، ج ۱، ص ۲۵، خصائص کبری، سبل

Marfat.com

الہدی، ج۲، ص۴۳ بحوالہ ذکر جمیل، علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص۲۰۷)

☆۔۔۔حضور ﷺ کے کندھوں کی بلندی کا عالم۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہے کہ فتح مکہ کے دن حضور ﷺ نے مجھے بت توڑنے کے لیے کندھوں پر چڑھایا تو ان کے کندھوں کی بلندی کا یہ عالم تھا کہ

اِنِّیْ لَوْ شِئْتُ نِلْتُ اُفُقَ السَّمَاءِ

اگر میں چاہتا تو آسمان کے کناروں کو پالیتا۔

(المستدرک:۳۳۸۷، خصائص کبریٰ ۲۶۴، بحوالہ ذکر جمیل، علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص۲۰۷)

☆۔۔۔حضور ﷺ کی بغلوں کا پسینا کستوری سے اعلیٰ ہے۔

ایک صحابی الرسول ﷺ فرماتے ہیں کہ

فَضَمَّنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَسَالَ عَلَیَّ مِنْ عِرْقِ اِبْطِہٖ مِثْلَ رِیْحِ الْمِسْکِ

حضور ﷺ نے مجھے اپنے ساتھ لگا لیا وہ ایسا وقت تھا کہ آپ ﷺ کی بغلوں کا پسینا مجھ پر ٹپک رہا تھا۔

(دارمی:۲۲، خصائص کبریٰ ج۱، ص۶۰، زرقانی علی المواہب، ج۴، ص۱۸۷ بحوالہ ذکر جمیل، علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص۲۰۷)

☆۔۔۔حضور ﷺ کے ہاتھ کی برکت سے چہرہ آئینے کی مثل ہوگیا۔

حضرت ابو العلاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

مَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَجْہَ قَتَادَۃَ بْنِ مِلْحَانَ فَکَانَ لِوَجْہِہٖ بَرِیْقٌ حَتّٰی کَانَ یُنْظَرُ فِیْ وَجْہِہٖ کَمَا یُنْظَرُ فِی الْمِرْآۃِ

Marfat.com

کہ حضور ﷺ نے حضرت قتادہ بن ملحان کے چہرے پر اپنا دست مبارک پھیرا تو ان کے چہرے میں اتنی چمک پیدا ہوگئی کہ ان کے چہرے میں اشیاء کا عکس اسی طرح دیکھا جاتا جیسے آئینے میں دیکھا جاتا ہے۔

(شفاء، ج ا، ص ۲۲۰، سبل الھدی، ج ۱۰، ص ۳۵، مسند احمد: ۲۰۳۱۷، بحوالہ ذکر جمیل، علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص ۲۲۸)

☆۔۔۔حضور ﷺ کے ہاتھ کی برکت سے علم حاصل ہوگیا۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

قَالَ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بِیَدِہٖ فِی صَدْرِی وَقَالَ اَللّٰھُمَّ اِھْدِ قَلْبَہٗ وَ ثَبِّتْ لِسَانَہٗ قَالَ فَوَالَّذِی فَلَقَ الْحَبَّۃَ مَا شَکَکْتُ فِی قَضَاءٍ بَیْنَ الْاِثْنَیْنِ

حضور ﷺ نے اپنا دست کرم میرے سینے پر مارا اور دعاء فرمائی کہ اے اللہ اس کے دل کو ہدایت پر قائم رکھ اور اسکی زبان کو حق پر ثابت رکھ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم اس قوت سے تا دم حیات فریقین کے مقدمات کے فیصلے کرنے میں مجھے ذرا برابر بھی غلطی کا شبہ نہیں ہوا۔

(ابن ماجہ: ۲۳۱۰، حاکم: ۴۶۵۸، خصائص کبری، ج ۲، ص ۴۳، بحوالہ ذکر جمیل، علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص ۲۲۸)

☆۔۔۔حضور ﷺ کے ہاتھ کی برکت سے مرتے دم تک چہرہ تازہ رہا۔

حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئے۔

Marfat.com

فَمَسَحَ النَّبِیُّ ﷺ وَجْهَهٗ فَمَا زَالَ وَجْهُهٗ جَدِیْدًا حَتّٰی مَاتَ

تو حضور ﷺ نے ان کے چہرے پر اپنا دست مبارک پھیرا اس کا اثر یہ ہوا کہ مرتے دم تک انکا چہرہ تر و تازہ رہا۔

(خصائص کبریٰ، ج۲، ص۸۳، سبل الہدیٰ، ج۱۰، ص۳۵، بحوالہ ذکر جمیل، علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص۲۵۱)

☆۔۔۔حضور ﷺ کی دعاء سے پانی دودھ بن گیا۔

حضور ﷺ نے پانی کا ایک مشکیزہ بھرا اور اس کا منہ باندھ کر دعا فرمائی اور صحابہ کرام کو عطاء فرمادیا۔

فَلَمَّا حَضَرَتْهُمُ الصَّلٰوةُ نَزَلُوْا فَحَلُّوْهُ فَإِذَا بِهٖ لَبَنٌ طَيِّبٌ وَزُبْدَةٌ فِیْ فِیْهِ

جب ان کی نماز کا وقت آیا تو انہوں نے اس کو کھولا تو وہ نہایت عمدہ اور تازہ دودھ تھا اور اس کے منہ پر مکھن تھا۔

(شفاء شریف، ج۱، ص۲۲۰، طبقات ابن سعد، ج۱، ص۱۳۲، بحوالہ ذکر جمیل، علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص۲۶۰)

☆۔۔۔آپ ﷺ کے ہاتھ کی برکت سے بال اُگ آئے۔

مَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰی رَأْسِ صَبِیٍّ بِهٖ عَاهَةٌ فَبَرَأَ وَاسْتَوٰی شَعْرُهٗ

حضور ﷺ نے ایک گنجے بچے کے سر پر ہاتھ مبارک پھیرا تو اس کا گنجا پن جاتا رہا اور سارے بال برابر ہو گئے۔

(شفاء شریف، ج۱، ص۲۲۰، بحوالہ ذکر جمیل، علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص۲۶۱)

Marfat.com

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کی برکت سے تھن دودھ سے بھر گئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی بکری جس کے تھن بالکل خشک تھے اس کو پکڑا اور

فَمَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ علیہ السلام ضَرْعَھَا وَدَعَی اللّٰہَ وَاَتَاہُ اَبُوْ بَکْرٍ بِصَحْفَۃٍ فَحَلَبَ فِیْھَا وَقَالَ لِاَبِیْ بَکْرٍ اِشْرَبْ ثُمَّ قَالَ لِضَرْعِ اقْلِصْ فَعَادَ کَمَا کَانَ وَکَانَ ھٰذَا ھُوَ سَبَبُ اِسْلَامِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے تھنوں پر اپنا دست کرم پھیرا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور حضرت ابوبکر نے ایک بڑا ٹب نما برتن لا کر حاضر کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں دودھ دوہا۔وہ بھر گیا اور حضرت ابوبکر سے فرمایا کہ پی لو اور پھر تھنوں کو حکم دیا کہ جیسے تھے ویسے ہی ہو جاؤ وہ جیسے تھے ویسے ہی ہو گئے حضرت عبداللہ بن مسعود کے اسلام لانے کا یہی سبب بنا۔

(بیہقی ص ۲،ص ۱۷۱ شفاء شریف،اسد الغابہ:۱۷۷،۳ بحوالہ ذکر جمیل ،علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ۲۸۴)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کی برکت سے داد (دہدر) ٹھیک ہو گیا۔

حضرت ابیض بن جمال رضی اللہ عنہ کے چہرے پر داد تھا جو ان کی ناک کو چیر گیا تھا اور اس کی وجہ سے ان کے چہرے کا رنگ بدل گیا تھا۔

فَدَعَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ علیہ السلام فَمَسَحَ وَجْھَہٗ فَلَمْ یُمْسِ مِنْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ وَمِنْھَا اَثَرٌ

تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلا کر ان کے چہرے پر دست مبارک پھیرا شام نہ ہونے پائی تھی کہ داد کا کوئی نشان نہ رہا۔

(خصائص کبری،ج ۲،ص ۷۵ بحوالہ ذکر جمیل ،علامہ شفیع اوکاڑوی

Marfat.com

صاحب علیہ الرحمۃ،ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص ۲۹۰)

☆ ـــ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ناخن تبرکاً تقسیم فرمائے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

قَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَظْفَارَهُ وَقَسَّمَ بَيْنَ النَّاس

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ناخن ترشوائے اور صحابہ میں تقسیم فرمادیئے

(مسند امام احمد: ۱۲۳۷۳، ۱۲۴۷۵، بحوالہ ذکر جمیل ،علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ،ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص ۲۹۳)

☆ ـــ کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ستر کو نہ دیکھا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مِنْ كَرَامَتِي عَلٰى رَبِّي اِنِّي وُلِدْتُ مَخْتُوْنًا وَلَمْ يَرٰى اَحَدٌ سَوْاَتِي

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی طرف سے یہ بھی میرے اکرام واعزاز میں داخل ہے کہ میں ختنہ کیا ہوا پیدا ہوا اور کسی نے میرے ستر کو نہیں دیکھا۔

(ابن عساکر، ج۳، ص ۴۱۲، طبرانی: ۶۱۴۸، ابو نعیم: ۹۱، زرقانی، ص ۱۲۴، کنزالعمال: ۳۱۹۲۴، بحوالہ ذکر جمیل ،علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ،ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص ۲۹۳)

☆ ـــ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیاں مبارک نرم ونازک تھیں۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

كَانَ فِي سَاقَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حُمُوْشَةٌ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیاں مبارک لطیف ونازک تھیں۔

(ترمذی: ۳۶۴۵، مشکوۃ: ۵۷۹۶، بحوالہ ذکر جمیل ،علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب

Marfat.com

علیہ الرحمۃ،ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ۲۶۷)

☆---آپ ﷺ نے کبھی بھی اپنے پاؤں لوگوں کی طرف نہیں کیے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

وَلَمْ يُرَ مُقَدِّمًا رُكْبَتَيْهِ بَيْنَ يَدَيْ جَلِيسٍ لَهُ

اور آپ ﷺ کو کبھی اس طرح نہیں دیکھا گیا کہ آپ ﷺ اپنے پاؤں لوگوں کے سامنے کر کے یا لوگوں کی طرف پھیلا کر بیٹھے ہوں۔

(ترمذی:۲۴۹۰،مشکوٰۃ:۵۸۲۴،بحوالہ ذکر جمیل ،علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ،ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص۳۶۷)

☆---آپ ﷺ کے پاؤں مارنے کی وجہ سے پانی نکل آیا۔

حضرت ابوطالب کو پیاس لگی تو۔

قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ عَطِشْتُ وَلَيْسَ عِنْدِي مَاءٌ فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَضَرَبَ بِقَدَمِهِ الْأَرْضَ فَخَرَجَ الْمَاءُ فَقَالَ اشْرَبْ

انہوں نے حضور ﷺ سے کہا اے بھتیجے میں پیاسا ہوں اور میرے پاس پانی نہیں ہے۔یہ سن کر حضور ﷺ اپنی سواری سے اترے اور اپنا پاؤں مبارک زمین پر مارا تو زمین سے پانی نکلنے لگا فرمایا اے چچا پانی پی لو۔

(ابن سعد:ج ۱،ص ۱۲۱،ابن عساکر:۸۶۱۳،شفاء شریف، زرقانی، ج ۵،ص ۱۷۰، اصابہ: ۱۰۱۷۵،بحوالہ ذکر جمیل ،علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ،ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص۳۷۰)

☆---پہاڑ بھی آپ ﷺ کی آمد پر جھومتے ہیں اور حکم کی تکمیل کرتے ہیں۔

حضور ﷺ کے قدم مبارک وہ قدم ہیں کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ مع حضرت ابوبکر

Marfat.com

وحضرت عمرو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنھم احد پہاڑ پر کھڑے تھے کہ وہ پہاڑ حرکت کرنے لگا (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جلال سے کانپنے لگا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خوشی میں جھومنے لگا)

فَضَرَبَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِرِجْلِهِ فَقَالَ اثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَ صِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ

تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر اپنا پاؤں مارا اور فرمایا احد ٹھہر جا تجھ پر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔تو وہ ٹھہر گیا۔

ایک ٹھوکر سے احد کا زلزلہ جاتا رہا
رکھتی ہیں کتنا وقار اللہ اکبر ایڑیاں

(بخاری شریف:۳۶۷۵،بحوالہ ذکر جمیل ،علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص ۳۷۱)

☆۔۔۔جس جانور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری فرمائی وہ ہمیشہ توانا و تندرست رہا۔

امام ابن سبع فرماتے ہیں کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے ہے

اَنَّ كُلَّ دَابَّةٍ رَكِبَهَا بَقِيَتْ عَلَى الْقَدَرِ الَّذِي عَلَيْهِ وَلَمْ تَهْرَمْ بِبَرَكَتِهِ صلی اللہ علیہ وسلم

وہ تمام جانور جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کی برکت سے وہ ہمیشہ توانا و تندرست رہے اور کبھی کمزور اور ضعیف نہ ہوئے۔

(خصائص کبری،ج۲،ص۶۳،بحوالہ ذکر جمیل ،علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ،ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص۳۷۲)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کی تصدیق منبر نے کی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

Marfat.com

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَرَأَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ حَتّٰی بَلَغَ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ فَقَالَ الْمِنْبَرُ ھٰکَذَا فَجَاءَ وَذَھَبَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر جلوہ افروز ہو کر یہ آیت پڑھی،، **وما قدروا اللہ حق قدرہ** جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم **عما یشرکون** پر پہنچے تو منبر سے آواز آئی ایسا ہی ہے یعنی یہ صحیح ہے اور تین بار آگے پیچھے ہوا۔

(بزار:۵۳۹۷،ابن عدی،حاکم،خصائص کبریٰ،ج ۲،ص۷۷،بحوالہ ذکر جمیل ، علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ،ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص ۳۷۴)

☆۔۔۔جس چیز کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ لگایا اس کو صحابہ کرام باوضو ہاتھ لگاتے۔

جناب احمد بن فضلویہ زاہدان کے پاس ایک کمان تھی جس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ میں پکڑا تھا فرماتے ہیں

مَا مَسَسْتُ الْقَوْسَ بِیَدِیْ اِلَّا عَلٰی طَھَارَۃٍ مُنْذُ بَلَغَنِیْ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم اَخَذَ الْقَوْسَ بِیَدِہٖ

جب سے مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کمان کو ہاتھ میں لیا ہے میں نے کبھی اس کو بے وضو نہیں چھوا۔

(شفاء شریف ،ج ۲،ص ۴۴،سبل الھدی،ج ۱۱،ص ۴۵۱،بحوالہ ذکر جمیل ،علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ،ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء ص ۴۲۲)

☆۔۔۔حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھنے کی جگہ کو ہاتھ لگاتے اور پھر اپنے منہ پر پھیر لیتے۔

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عمر کو دیکھا گیا۔

وَاضِعاً یَدَہٗ عَلٰی مَقْعَدِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ وَضَعَھَا عَلٰی وَجْھِہٖ

کہ منبر اقدس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھنے کی جگہ پر اپنے ہاتھ کو ملتے پھر اپنے منہ پر پھیر لیتے۔

(شفا شریف، ج ۲، ص ۴۴، سبل الھدی، ج ۱۱، ص ۴۵۱، بحوالہ ذکر جمیل، علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۲ء، ص ۴۲۴)

اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از علامہ ضیاء اللہ قادری اشرفی علیہ الرحمۃ

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور حضرت آدم علیہ السلام کی پشت میں تسبیح پڑھتا رہا۔

لَمَّا خَلَقَ آدَمَ اَوْدَعَ ذٰلِکَ النُّوْرَ فِیْ صُلْبِہٖ فَسَمِعَ فِیْ ظَھْرِہٖ نَشِیْشًا کَنَشِیْشِ الطَّیْرِ

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو اس نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی پشت میں ودیعت کیا۔

تو حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی پشت مبارک پرندوں کے چہچانے کی آواز سنی تو حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ یہ کیسی آواز ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

ھٰذَا تَسْبِیْحُ خَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ الَّذِیْ اُخْرِجُہٗ مِنْ ظَھْرِکَ وَاَوْدَعُہٗ فِی الْاَصْلَابِ الطَّاھِرَۃِ وَالْاَحْشَاءِ الزَّاھِرَۃِ

یہ اس خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی تسبیح کی آواز مبارک ہے جو تمہاری پشت سے ظاہر ہوگا

Marfat.com

اور میں اس کو پاک پشتوں اور پاک رحموں میں ودیعت رکھوں گا۔

(بیان المیلاد النبوی، ص۲۰، الانوار ومصباح السرور الافکار، ص۵، بحوالہ انوار المحمدیہ فی السیرۃ المصطفویہ، ص۱۸۸، قادری کتب خانہ سیالکوٹ، ۲۰۰۴ء، ۱۴۲۵ھ)

تیری پشت میں نورِ رسالت پناہ ہے
سرتاج انبیاء کا حبیب اللہ ہے

☆۔۔۔آپ ﷺ کا نام حضرت آدم علیہ السلام کے کندھوں کے درمیان لکھا تھا۔

بَیْنَ کَتِفَیْ اٰدَمَ مَکْتُوْبٌ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ

حضرت آدم علیہ السلام کے کندھوں کے درمیان محمد رسول اللہ خاتم النبیین لکھا ہوا تھا۔

خصائص کبریٰ، ج۱، ص۱۹، مطبوعہ مکہ مکرمہ بحوالہ انوار المحمدیہ فی السیرۃ المصطفویہ، ص۱۸۸، قادری کتب خانہ سیالکوٹ، ۲۰۰۴ء، ۱۴۲۵ھ)

☆۔۔۔کرامت نورِ محمدی ﷺ

فَلَمَّا حَمَلَتْ حَوَّا بِشِیْثَ اِنْتَقَلَ عَنْ اٰدَمَ اِلٰی حَوَّاءَ وَکَانَتْ تَلِدُ فِیْ کُلِّ بَطْنٍ وَلَدَیْنِ اِلَّا شِیْثًا فَاِنَّھَا وَلَدَتْهُ وَحْدَهٗ کَرَامَةً لِمُحَمَّدٍ ﷺ

جب حضرت حوا علیہما السلام اپنے فرزند شیث علیہ السلام سے حاملہ ہوئیں تو وہ نور محمد صلب آدم سے بطن حوا میں منتقل ہو گیا۔ حالانکہ اس سے پہلے ان سے دو بچے پیدا ہوتے تھے مگر شیث علیہ السلام ان سے اکیلے پیدا ہوئے یہ حضرت محمد ﷺ کی عزت اور کرامت کی وجہ سے تھا۔

(کتاب الوفاء، ج۱، ص۳۵، انوار محمدیہ، ص۱۰، مواہب اللدنیہ، المیلاد

Marfat.com

النبوی،ص۲۰بحوالہ انوار المحمدیہ فی السیرۃ المصطفویہ،ص۱۸۹،قادری کتب خانہ سیالکوٹ،۲۰۰۴ء ۱۴۲۵ھ)

☆۔۔۔آپ ﷺ کے نور کی وجہ سے حضرت ابراھیم علیہ السلام پر آگ ٹھنڈی ہوگئی۔

حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔

وَبِكَ الْخَلِيْلُ دَعَا فَعَادَتْ نَارُهٗ
بَرْدًا وَقَدْ خَمِدَتْ بِنُوْرِ سَنَاكَ

آپ ﷺ ہی کے وسیلہ سے حضرت خلیل علیہ السلام نے دعا مانگی تو آپ کے روشن نور سے آگ ان پر ٹھنڈی ہوگئی اور بجھ گئی۔

(قصیدۃ النعمان،ص۲۹،بحوالہ انوار المحمدیہ فی السیرۃ المصطفویہ، ص۱۹۸، قادری کتب خانہ سیالکوٹ،۲۰۰۴ء ۱۴۲۵ھ)

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا
ہے خلیل کو اللہ حاجت رسول اللہ کی

☆۔۔۔آپ ﷺ کی حکومت اپنی قوم میں قیامت تک باقی رہے گی۔

يَأْتِيْ رَسُوْلٌ بِالْحَقِّ وَالْعَدْلِ يَكُوْنُ الْمُلْكُ فِيْ قَوْمِهٖ إِلٰى يَوْمِ الْفَصْلِ

ایک رسول حقانیت اور انصاف کے ساتھ تشریف لائے گا اور اس کی حکومت اپنی قوم میں قیامت تک قائم رہے گی۔

(انوار المحمدیہ فی السیرۃ المصطفویہ،ص۲۶۳،قادری کتب خانہ سیالکوٹ،۲۰۰۴ء ۱۴۲۵ھ)

عرش تا فرش ہے جس کے زیرِ نگیں
اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از علامہ مفتی منظور احمد فیضی علیہ الرحمۃ

☆۔۔۔جس نے قرآن میں غور کیا وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ہی شان پائے گا۔

امام سبکی فرماتے ہیں

وَمَنْ تَأَمَّلَ الْقُرْآنَ كُلَّهٗ وَجَدَهٗ طَافِحًا بِتَعْظِيْمٍ عَظِيْمٍ لِقَدْرِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم

جس نے کل قرآن میں تامل کیا تو وہ سارے قرآن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ کی تعظیم عظیم سے مملو پائے گا۔

(جواہر البحار، ج۳، ص ۲۵۱، بحوالہ مقام رسول ﷺ، ص ۶۷، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء)

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت کو سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا۔

علامہ محمد مہدی بن احمد فاسی مطالع المسرات میں نقل کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

يَا اَبَا بَكْرٍ وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ لَمْ يَعْلَمْنِيْ حَقِيْقَةً غَيْرُ رَبِّيْ

اے ابوبکر قسم اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا مجھے حقیقۃً میرے رب کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

(مطالع المسرات، ص ۱۲۹، جواہر البحار، ج ۲، ص ۱۹۷، بحوالہ مقام رسول ﷺ، ص ۷۲، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء)

کوئی کیا جانے کہ کیا ہو — عقل عالم سے وراء ہو

سب جہت کے دائرے میں — شش جہت سے تم وراء ہو

☆۔۔۔امر، نہی، خبر، دینے میں اور بیان کرنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ

Marfat.com

کے نائب ہیں۔

علامہ ابن تیمیہ رقم طراز ہیں۔

وَكَذٰ اَقَامَهُ اللّٰهُ (صلی اللہ علیہ وسلم) مَقَامَ نَفْسِهٖ فِي اَمْرِهٖ وَ نَهْيِهٖ وَ اِخْبَارِهٖ وَبَيَانِهٖ

یعنی امر اور نہی اور خبر دینے اور بیان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے قائم مقام ہیں۔

(الصارم المسلول، ص ۴۲، بحوالہ مقام رسول ﷺ، ص ۳۷۷، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء)

اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از علامہ عبدالرزاق بھترالوی دامت برکاتہم العالیہ

☆۔۔۔ حقیقتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم موجوداتِ عالم میں جاری وساری ہے۔

مولوی عبدالحی لکھنوی لکھتے ہیں

اَلسِّرُّ فِي خِطَابِ التَّشَهُّدِ اَنَّ الْحَقِيْقَةَ الْمُحَمَّدِيَّةَ كَاَنَّهَا سَارِيَةٌ فِي كُلِّ وُجُوْدٍ وَحَاضِرَةٌ فِي بَاطِنِ كُلِّ عَبْدٍ

(تذکرۃ الانبیاء، علامہ عبدالرزاق بھترالوی، ص ۸۰۲، ضیاء العلوم پبلی کیشنز، راولپنڈی، ۲۰۰۹ء)

تشہد میں خطاب یعنی "السلام علیك ایھا النبی" میں راز یہ ہے کہ حقیقتِ محمدیہ ہر وجود میں جاری وساری ہے اور ہر بندے کے باطن میں موجود ہے۔

☆۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر جشن میلاد کرنا۔

حضرت امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسا عمل ہے

اَلَّتِي يُثَابُ عَلَيْهَا صَاحِبُهَا لِمَا فِيْهِ مِنْ تَعْظِيْمِ قَدْرِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَ اِظْهَارُ الْفَرْحِ وَالْاِسْتِبْشَارِ بِمَوْلِدِهِ الشَّرِيْفِ

(تذکرۃ الانبیاء، علامہ عبدالرزاق بھترالوی، ص ۸۱۱، ضیاء العلوم پبلی

Marfat.com

کیشنز، راولپنڈی، ۲۰۰۱ء)

جس کے کرنے پر انسان کو ثواب حاصل ہوتا ہے۔ کیونکہ اس میں نبی کریم ﷺ کی قدر و منزلت کی تعظیم پائی جاتی ہے اور خوشی کا اظہار ہے اور آپ کی آمد با سعادت پر بشارت کا حصول ہے۔

ذکرِ آیاتِ ولادت کیجیے

☆۔۔۔آپ ﷺ اور تمام انبیاء کرام ضغطۂ قبر سے محفوظ ہیں۔

ملا علی قاری حنفی علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں

لَمْ يَخْلُصْ مِنْهُ كُلُّ سَعِيْدٍ اِلَّا الْاَنْبِيَاءِ

(مرقاۃ، ج ۱، ص ۲۰۸ بحوالہ، تذکرۃ الانبیاء، علامہ عبدالرزاق بھترالوی، ص ۸۴۴، ضیاء العلوم پبلی کیشنز، راولپنڈی، ۲۰۰۱ء)

قبر کے معمولی جھنجوڑے سے کوئی شخص بھی محفوظ نہیں سوائے انبیاء کے

☆۔۔۔آپ ﷺ نیند کی حالت میں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

امام ابن عربی علیہ الرحمۃ اللہ فرماتے ہیں

وَاِنْ نَامَ فَقَلْبُهٗ وَ نَفْسُهٗ عَلَى اللّٰهِ اَقْبَلَ

(تذکرۃ الانبیاء، علامہ عبدالرزاق بھترالوی، ص ۸۵۵، ضیاء العلوم پبلی کیشنز، راولپنڈی، ۲۰۰۱ء)

اور اگر آپ ﷺ سو بھی جائیں تو آپ ﷺ اپنے دل اور نفس سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

لا تنكر الوحى من روياه ان له
قلبا اذا نامت العينان لم ينم

Marfat.com

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز وہاں پہنچتی جہاں کسی اور کی نہیں پہنچتی۔

اَنَّ صَوْتَہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ کَانَ یَبْلُغُ مَالَا یَبْلُغُ صَوْتُ غَیْرِہٖ

(تذکرۃ الانبیاء، علامہ عبدالرزاق بھترالوی، ص ۸۵۹، ضیاء العلوم پبلی کیشنز، راولپنڈی، ۲۰۰۹ء)

بیشک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز وہاں پہنچتی جہاں کسی اور کی نہیں پہنچتی تھی۔

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کرام مختلف اوقات میں متعدد مقامات پر جاسکتے ہیں۔

قَالَ الْبیھقِیُّ وَحُلُوْلُھُمْ فِیْ اَوْقَاتٍ مُّخْتَلِفَۃٍ فِیْ اَمَاکِنٍ مُّتَعَدِّدَۃٍ جَائِزٌ عَقْلاً

(تذکرۃ الانبیاء، علامہ عبدالرزاق بھترالوی، ص ۸۶۲، ضیاء العلوم پبلی کیشنز، راولپنڈی، ۲۰۰۹ء)

امام بیہقی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ انبیاء کرام کا مختلف اوقات میں متعدد مکانات پر جانا عقلاً جائز ہے۔

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر صدقے کا حکم۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ تَمْرَۃً مِّنْ تَمْرَۃِ الصَّدَقَۃِ فَجَعَلَھَا فِیْ فِیْہِ قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم کَخْ کَخْ لِیَطْرِحَھَا ثُمَّ قَالَ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّا لَا نَاْکُلُ الصَّدَقَۃَ

(مرقاۃ، ج ۳، ص ۲۳۸ بحوالہ تذکرۃ الانبیاء، علامہ عبدالرزاق بھترالوی، ص ۸۶۳، ضیاء العلوم پبلی کیشنز، راولپنڈی، ۲۰۰۹ء)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے صدقے کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے کر اپنے منہ میں ڈال لی تو

Marfat.com

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور زجر کخ کخ کہا تا کہ یہ منہ سے نکال کر پھینک دے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔ (کخ کخ عربی زبان میں کسی کو ڈانٹنے اور جھڑکنے پر بولتے ہیں یعنی تم اس کام کو نہ کرو جیسے ہماری زبان میں ہوں ہوں کہا جاتا ہے)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی سائل کو ،،نہ،، (میں نہیں دوں گا) نہیں فرمایا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی ہیں

مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَنْ شَیْءٍ قَطُّ فَقَالَ لَا

(مرقاۃ ،ج ۲،ص ۲۲۹ بحوالہ تذکرۃ الانبیاء،علامہ عبدالرزاق بھترالوی،ص ۸۷۹،ضیاء العلوم پبلی کیشنز،راولپنڈی، ۲۰۰۱ء)

کوئی ایسی چیز نہیں جس کا سوال حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں فرمایا ہو کہ ،،نہیں،، یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی انکار نہیں فرمایا۔

واہ کیا جود و کرم ہے شہہِ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں اور اہل و عیال پر بہت رحم فرماتے اور غلاموں سے بھی انکی ضروریات معلوم کرتے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ اَرْحَمُ النَّاسِ بِالصِّبْيَانِ وَالْعِيَالِ
كَانَ مِمَّا يَقُوْلُ لِخَادِمٍ اَلَكَ حَاجَةٌ ؟

(مرقاۃ ،ج ۱۱،ص ۸۹ بحوالہ تذکرۃ الانبیاء،علامہ عبدالرزاق بھترالوی،ص ۸۷۲،ضیاء العلوم پبلی کیشنز،راولپنڈی، ۲۰۰۱ء)

Marfat.com

کہ حضور ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ بچوں اور اہل وعیال پر رحم کرنے والے تھے... آپ ﷺ کو کوئی خادم ملتا (یعنی جو دوسرے لوگوں کے خدام ہوتے) تو ان سے پوچھتے کیا تمہیں کوئی حاجت ہے۔؟ (یعنی کسی چیز کی ضرورت ہے تو بتاؤ)

☆۔۔۔آپ ﷺ کی انگلیوں سے نکلا ہوا پانی آبِ زم زم سے بھی افضل ہے۔

لَكِنَّ الْمَاءَ الَّذِي نَبَعَ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهِ ﷺ فَلَا شَكَّ اَنَّهُ اَفْضَلُ الْمِيَاهِ عَلَى الْاِطْلَاقِ لِكَوْنِهِ مِنْ يَدِهِ الشَّرِيْفَةِ وَمَاءُ زَمْزَمَ مِنْ اَثَرِ قَدَمِ اِسْمٰعِيْلَ الْمُنِيْفَةِ وَبَوْنٌ بَيِّنٌ بَيْنَهُمَا وَلِاَنَّ الْاِعْجَازَ الْكَائِنَ فِي يَدِهِ اَبْلَغُ

(تذکرۃ الانبیاء، علامہ عبدالرزاق بھترالوی، ص۱۱۸، ضیاء العلوم پبلی کیشنز، راولپنڈی، ۲۰۰۰ء)

لیکن وہ پانی جو حضور ﷺ کی انگلیوں سے جاری ہوا تھا وہ بلاشک تمام پانیوں سے مطلقاً افضل ہے۔ (یعنی آبِ کوثر سے بھی اور آبِ زم زم سے بھی چونکہ آبِ کوثر سے تو آبِ زم زم اعلیٰ ہے اور آبِ زم زم سے وہ پانی افضل ہے جو میرے حبیب ﷺ کی مبارک انگلیوں سے جاری ہوا) اس لیے کہ اس پانی کو تعلق ہے سید الانبیاء کے ہاتھ مبارک سے کہ آپ ﷺ کی انگلیوں سے جاری ہوا اور آبِ زم زم کو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے قدموں سے تعلق ہے کہ وہ ایڑی مبارک کی حرکت سے نکلا ہے تو ان دونوں میں بہت بڑا فرق ہے۔

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندیاں پنجاب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

☆۔۔۔انبیاء کرام کے اجسام کو اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے استقبال کے لیے آسمان پر پہنچایا۔

Marfat.com

حَضَرَتْ اَجْسَادُهُمْ لِمُلَاقَاتِهٖ ﷺ تِلْكَ اللَّيْلَةِ تَشْرِيفًا لَهُ

(تذکرۃ الانبیاء، علامہ عبدالرزاق بھترالوی، ص۴۲۲، ضیاء العلوم پبلی کیشنز، راولپنڈی، ۲۰۰۱ء)

انبیاء کرام علیہم السلام کے جسموں کو حضور ﷺ کی ملاقات کے لیے آسمانوں میں اس رات کو حاضر کیا گیا تا کہ حضور ﷺ کی عظمت واضح ہو جائے اور آپ ﷺ کی عزت افزائی ہو۔

جس کو شایاں ہے عرشِ خدا پر جلوس
ہے وہ سلطان والا ہمارا نبی ﷺ

☆۔۔۔آپ ﷺ نبی صالح ہیں۔

آپ ﷺ کا ایک لقب صالح ہے اور صالح کا معنیٰ:

اَلصَّالِحُ مَنْ يَّقُوْمُ بِمَا يَلْزِمُهٗ مِنْ حُقُوْقِ اللّٰهِ وَ حُقُوْقِ عِبَادِهٖ

صالح وہ ہے جو اس کے ذمہ حقوق العباد اور حقوق اللہ لازم ہوں ان کو مکمل طور پر ادا کرے۔

(تذکرۃ الانبیاء، علامہ عبدالرزاق بھترالوی، ص۴۲۵، ضیاء العلوم پبلی کیشنز، راولپنڈی، ۲۰۰۱ء)

☆۔۔۔آپ ﷺ نے مسجد اقصیٰ کا مشاہدہ مکہ میں بیٹھ کے کرلیا۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَمَّا كَذَّبَنِىْ قُرَيْشٌ قُمْتُ فِى الْحَجَرِ فَجَلَى اللّٰهُ لِىْ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ فَطَفِقْتُ اُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِ

(تذکرۃ الانبیاء، علامہ عبدالرزاق بھترالوی، ص۴۲۷، ضیاء العلوم پبلی کیشنز، راولپنڈی، ۲۰۰۱ء)

بیشک حضور ﷺ نے فرمایا جب قریش نے (معراج میں) میری تکذیب کی تو

Marfat.com

میں حطیم میں کھڑا ہو گیا تو اللہ تعالیٰ مجھ پر بیت المقدس کو ظاہر کر دیا تو میں نے اس کی نشانیاں بتانی شروع کر دیں اس حال میں کہ میں بیت المقدس کو دیکھ رہا تھا۔

☆۔۔۔صحابہ اپنے بچوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے گھٹی دلواتے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عبداللہ بن طلحہ انصاری کو ان پیدائش پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کملی اوڑھ رکھی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹوں کو تیل لگا رہے تھے۔

هل معك تمر؟ فقلت نعم فناولته تمرات فالقاهن فى فيه فلاكهن ثم فغر الصبى فمجه فى فيه فجعل الصبى يتلمظه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حب الانصار التمر و سماه عبد الله

(آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) کیا تیرے پاس کھجوریں ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں میں کھجوریں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پہلے اپنے منہ میں ڈالا اور ان کو چبایا پھر بچے کے منہ کو کھول کر اس میں ڈال دیں بچے نے کھجور کو چوسنا شروع کر دیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کو کھجوروں سے کتنی محبت ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کا نام عبداللہ رکھا۔

(تذکرۃ الانبیاء، علامہ عبدالرزاق بھترالوی، ص ۲۲۹، ضیاء العلوم پبلی کیشنز راولپنڈی، ۲۰۰۰ء)

اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از فقیہ عصر حضرت علامہ مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

☆۔۔۔جس دن مکہ مکرمہ فتح ہوا تو کبوتروں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ کر دیا۔

(محمد امین، مفتی، البرہان، مکتبہ سلطانیہ، فیصل آباد، ص ۱۳)

Marfat.com

☆۔۔۔حضور ﷺ کے تبرکات کی وجہ سے عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے۔

سیدنا امام غزالی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

فَاِنَّ الْمَلَائِکَةَ یُعَظِّمُوْنَ النَّبِیَّ ﷺ فَاِذَا رَاَوْا ذَخَائِرَہٗ فِیْ دَارٍ اَوْ فِیْ بَلَدٍ اَوْ فِیْ قَبْرٍ عَظَّمُوْا صَاحِبَہٗ وَ خَفَّفُوْا عَنْہُ الْعَذَابَ

فرشتے اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ کی غایت درجہ تعظیم کرتے ہیں تو جب وہ آپ ﷺ کے تبرکات کسی کے گھر میں یا کسی شہر یا کسی قبر میں دیکھتے ہیں تو حضور ﷺ کی عظمت کی خاطر عذاب میں تخفیف کر دیتے ہیں۔

(روح المعانی، ج۳، ص۲۵۹، بحوالہ البرھان، محمد امین، مفتی، مکتبہ سلطانیہ، فیصل آباد، ص۱۱۷)

☆۔۔۔حضور ﷺ کے تبرکات کی وجہ سے بخشش ہوتی ہے۔

قَالُوْا لَوْ وُضِعَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اَوْ عَصَاہُ اَوْ سَوْطُہٗ عَلٰی قَبْرِ عَاصٍ لَنَجَا ذٰلِکَ الْعَاصِیْ بِبَرَکَاتِ تِلْکَ الذَّخِیْرَۃِ مِنَ الْعَذَابِ

علماء فرماتے ہیں اگر حضور ﷺ کے بال مبارک یا آپ ﷺ کا عصا یا کوڑا مبارک کسی بڑے سے بڑے گنہگار کی قبر پر رکھ دیے جائیں (بشرطیکہ وہ صحیح العقیدہ مومن ہو) تو ضرور وہ گنہگار ان تبرکات کی وجہ سے بخشا جائے گا۔

(روح المعانی، ج۳، ص۲۵۹، بحوالہ البرھان، محمد امین، مفتی، مکتبہ سلطانیہ، فیصل آباد، ص۱۱۶)

کیوں گھبراؤں خوف لحد سے انکے کرم ہیں بے حد سے
کہے گا کیا کوئی بد سے جو ہو آقا و مولا آپ (ﷺ) سا

☆۔۔۔آپ ﷺ کے بے ادب کا ہاتھ منہ تک نہ جا سکا۔

Marfat.com

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں

اَنَّ رَجُلًا اَکَلَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ بِشِمَالِہٖ فَقَالَ کُلْ بِیَمِیْنِکَ قَالَ لَا اَسْتَطِیْعُ قَالَ لَا اسْتَطَعْتَ مَا مَنَعَہٗ اِلَّا الْکِبْرُ قَالَ فَمَا رَفَعَھَا اِلٰی فِیْہِ

ایک آدمی اپنے بائیں ہاتھ سے کھا رہا تھا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما تھے اسے دیکھ کر فرمایا دائیں ہاتھ سے کھا اس نے براہ تکبر کہہ دیا میں دائیں ہاتھ سے کھا نہیں سکتا یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو دائیں ہاتھ سے نہیں کھا سکے گا راوی فرماتے ہیں پھر مرتے دم تک اس بے ادب کا دایاں ہاتھ منہ تک جا ہی نہ سکا۔

(مسند احمد، ج ۴، ص ۴۶، مسلم، ج ۲، ص ۱۷۲، مشکوٰۃ، ص ۵۳۶، دارمی، ج ۲، ۲۴۰، بحوالہ البرہان، محمد امین، مفتی، مکتبہ سلطانیہ، فیصل آباد، ص ۱۱۶)

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

☆۔۔۔اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کو زندہ فرمایا اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔

عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ سَاَلَ رَبَّہٗ اَنْ یُّحْیِیَ اَبَوَیْہِ فَاَحْیَاھُمَا لَہٗ فَاٰمَنَا بِہٖ ثُمَّ اَمَاتَھُمَا

حضرت عروۃ بن زبیر رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب سے دعا کی یا اللہ میرے والدین کو زندہ کر تو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کو قبول فرمایا اور ان دونوں کو زندہ فرمایا اور وہ دونوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور پھر اپنی اپنی قبروں میں آرام فرما ہو گئے۔

(زرقانی علی المواہب، ج ۱، ص ۱۶۸، حجۃ اللہ علی العالمین، ص ۲۱۲، بحوالہ البرہان، محمد امین، مفتی، مکتبہ سلطانیہ، فیصل آباد، ص ۱۳۰)

Marfat.com

جلو میں اجابت خواصی میں رحمت
بڑھی کس تزک سے دعائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا
بڑھی ناز سے جب دعائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا
دلہن بن کے نکلی دعائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کڑوے کنویں کا نام تبدیل کیا تو اس کا پانی بھی میٹھا ہو گیا۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ قرد پر تشریف لے جاتے ہوئے ایک پانی پر سے گزرے جو کہ نہایت کڑوا تھا پوچھا اس پانی کا کیا نام ہے؟ عرض کیا گیا اس کا نام بیسان ہے یہ سن کر فرمایا نہیں بلکہ اس کا نام نعمان ہے بس نام بدلنے سے اسکی حقیقت بھی بدل گئی اور وہ بالکل میٹھا ہو گیا۔

(شفاء شریف، ج۱، ص۲۱۸، حجۃ اللہ علی العالمین، ص۲۱۲، بحوالہ البرھان، محمد امین، مفتی، مکتبہ سلطانیہ، فیصل آباد، ص۱۷۹)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابی کا نام سفینہ رکھا تو وہ سات اونٹوں کا بوجھ اُٹھا لیتے تھے۔

حضرت سفینہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام کیا ہے فرمایا میرا نام میرے آقا نے سفینہ رکھا ہے پوچھا کیوں؟ تو حضرت سفینہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک جگہ تشریف لے گئے اور صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین بھی ساتھ تھے ان کے وزن ان پر بوجھل تھے تو مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چادر بچھاؤ میں نے بچھادی تو سب نے اپنا سامان اس میں رکھ دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اس کو اُٹھا کیوں کہ تو

Marfat.com

سفینہ (کشتی) ہے بس اس دن سے میں ایک یا دو، تین، چار، پانچ، چھ، سات اونٹوں کا بوجھ اُٹھا لیتا ہوں۔

(حجۃ اللہ علی العالمین، ص۴۳۲، بحوالہ البرہان، محمد امین، مفتی، مکتبہ سلطانیہ، فیصل آباد، ص۱۸۳)

تنکا بھی ہمارے تو ہلائے نہیں ہلتا
تم چاہو تو ہو جائے ابھی کوہ محن پھول

☆۔۔۔ایک صحابی رسول ﷺ نے آپ ﷺ کا تھوک مبارک چوس لیا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

فقال رسول اللہ ﷺ انہ لمسقی

یہ پانی پلانے والا ہے تو وہ صحابی رسول ﷺ جہاں سے زمین کریدتے پانی نکل آتا۔

(حجۃ اللہ علی العالمین، ص۴۳۸، بحوالہ البرہان، محمد امین، مفتی، مکتبہ سلطانیہ، فیصل آباد، ص۱۸۶)

☆۔۔۔حضور ﷺ نے کنویں میں کلی فرمائی تو کنویں سے کستوری کی خوشبو آنے لگی۔

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ایک ڈول میں جس میں پانی تھا کلی مبارک ڈال دی اور وہ ڈول کنویں میں انڈیل دیا تو اس کنویں سے کستوری جیسی خوشبو مہکتی رہی۔

(خصائص کبری، ج۱، ص۶۱، حجۃ اللہ علی العالمین، ص۴۳۹، زرقانی علی المواہب، ج۴، ص۹۲، بحوالہ البرہان، محمد امین، مفتی، مکتبہ سلطانیہ، فیصل آباد، ص۲۱۹)

Marfat.com

جس سے کھاری کنویں شیرۂ جاں بنے
اس زلالِ حلاوت پہ لاکھوں سلام

☆۔۔۔جانور بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم مانتے۔

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے اترے تاکہ نماز ادا فرمائیں اور گھوڑے سے فرمایا:

لَاتَذْهَبْ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ

اللہ تعالیٰ تجھے برکت دے یہاں سے جانا نہیں تو گھوڑے نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز سے فارغ ہونے تک نہ کان ہلائے نہ دم ہلائی بلکہ کسی عضو کو حرکت نہ دی۔

(بہجة المحافل، ج ۲، ص ۲۲۶، بحوالہ البرھان، محمد امین، مفتی، مکتبہ سلطانیہ، فیصل آباد، ص ۲۴۳)

☆۔۔۔آپ نے بھنی ہوئی بکری کی آواز بھی سن لی۔

ایک یہودی عورت نے بکری میں زہر ملا کر بھون کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کر دی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو بلا کر پوچھا کہ تم نے اس بکری میں زہر کیوں ملایا ہے؟ وہ بولی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس نے بتایا ہے فرمایا:

اَخْبَرَتْنِي هٰذِهٖ فِي يَدِي لِلذِّرَاعِ

مجھے بکری کے اس بازو نے بتایا ہے جو میرے اس ہاتھ میں ہے۔ یہ سن کر عورت نے اقرار کر لیا کہ ہاں میں نے اس میں زہر ملایا ہے۔

(ابوداؤد، ج ۲، ص ۲۶۳، مشکوٰۃ شریف، ص ۵۴۲، بحوالہ البرھان، محمد امین، مفتی، مکتبہ سلطانیہ، فیصل آباد، ص ۳۶۵)

دور و نزدیک سے سننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

☆---آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سینہ پر ہاتھ پھیرا تو کوئی چیز نہ بھولتی۔

سیدنا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں شکایت کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے قرآن مجید بھول جاتا ہے یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک سینے پر رکھ کر فرمایا اے شیطان عثمان کے سینے سے نکل جا۔ حضرت عثمان فرماتے ہیں کہ بعد میں مجھے کوئی چیز نہ بھولی۔

دلائل النبوۃ ج۲،ص۲۲۶،حجۃ اللہ علی العالمین،ص۴۲۶،مجمع الزوائد،ج۹،ص۴،بحوالہ البرہان،محمد امین،مفتی،مکتبہ سلطانیہ، فیصل آباد، ص۲۹۷)

دل درد سے بسمل کی طرح لوٹ رہا ہو
اور سینے پہ تسلی کو تیرا ہاتھ دھرا ہو

☆---کوتاہ قد کے سر پر ہاتھ مبارک پھیرا تو وہ سب سے اُونچا نظر آتے۔

سیدنا عبدالرحمٰن بن زید رضی اللہ عنہ کوتاہ قد پیدا ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سر پر اپنا دست مبارک پھیرا اور دعا فرمائی اس کے بعد حضرت عبدالرحمٰن جس قوم میں ہوتے سب سے اونچے نظر آتے۔

(البرہان،محمد امین،مفتی،مکتبہ سلطانیہ، فیصل آباد، ص۳۰۴)

☆---آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لینے سے آنکھ سے کنکری نکل گئی۔

حضرت فقیہ محمد بابا نے اپنی آپ بیتی بیان کی کہ آندھی چلی تو میری آنکھ میں کنکری پڑ گئی جس سے سخت تکلیف ہوئی اور وہ کسی طرح بھی نکلتی نہ تھی جب اذان ہوئی اور مؤذن نے کہا، اشھد ان محمدا رسول اللہ، تو یہ سن کر میں نے ہم

Marfat.com

یہی کہا تو فوراً کنکری نکل گئی۔

(مقاصد حسنہ، ص ۳۸۴، بحوالہ البرہان، محمد امین، مفتی، مکتبہ سلطانیہ، فیصل آباد، ص ۳۶۵)

پریشانی میں نام ان کا دل صد چاک سے نکلا
اجابت شانہ کرنے آئی گیسوئے توسل کو

اوصاف النبی ﷺ از علامہ محمد امیر شاہ قادری گیلانی صاحب شارح شمائل ترمذی

☆۔۔۔حضور ﷺ مال کثیر عطاء فرماتے ہیں۔

حضرت معوذ بن عفرا فرماتی ہیں۔

فَاَعْطَانِي مَلْاءَ كَفِّهِ حُلِيًّا اَوْ قَالَتْ ذَهَبًا

حضور ﷺ نے مجھے اپنا ہاتھ بھر کر سونا دیا۔

(انوارِ غوثیہ شرح الشمائل النبویہ، محمد امیر شاہ قادری گیلانی، ضیاء الدین پبلیکیشنز، کراچی، ۲۰۱۲ء، ص ۲۶۹)

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیئے ہیں در بے بہا دیئے ہیں

☆۔۔۔حضور ﷺ کے چہرے کی روشنی سورج سے زیادہ ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

وَلَمْ يَقُمْ مَعَ الشَّمْسِ قَطُّ اِلَّا غَلَبَ ضَوْءُهُ عَلٰى ضَوْءِ الشَّمْسِ

حضور ﷺ سورج کے ساتھ کبھی کھڑے نہ ہوئے مگر آپ ﷺ کی روشنی سورج غالب رہی۔

(انوارِ غوثیہ شرح الشمائل النبویہ، محمد امیر شاہ قادری گیلانی، ضیاء

Marfat.com

الدین پبلیکیشنز، کراچی، ۲۰۱۰ء، ص۱۷۹)

کھڑے ہوئے نہ کبھی آفتاب رخشاں میں
مگر جمال جبیں رہا آفتاب پر غالب
دیئے کے پاس کھڑا آپ کو نہیں دیکھا
رخ تھا مگر ماہتاب پر غالب

☆۔۔۔صحابہ کرام حضور ﷺ کے بالوں کا نیچے گرنا ناپسند کرتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں

فَمَا یُرِیْدُوْنَ اَنْ تَقَعَ شَعْرَۃٌ اِلَّا فِیْ یَدِ رَجُلٍ

اور صحابہ کرام پسند فرماتے کہ حضور ﷺ کا بال مبارک ہمارے ہاتھ پر ہی آئے۔

(انوارِ غوثیہ شرح الشمائل النبویہ، محمد امیر شاہ قادری گیلانی، ضیاء الدین پبلیکیشنز، کراچی، ۲۰۱۰ء، ص۲۶)

یاد گیسوذکرِ حق ہے آہ کر......دل میں پیدا لام ہو ہی جائے گا

☆۔۔۔حضور ﷺ کا لباس مبارک۔

علامہ احمد عبد الجواد الدومی الاتحافات الربانیہ بشرح الشمائل المحمدیہ میں نقل کرتے ہیں

کَانَ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَلْبَسُ مِنْ لِبَاسِ قَوْمِہٖ وَلَا یُحِبُّ اَنْ یَّتَمَیَّزَ عَلٰی وَاحِدٍ مِّنْھُمْ

حضور ﷺ اپنا قومی لباس ہی زیب تن کرتے اور آپ یہ پسند نہ فرماتے تھے کہ میں سب سے جدا نظر آؤں۔

(انوارِ غوثیہ شرح الشمائل النبویہ، محمد امیر شاہ قادری گیلانی، ضیاء الدین پبلیکیشنز، کراچی، ۲۰۱۰ء، ص۸۷)

Marfat.com

☆۔۔۔حضور ﷺ کے لبوں سے مس ہونے والا پیالہ بھی شفاء دیتا ہے۔

امام ابن مامون فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پیالوں میں سے ایک پیالہ ہمارے پاس تھا

فَكُنَّا نَجْعَلُ فِيهَا الْمَاءَ لِلْمَرْضٰى فَيَسْتَشْفُوْنَ بِهَا

ہم اس پیالے میں پانی ڈال کر بیماروں کو پلاتے تو اس پانی کی برکت سے بیمار صحت یاب ہوجاتے۔

(انوارِ غوثیہ شرح الشمائل النبویہ،محمد امیر شاہ قادری گیلانی،ضیاء الدین پبلیکیشنز،کراچی، ۲۰۱۱ء،ص۱۲۰)

☆۔۔۔حضور ﷺ کا جبہ مبارک بھی شفاء دیتا ہے۔

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنھا فرماتی ہیں۔

قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَلْبَسُهَا فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضٰى يَسْتَشْفٰى بِهَا

کہ حضور ﷺ اس جبہ کو زیب تن فرماتے تھے،ہم اس کو دھو کر مریضوں کو پلاتے ہیں تاکہ اُن کو شفاء دے۔

(انوارِ غوثیہ شرح الشمائل النبویہ،محمد امیر شاہ قادری گیلانی،ضیاء الدین پبلیکیشنز،کراچی، ۲۰۱۱ء،ص۱۲۰)

☆۔۔۔جناب حضرت ثابت البنانی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ مبارک کا بوسہ لیتے اور فرماتے۔

ید مست رسول اللہ ﷺ

یہ وہ ہاتھ ہے جس کو حضور ﷺ نے چھوا ہے۔

(انوارِ غوثیہ شرح الشمائل النبویہ،محمد امیر شاہ قادری گیلانی،ضیاء

Marfat.com

الدین پبلیکیشنز، کراچی، ۲۰۱۲ء، ص ۱۲۰)

تیرے غلاموں کا نقشِ قدم ہے راہِ خدا
وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے

☆---حضور ﷺ کے ہاتھ کی برکت سے چھڑی تلوار بن گئی۔

حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تلوار ٹوٹ گئی تو

فَاَعْطَاهُ النَّبِيُّ ﷺ عَسِيبًا مِنْ نَخْلٍ فَرَجَعَ فِي يَدِهِ سَيْفًا

(ایک صحابی کو) حضور ﷺ نے چھڑی عطاء فرمائی جب وہ چھڑی اس صحابی کے ہاتھ میں گئی تو تلوار بن گئی۔

(انوارِ غوثیہ شرح الشمائل النبویہ، محمد امیر شاہ قادری گیلانی، ضیاء الدین پبلیکیشنز، کراچی، ۲۰۱۲ء، ص ۱۴۸)

☆---حضور ﷺ کے چہرے کی نورانیت کا عالم۔

حضرت ربیع بنت معوذ فرماتی ہیں کہ

لَوْ رَأَيْتَهُ لَرَأَيْتَ الشَّمْسَ طَالِعَةً

اگر میں حضور ﷺ کو دیکھتی تو مجھے محسوس ہوتا کہ سورج چمک رہا ہے۔

(انوارِ غوثیہ شرح الشمائل النبویہ، محمد امیر شاہ قادری گیلانی، ضیاء الدین پبلیکیشنز، کراچی، ۲۰۱۲ء، ص ۱۴۸)

خورشید تھا کس زور پر کیا بڑھ کے چمکا تھا قمر
بے پردہ جب وہ رخ ہو یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

☆---جس راہ چل دیئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں۔

ابونعیم نقل کرتے ہیں

اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَمُرُّ بِطَرِيقٍ فَيَتْبَعُهُ اَحَدٌ اِلَّا عَرَفَ اَنَّهُ سَلَكَهُ مِنْ طِيبِ

Marfat.com

عِرْقِهٖ اَوْعِرْفِهٖ وَلَمْ يَكُنْ يَمُرُّ بِحَجَرٍ اِلَّا يَسْجُدُ لَهٗ

جب حضور ﷺ تشریف لے جاتے تو آپ ﷺ کے پسینہ کی خوشبو کی وجہ سے صحابہ کرام آپ ﷺ تک پہنچ جاتے اور جب آپ ﷺ پتھر کے پاس سے گزرتے تو وہ آپ ﷺ کو سجدہ کرتا۔

(انوارِ غوثیہ شرح الشمائل النبویہ، محمد امیر شاہ قادری گیلانی، ضیاء الدین پبلیکیشنز، کراچی، ۲۰۱۱ء، ص۲۸۵)

اُن کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں
جس راہ چل دیئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں

☆۔۔۔آپ ﷺ کے پسینہ مبارک کی خوشبو کا عالم۔

انہ ﷺ سلت ای مسح باصبعہ لمن استعان بہ علی تجہیز بنتہ من عرقہ فی قارورۃ و قال مرھا فلتطیب بہ فکانت اذا تطیبت بہ شم اھل المدینۃ ذالک الطیب فسموا بیت المتطیبین

ایک صحابی نے اپنی لڑکی کے جہیز کے لیے کچھ کپڑے تیار کیے اور حضور ﷺ کی بارگاہ میں آپ ﷺ کا پسینہ طلب کرنے کے لیے آیا آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک کی ایک انگلی کو اس مبارک پسینے سے تر کیا جو کہ ایک شیشی میں بند کیا ہوا تھا۔ پھر چند قطرے اس صحابی کو عطاء کیے اور فرمایا اپنی لڑکی کو کہہ دو کہ جب وہ جہیز کو کپڑے پہنے تو ان قطروں کو بطور خوشبو استعمال کرے۔ اس کے بعد جب بھی وہ نیک بخت خاتون یہ خوشبو لگاتی تو اہل مدینہ اس کو سونگھتے اور اس کے گھر خواتین جمع ہو جاتیں اس کے بعد اس گھر کا نام ہی بیت المتطیبین (خوشبو سونگھنے والوں کا گھر) مشہور ہو گیا۔

(انوارِ غوثیہ شرح الشمائل النبویہ، محمد امیر شاہ قادری گیلانی، ضیاء الدین پبلیکیشنز، کراچی، ۲۰۱۱ء، ص۲۸۶)

Marfat.com

شبنمِ باغِ حق یعنی رخ کا عرق
اس کی سچی براقت پہ لاکھوں سلام

☆۔۔۔کئی سالوں کے بعد بھی خوشبو آتی ہے۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔

قَالَتْ وَضَعْتُ يَدِي عَلٰى صَدْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ مَاتَ فَمَرَّ بِي جُمَعٌ آكُلُ وَ اَتَوَضَّأُ مَا يَذْهَبُ رِيْحُ الْمِسْكِ مِنْ يَدِيْ

کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اس دن میں نے اپنا ہاتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے مبارک پر رکھا تھا اب تک بہت جمعے گزر چکے ہیں کہ میں اسی ہاتھ سے کھاتی بھی ہوں اور اس کو دھوتی بھی ہوں مگر وہ خوشبو ابھی تک میرے ہاتھ سے آتی ہے۔

(انوارِ غوثیہ شرح الشمائل النبویہ، محمد امیر شاہ قادری گیلانی، ضیاء الدین پبلیکیشنز، کراچی، ۲۰۱۲ء، ص ۲۹۳)

انھیں کی بو مایہ سمن ہے انھیں کا جلوہ چمن چمن ہے
انھیں سے گلشن مہک رہے ہیں انھیں کی رنگت گلاب میں ہے

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایام بیض کے روزے کبھی بھی نہ چھوڑتے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُفْطِرُ اَيَّامَ الْبِيْضِ فِي حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایام بیض (تیرہ، چودہ اور پندرہ) کے روزے سفر و حضر میں ترک نہ فرماتے تھے۔

(انوارِ غوثیہ شرح الشمائل النبویہ، محمد امیر شاہ قادری گیلانی، ضیاء الدین پبلیکیشنز، کراچی، ۲۰۱۲ء، ص ۳۹۱)

☆۔۔۔آپ کی ذات میں اللہ تعالیٰ نے عین الیقین اور علم الیقین کو

Marfat.com

جمع فرمایا ہے۔

ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ اللہ فرماتے ہیں

فَجَمَعَ لَہٗ تَعَالٰی بَیْنَ عِلْمِ الْیَقِیْنِ وَ عَیْنِ الْیَقِیْنِ وَ مَکَّنَ لَہٗ حَقَّ الْیَقِیْنِ

پس اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس میں علم الیقین اور عین الیقین کو جمع فرمایا اور حق الیقین کو آپ کی ذات پر روشن و آشکارا فرمایا۔

(انوارِ غوثیہ شرح الشمائل النبویہ، محمد امیر شاہ قادری گیلانی، ضیاء الدین پبلیکیشنز، کراچی، ۲۰۱۲ء، ص ۲۱۱)

☆۔۔۔ صحابہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم میں کھڑے ہو جاتے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں

کَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم یُحَدِّثُنَا فَاِذَا قَامَ قُمْنَا قِیَامًا حَتّٰی نَرَاہُ قَدْ دَخَلَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے گفتگو فرماتے جب آپ اچانک اُٹھتے تو ہم بھی تعظیما کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر مبارک میں داخل ہو جاتے۔

(انوارِ غوثیہ شرح الشمائل النبویہ، محمد امیر شاہ قادری گیلانی، ضیاء الدین پبلیکیشنز، کراچی، ۲۰۱۲ء، ص ۴۳۸)

☆۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ درگزر فرمانے والے تھے۔

صاحب روض نظیف فرماتے ہیں

یَعْفُوْ وَ یَصْفَحُ عَنْ جَانٍ جَنٰی کَرَمًا وَ یَقْبَلُ الْعُذْرَ عَمَّنْ جَآءَ یَعْتَذِرُ

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کرم سے خطاء وار کی خطاء کو معاف فرما دیتے اور جو عذر کرتا اس کا عذر قبول فرماتے۔

(انوارِ غوثیہ شرح الشمائل النبویہ، محمد امیر شاہ قادری گیلانی، ضیاء الدین پبلیکیشنز، کراچی، ۲۰۱۲ء، ص ۴۸۲)

Marfat.com

☆۔۔۔حضور ﷺ نے کبھی بھی کھانے کو عیب نہیں لگایا۔

مَا عَابَ عَلَیْہِ ﷺ طَعَامًا قَطُّ

حضور ﷺ نے کبھی کھانے کو عیب نہیں لگایا۔

(انوارِ غوثیہ شرح الشمائل النبویہ، محمد امیر شاہ قادری گیلانی، ضیاء الدین پبلیکیشنز، کراچی، ۲۰۱۰ء، ص۴۹۲)

☆۔۔۔حضرت سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور ﷺ کی قبرِ انور کی مٹی کو آنکھوں سے لگاتی تھیں۔

وَاَخَذَتْ مِنْ تُرَابِ الْقَبْرِ الشَّرِیْفِ فَوَضَعَتْہُ عَلٰی عَیْنِہَا

(سیدۃ النساء خاتونِ جنت حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے) تھوڑی سی مٹی حضور ﷺ کی قبرِ انور سے لے کر اپنی آنکھوں سے لگائی اور فرمایا

مَاذَا عَلٰی مَنْ شَمَّ تُرْبَۃَ اَحْمَدَ

اَنْ لَا یَشُمَّ مَدَی الزَّمَانِ غَوَالِیَا

جو شخص حضور ﷺ کی قبرِ انور کی مٹی سونگھے گا اس کا کیا حکم ہے؟ تو اس کا حکم یہ ہے کہ جب تک زمانہ ہے ایسی خوشبو نہ سونگھے گا۔

(سبحان اللہ یہ ہے حضور ﷺ کی لختِ جگر حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ)

(انوارِ غوثیہ شرح الشمائل النبویہ، محمد امیر شاہ قادری گیلانی، ضیاء الدین پبلیکیشنز، کراچی، ۲۰۱۰ء، ص۵۲۶)

☆۔۔۔جس نے حضور ﷺ کو دیکھا اس نے اللہ کو دیکھا۔

الشیخ عبدالغنی نابلسی جواہر النصوص فی کلمات الفصوص جلد دوم میں نقل کرتے ہیں

Marfat.com

مَنْ رَاٰنِی فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ

جس نے مجھے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیکھا اس نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا۔

(انوارِ غوثیہ شرح الشمائل النبویہ، محمد امیر شاہ قادری گیلانی، ضیاء الدین پبلیکیشنز، کراچی، ۲۰۱۱ء، ص ۲۰۰)

اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمۃ

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے وقت تمام بت اندھے ہو کر گر پڑے۔

(علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمۃ، سیرت مصطفیٰ ﷺ، ص ۶۲۳، رضا بک شاپ، گجرات)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا شق صدر ہوا۔

(علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمۃ، سیرت مصطفیٰ ﷺ، ص ۶۲۳، رضا بک شاپ، گجرات)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کے لیے معجزہ شق القمر ظہور میں آیا۔

(علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمۃ، سیرت مصطفیٰ ﷺ، ص ۶۲۳، رضا بک شاپ، گجرات)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج سے نکاح کرنا حرام ٹھہرایا گیا۔

(علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمۃ، سیرت مصطفیٰ ﷺ، ص ۶۲۴، رضا بک شاپ، گجرات)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں بلند آواز سے بولنے والے کے تمام

Marfat.com

اعمال صالحہ برباد کردیے جاتے ہیں۔

(علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمۃ،سیرت مصطفی ﷺ،ص ۶۲۴،رضا بک شاپ،گجرات)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجروں کے باہر سے پکارنا حرام کردیا گیا۔

(علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمۃ،سیرت مصطفی ﷺ،ص ۶۲۴،رضا بک شاپ،گجرات)

اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمۃ

☆۔۔۔حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم بنی آدم کے بہترین قرون قرناً بعد قرن سے اور بہترین قبائل وخاندان سے ہیں یعنی برگزیدگاں اور بہترین بہتراں اور مہترین مہتراں ہیں۔

(علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمۃ،سیرت رسول عربی ﷺ ۲۰۰۲ء،ص ۴۲۲،اکبر بک سیلرز،لاہور)

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکر حضرت آدم تک اور حضرت حواء سے لیکر حضرت آمنہ (سلام اللہ علیہم) تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب شریف سفاح (زنا) سے پاک ہے۔

(علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمۃ،سیرت رسول عربی ﷺ ۲۰۰۲ء،ص ۴۲۲،اکبر بک سیلرز،لاہور)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر جنوں نے اشعار پڑھے۔

(علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمۃ،سیرت رسول عربی ﷺ ۲۰۰۲ء،ص ۴۲۲،اکبر بک سیلرز،لاہور)

Marfat.com

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک محمود سے مشتق ہے۔

(علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمۃ،سیرت رسول عربی ﷺ ۲۰۰۲ء،ص ۴۲۲، اکبر بک سیلرز،لاہور)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت سامعہ سب سے بڑھ کر تھی یہاں تک کہ اکثر اژدحام ملائک سے آسمان میں جو آواز پیدا ہوتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ بھی سن لیتے۔

(علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمۃ،سیرت رسول عربی ﷺ ۲۰۰۲ء،ص ۴۲۳، اکبر بک سیلرز،لاہور)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی جمائی اور انگڑائی نہیں لی۔

(علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمۃ،سیرت رسول عربی ﷺ ۲۰۰۲ء،ص ۴۲۵، اکبر بک سیلرز،لاہور)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی احتلام نہ ہوا۔

(علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمۃ،سیرت رسول عربی ﷺ ۲۰۰۲ء،ص ۴۲۵، اکبر بک سیلرز،لاہور)

☆۔۔۔جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تو فرشتے بغرض حفاظت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہوتے۔

(علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمۃ،سیرت رسول عربی ﷺ ۲۰۰۲ء،ص ۴۲۵، اکبر بک سیلرز،لاہور)

☆۔۔۔شب معراج حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے براق مع زین ولگام آیا۔

(علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمۃ،سیرت رسول عربی ﷺ ۲۰۰۲ء،ص

Marfat.com

۴۲۵،اکبر بک سیلرز،لاہور)

☆۔۔۔قرآن کریم اور دیگر کتب ساویہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے سوائے حضور ﷺ کے اور کسی پیغمبر پر درود وارد نہیں۔

(علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمۃ،سیرت رسول عربی ﷺ ۲۰۰۴ء،ص
۴۲۶،اکبر بک سیلرز،لاہور)

☆۔۔۔آپ ﷺ کا نام اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب پاک میں طاعت و معصیت ،فرائض و احکام،وعدہ و وعید،اور انعام و اکرام ذکر کرتے وقت اپنے پاک نام کے ساتھ ذکر فرمایا۔

(علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمۃ،سیرت رسول عربی ﷺ ۲۰۰۴ء،ص
۴۲۸،اکبر بک سیلرز،لاہور)

☆۔۔۔جو کچھ اللہ تعالیٰ نے پہلے انبیا کو ان کے مانگنے کے بعد عطاء فرمایا وہ آپ ﷺ کو بن مانگے عنایت فرمایا۔

(علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمۃ،سیرت رسول عربی ﷺ ۲۰۰۴ء،ص
۴۳۰،اکبر بک سیلرز،لاہور)

☆۔۔۔آپ ﷺ سے وحی کی تمام قسموں کے ساتھ کلام کیا گیا۔

(علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمۃ،سیرت رسول عربی ﷺ ۲۰۰۴ء،ص
۴۳۳،اکبر بک سیلرز،لاہور)

☆۔۔۔حضور ﷺ کا اسم مبارک یعنی محمد (ﷺ) کسی کا نام رکھنا مبارک اور دنیا اور آخرت میں نافع ہے۔

(علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمۃ،سیرت رسول عربی ﷺ ۲۰۰۴ء،ص
۴۳۴،اکبر بک سیلرز،لاہور)

Marfat.com

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف کے قاریوں کے چہرے تازہ و شاداں رہیں گے۔

(علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمۃ، سیرت رسول عربی ﷺ ۲۰۰۲ء، ص ۴۳۵، اکبر بک سیلرز، لاہور)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا ایسا نہیں جیسا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غیر پر۔

(علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمۃ، سیرت رسول عربی ﷺ ۲۰۰۲ء، ص ۴۳۶، اکبر بک سیلرز، لاہور)

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تپ اس شدت سے چڑھتا تھا جیسا کہ دو آدمیوں کو چڑھتا ہیں تا کہ ثواب دو چند ملے۔

(علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمۃ، سیرت رسول عربی ﷺ ۲۰۰۲ء، ص ۴۴۴، اکبر بک سیلرز، لاہور)

اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم از دیگر علماء کرام

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دھوکہ دینا اللہ کو دھوکہ دینا ہے۔

امام خازن اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ هُوَ خَادِعُهُمْ۔۔۔کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

قُلْتُ اِنَّ اللّٰہَ ذَکَرَ نَفْسَہٗ وَاَرَادَبِہٖ رَسُوْلَہٗ صلی اللہ علیہ وسلم

(علی بن محمد بن ابراھیم ۷۴۱ھ، الخازن۔ تفسیر خازن (بیروت، دارالکتب العلمیہ ۱۴۱۵ھ) ج ۱ ص ۲۷)

میں کہتا ہوں اللہ تعالیٰ نے اپنا ذکر فرمایا اور اس کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد لیا۔

Marfat.com

(یعنی منافقین اپنے خیال میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دھوکہ دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو غافل کر کے مارے گا)

☆---حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دو مرتبہ سورج کو روکا گیا۔

(۱) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جب نماز قضاء ہوگئی تھی۔

(۲) جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی صبح کو قافلے کے آنے کی خبر دی۔

(اسماعیل بن کثیر الدمشقی سنہ ۷۷۴ھ امام معجزات النبی من کتاب البدایۃ النہایۃ لابن کثیر (المکتبۃ التوفیقیۃ)، ص۴۳۶)

☆---میت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق سوال کیا جاتا ہے۔

وَاَنَّ الْمَيِّتَ يُسْأَلُ عَنْهُ صلی اللہ علیہ وسلم فِي الْقَبْرِ

(عبد الملک بن محمد سنہ ۴۰۷ھ نیشاپوری شرف مصطفی (مکہ، دار البشائر اسلامیہ طبعہ اول ۱۴۲۴ھ ج ۴، ص ۲۷۴)

اور بے شک میت سے قبر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق سوال کیا جاتا ہے۔

☆---حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حالت جنب میں مسجد میں داخل ہونا جائز تھا۔

وَاُبِيْحَ لَهٗ صلی اللہ علیہ وسلم دُخُوْلُ الْمَسْجِدِ جُنُبًا

(عبد الملک بن محمد سنہ ۴۰۷ھ نیشاپوری شرف مصطفی (مکہ، دار البشائر اسلامیہ طبعہ اول ۱۴۲۴ھ ج ۴، ص ۲۷۶)

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حالت جنب میں مسجد میں داخل ہونا جائز کیا گیا۔

☆---حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک سے برکت حاصل ہوتی ہے۔

وَقَسَمَ شَعْرَهٗ صلی اللہ علیہ وسلم بَيْنَ اَصْحَابِهٖ وَكَانَ طَاهِرًا

(عبد الملک بن محمد سنہ ۴۰۷ھ نیشاپوری شرف مصطفی مکہ دار البشائر اسلامیہ)

Marfat.com

طبعہ اول ۱۴۲۴ھ ج ٤ ،ص ۲۷۷)

حضور ﷺ نے اپنے بال اپنے اصحاب میں تقسیم فرمائے اور وہ پاک تھے۔

☆۔۔۔شجر و حجر حضور ﷺ پر صلوٰۃ وسلام پڑھتے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِي بَعْضِ نَوَاحِيهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

(احمد بن زینی دخلان مکی، مولانا، السیرۃ البنویۃ (بیروت، دار الفکر)،ج۱،ص۱۵۹)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ مکہ میں تھا ہم حضور ﷺ کے ساتھ مکہ کے بعض کناروں کی طرف نکلے حضور ﷺ جس پہاڑ اور درخت کے پاس سے گزرتے وہ آپ پر السلام علیک یا رسول اللہ کہتا۔

☆۔۔۔انبیاء کرام سے جو حضور ﷺ پر ایمان کا وعدہ لیا گیا وہ خلافت پر بیعت لینے کی مثل تھا۔

لَطِيفَةٌ أُخْرَى فِيهِ أَنَّهُ أَخَذَ الْمِيثَاقَ مِنَ النَّبِيِّينَ لِنَبِيِّنَا ﷺ كَأَيْمَانِ الْبَيْعَةِ الَّتِي تُوجَدُ لِلْخُلَفَاءِ

انبیاء کرام سے حضور ﷺ کے لیے وعدہ لینے میں دوسرا لطیفہ یہ ہے کہ وہ وعدہ خلافت پر بیعت کرنے کی مثل تھا۔

(کمال و جمالِ حبیب ﷺ، منور حسین عثمانی، علامہ، حجاز پبلی کیشنز، لاہور، ص۵۵)

جس نے بیعت کی بہار حسن پر قرباں رہا
ہیں لکیریں نقش تسخیر جمالی ہاتھ میں

☆۔۔۔زمین کے جس خطہ پر آپ قدم رکھتے وہ خطہ آپ ﷺ کے نور سے روشن ہو جاتا۔

Marfat.com

فَاَیْنَ مَا حَلَّ بُقْعَةً اَضَائَتْ تِلْكَ الْبُقْعَةُ بِنُوْرِهٖ

زمین کے جس حصہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم قدم مبارک رکھتے وہ حصہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے روشن ہو جاتا۔

(جواہر البحار، ج، ص ۱۲، بحوالہ کمال و جمالِ حبیب ﷺ، منوّر حسین عثمانی، علامہ، حجاز پبلی کیشنز، لاہور، ص ۹۲)

جس خاک پہ رکھتے تھے قدم سیّد عالم
اس خاک پہ قربان دلِ شیدا ہے ہمارا

☆۔۔۔جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکراتے تو سارا گھر روشن ہو جاتا۔

وَكَانَ اِذَا تَبَسَّمَ فِي الْبَيْتِ فِي اللَّيْلِ اَضَائَتِ الْبَيْتُ

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت تبسم فرماتے تو گھر (بھر) کو روشن کر دیتے۔

(کشف الغمۃ للشعرانی، ج ۱، ص ۱۵، جواہر البحار، ج ۲، ص ۱۲ بحوالہ کمال و جمالِ حبیب ﷺ، منوّر حسین عثمانی، علامہ، حجاز پبلی کیشنز، لاہور، ص ۹۵)

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد مبارک کی تخلیق پر ایمان بھی ضروری ہے۔

وَمِنْ تَمَامِ الْاِيْمَانِ بِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ الْاِيْمَانُ بِاَنَّهٗ سُبْحَانَهٗ خَلَقَ جَسَدَهٗ عَلٰى وَجْهٍ لَمْ يَظْهَرْ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلُهٗ

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر کامل ایمان سے یہ بات بھی ہے کہ یہ ایمان رکھا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد مبارک کو اس طرح پیدا کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اور ان کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل ظاہر نہ ہوا۔

Marfat.com

(کمال و جمالِ حبیب ﷺ، منوّر حسین عثمانی، علامہ، حجاز پبلی کیشنز، لاہور)

ترا قد تو نادرِ دہر ہے کوئی مثل ہو تو مثال دے
نہیں گل کے پودوں میں ڈالیاں کہ چمن میں سرو چماں نہیں
نہیں جس کے رنگ کا دوسرا نہ تو ہو کوئی نہ کبھی ہوا
کہو اس کو گل کہے کیا بنی کہ گلوں کا ڈھیر کہاں نہیں

☆۔۔۔آپ ﷺ کا حسن لوگوں سے پوشیدہ تھا۔

فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ جَمَالِی مَسْتُوْرٌ عَنْ اَعْیُنِ النَّاسِ غَیْرَةً مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَوْ ظَهَرَ لَفَعَلَ النَّاسُ اَكْثَرَ مِمَّا فَعَلُوْا حِیْنَ رَاَوْا یُوْسُفَ

تو حضور ﷺ نے فرمایا میرا جمال لوگوں سے اللہ تعالیٰ نے غیرت کی وجہ سے چھپا رکھا ہے اور اگر آشکارا ہو جائے تو لوگوں کا حال اس سے بھی زیادہ ہو جو یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر ہو۔

(در الثمین فی مبشرات النبی الامین، ص۷، بحوالہ کمال و جمالِ حبیب ﷺ، منوّر حسین عثمانی، علامہ، حجاز پبلی کیشنز، لاہور، ص ۱۸۱)

خدا کی غیرت نے ڈال رکھے ہیں تجھ پہ ستر ہزار پردے
جہاں میں بن جاتے طور لاکھوں جو اک بھی اٹھتا حجاب تیرا

آج یوسف بھی جن کی غلامی میں ہے
تو نے دیکھا زلیخا ہمارا نبی ﷺ
رُخِ انور سے پردہ اتارا نہیں
کہ لوگوں میں تاب نظارہ نہیں
حسن محبوب مستور ہے اس لیے

Marfat.com

غیرت حق کو ایسا گوارا نہیں

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم زمین پر بیٹھ کر جنت کا نظارہ کرتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم رَأَیْتُ جَعْفَرًا یَطِیْرُ فِی الْجَنَّۃِ مَعَ الْمَلَائِکَۃِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جعفر (رضی اللہ عنہ) کو دیکھا کہ جنت میں فرشتوں کے ساتھ پرواز کر رہے ہیں۔

(جامع ترمذی، ج۲، ص۲۱۷، بحوالہ کمال و جمالِ حبیب ﷺ، منوّر حسین عثمانی، علامہ، حجاز پبلی کیشنز، لاہور، ص۱۹۹)

سر عرش پر ہے تیری گزر دلِ فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس حور کا نکاح جس مومن سے چاہیں کریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار ہے۔

امام جلال الدین السیوطی فرماتے ہیں۔

اَنَّ لَہٗ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ یُّزَوِّجَ مَنْ شَآءَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِمَنْ شَآءَ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار ہے کہ جس مومن کا چاہیں حوروں میں سے جس سے چاہیں نکاح فرمادیں۔

(الخصائص الکبریٰ، ج۲، ص۱۵۰، بحوالہ کمال و جمالِ حبیب ﷺ، منوّر حسین عثمانی، علامہ، حجاز پبلی کیشنز، لاہور، ص۲۰۶)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا تو پتھر پانی پر تیرتا ہوا آیا۔

فقال ان کنت صادقا فادع ذالک الحجر الذی فی الجانب الآخر فلیسبح ولا یغرق فاشار الیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فانقلع الحجر من مکانہ وسبح

Marfat.com

حتیٰ صار بین یدی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم و شهد له بالرسالة

(حضرت عکرمہ بن ابوجہل ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی) اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں تو اس پتھر کو بلایئے جو پانی کے دوسرے کنارے پر پڑا ہوا ہے کہ وہ پانی پر تیرتا ہوا آئے اور ڈوبے نہیں۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پتھر کو اشارہ فرمایا تو وہ اپنی جگہ سے اکھڑا اور پانی پر تیرتا ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے رسول ہونے کی گواہی دی۔

(تفسیر کبیر، زرقانی علی المواہب، ج۵، ص۱۹۱، حجة اللہ علی العالمین، ص۱۵، بحوالہ کمال و جمالِ حبیب ﷺ، منوّر حسین عثمانی، علامہ، حجاز پبلی کیشنز، لاہور، ص۲۰۶)

☆۔۔۔اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تو پہاڑ سونے کے بن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلتے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَوْ اَرَدْتُ اَنْ تَسِیْرَ مَعِیَ هٰذِهِ الْجِبَالُ لَسَارَتْ

اگر میں چاہتا یہ (سب) پہاڑ (سونے کے بن کر) میرے ساتھ ساتھ چلیں تو ضرور چلیں۔

(سبل الھدیٰ والرشاد، ۷، ص۷۶، بحوالہ کمال و جمالِ حبیب ﷺ، منوّر حسین عثمانی، علامہ، حجاز پبلی کیشنز، لاہور، ص۲۸۱)

☆۔۔۔بیت اللہ کے اندر بھی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے لگنے کی جگہ کو تلاش کرتے تھے۔

عَنْ اِبْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ دَخَلَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم الْبَیْتَ وَ اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَ بِلَالٌ فَاَطَالَ ثُمَّ خَرَجَ وَ كُنْتُ اَوَّلَ

Marfat.com

النَّاسِ دَخَلَ عَلٰی اَثَرِہٖ فَسَاَلْتُ بِلَالًا اَیْنَ صَلّٰی فَقَالَ بَیْنَ الْعَمُوْدَیْنِ الْمُقَدَّمَیْنِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اسامہ بن زید، عثمان بن طلحہ اور بلال (رضی اللہ عنھم) کعبہ میں داخل ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم دیر تک اندر رہے پھر باہر آئے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے پہلے داخل ہوا تو میں نے (حضرت) بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بیت اللہ کے اندر) کہاں نماز پڑھی ہے؟ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگلے دوستون کے درمیان۔

(بخاری شریف، ج ا، ص ۷۲، بحوالہ کمال و جمالِ حبیب ﷺ، منوّر حسین عثمانی، علامہ، حجاز پبلی کیشنز، لاہور، ص ۴۹۴)

☆۔۔۔صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کو بوسہ دیتے۔

حضرت مزیدۃ العبدی نے بیان کیا کہ حضرت اشج رضی اللہ تعالیٰ عنہ چلتے ہو بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے۔

حَتّٰی اَخَذَ بِیَدِ النَّبِیِّ ﷺ فَقَبَّلَهَا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمَا اِنَّ فِیْكَ الْخُلُقَیْنِ یُحِبُّهُمَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ

یہاں تک کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک پکڑا اور اس کو بوسہ دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک تم میں دو عادتیں ایسی ہیں جن کو اللہ اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) بہت پسند کرتے ہیں۔ (ہوسکتا ہے کہ ان میں سے ایک عادت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارکہ کو بوسہ دینے والی ہو، ابوالاحمد غفرلہ)

(الادب المفرد للبخاری، ۲۰۲، مطبوعہ سانگلہ ہل، بحوالہ کمال و جمالِ حبیب ﷺ، منوّر حسین عثمانی، علامہ، حجاز پبلی کیشنز، لاہور، ص ۵۰۱)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور کی مٹی عرش و کرسی، کعبۃ اللہ، اور مسجد

Marfat.com

اقصیٰ سے بھی افضل ہے۔

اَنَّ تُرْبَۃَ قَبْرِہٖ علیہ السلام اَفْضَلُ مِنَ الْبَیْتِ وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی وَالْعَرْشِ وَالْکُرْسِیِّ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر کی مٹی بیت اللہ، مسجد اقصیٰ اور عرش و کرسی سے افضل ہے۔

(ابو الحسنات محمد احمد قادری، علامہ، شرح قصیدہ بردہ شریف، ص ۱۴۸، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور)

☆۔۔۔حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو۔

مَنْ حَجَّ وَلَمْ یَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ

جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر جفا کی۔

(ابو الحسنات محمد احمد قادری، علامہ، شرح قصیدہ بردہ شریف، ص ۱۴۹، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور)

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے اب کعبے کا کعبہ دیکھو
رکن شامی سے مٹی وحشت شام غربت
اب مدینہ کو چلو صبح دل آراء دیکھو
آب زم زم تو پیا خوب بجھائیں پیاسیں
آؤ جود شہ کوثر کا بھی دریا دیکھو
زیر میزاب ملے خوب کرم کے چھینٹے
ابر رحمت کا یہاں زور سے برسنا دیکھو
واں مطیعوں کا جگر خوف سے پانی پایا
یاں سیہ کاروں کا دامن پہ مچلنا دیکھو

Marfat.com

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم جس کو ملتے سلام کرتے۔

وَكَانَ يَبْدَأُ مَنْ لَقِيَهُ بِالسَّلَامِ وَيَبْدَأُ أَصْحَابَهُ بِالْمُصَافَحَةِ

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس کو ملتے اس کو سلام کرتے اور اپنے اصحاب سے مصافحہ فرماتے۔

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ، جواہر البحار، ج ۱، ص ۳۶، من جوہر قاضی عیاض علیہ الرحمۃ، دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء)

☆۔۔۔جو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسکی عزت کرتے۔

يُكْرِمُ مَنْ يَدْخُلُ عَلَيْهِ رُبَّمَا بَسَطَ لَهُ ثَوْبَهُ

جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا اس کی عزت کرتے اور بسا اوقات اس کے لیے اپنا کپڑا بچھاتے۔

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ، جواہر البحار، ج ۱، ص ۳۶، من جوہر قاضی عیاض علیہ الرحمۃ، دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء)

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو مختصر کر کے حاجت مند کی حاجت سنتے۔

رُوِیَ اَنَّهُ علیہ السلام كَانَ لَا يَجْلِسُ اِلَيْهِ اَحَدٌ وَهُوَ يُصَلِّي اِلَّا خَفَّفَ صَلَاتَهُ وَ سَأَلَهُ عَنْ حَاجَتِهِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی حاجت مند آتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی حالت میں ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو مختصر کر کے اس کی حاجت کو سنتے۔

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ، جواہر البحار، ج ۱، ص ۳۶، من جواہر قاضی عیاض علیہ الرحمۃ، دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء)

☆۔۔۔حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ہونے کی دعا کی۔

Marfat.com

یَا رَبِّ فَاجْعَلْنِی مِنْ اُمَّةِ اَحْمَدَ

اے اللہ مجھے احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں کردے۔

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ، جواہر البحار، ج۱، ص۱۱۵، من جواہر ابی نعیم علیہ الرحمۃ، دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۸ء)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج پر اپنے گھروں میں رہنا واجب تھا۔

اِخْتِصَاصُهٗ بِوُجُوْبِ جُلُوْسِ اَزْوَاجِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ فِیْ بُیُوْتِهِنَّ

اور اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کے ساتھ بھی خاص فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اپنے گھروں میں رہنا واجب تھا۔

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ، جواہر البحار، ج۱، ص۲۸۶، من جوہر امام سیوطی علیہ الرحمۃ، دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۸ء)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اصحاب رضی اللہ عنھم اجمعین عادل ہیں۔

وَ مِنْ خَصَائِصِهٖ اَنَّ اَصْحَابَهٗ كُلُّهُمْ عُدُوْلٌ

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اصحاب عادل ہیں۔

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ، جواہر البحار، ج۱، ص۵۰۷، من جوہر امام سیوطی علیہ الرحمۃ، دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۸ء)

صحابہ وہ صحابہ جن کی ہر صبح عید ہوتی تھی
خدا کا قرب تھا حاصل نبی کی دید ہوتی تھی

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق انبیاء کرام سے ان کی امتوں سے بڑھ کر ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

Marfat.com

اَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ (۱)
مجھے عیسیٰ علیہ السلام سے دنیا و آخرت میں سب سے زیادہ قرب حاصل ہے۔
فَنَحْنُ اَوْلٰی بِمُوْسٰی مِنْکُمْ (۲)
ہمارا تعلق موسیٰ علیہ السلام سے تم سے زیادہ ہے

(۱) بخاری شریف، باب الفضائل عیسیٰ علیہ السلام، (۲) بخاری شریف، کتاب الانصار، بحوالہ امتیازاتِ مصطفوی، فضیلۃ الشیخ خلیل ابراھیم ملّا خاطر، ڈاکٹر، ترجمہ مفتی خان محمد قادری، حجاز پبلی کیشنز، لاہور، اپریل ۱۹۹۹ء، ص ۴۱، ۴۲)

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مقبول دعا امت کے لیے قیامت تک مؤخر کردی ہے۔
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
لِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَۃٌ مُسْتَجَابَۃٌ فَتَعَجَّلَ کُلُّ نَبِیٍّ دَعْوَتَہٗ وَ اِنِّی اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِی شَفَاعَۃً لِاُمَّتِی یَوْمَ الْقِیَامَۃِ
ہر نبی کی دعا قبول ہوتی ہے پس ہر نبی نے اپنی دعا میں جلدی کی لیکن میں نے اپنی دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کی صورت میں محفوظ کرلیا۔

(بخاری شریف، کتاب الدعوات، المسلم، کتاب الایمان بحوالہ امتیازاتِ مصطفوی، فضیلۃ الشیخ خلیل ابراھیم ملّا خاطر، ڈاکٹر، ترجمہ مفتی خان محمد قادری، حجاز پبلی کیشنز، لاہور، اپریل ۱۹۹۹ء، ص ۸۳)

☆۔۔۔جنت کی چابیاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہونگی۔
وَالْمَفَاتِیْحُ یَوْمَئِذٍ بِیَدِیْ
اور (جنت کی) چابیاں اُس دن میرے ہاتھ میں ہونگی۔

Marfat.com

(سنن دارمی شریف، ج۲، ص۳۰، رقم۴۸)

انکے ہاتھ میں ہر کنجی ہے...... مالک کل کہلاتے یہ ہیں

☆...صرف حضور ﷺ ہی عرش کی دائیں جانب کھڑے ہونگے۔

فَأَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ مَقَامًا لَا يَقُوْمُهُ أَحَدٌ يَغْبِطُنِي بِهِ الْأَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ

اور میں عرش کی دائیں جانب مسند نشین ہوں گا جہاں میرے علاوہ مخلوقات میں سے کوئی ایک بھی مسند نشین نہ ہوگا اور اولین و آخرین مجھ پر رشک کریں گے۔

(الشفاء، ص۱۳۵)

عرش حق ہے مسندِ رفعت رسول اللہ کی
دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ کی

☆...حضور ﷺ روزِ محشر بھی براق پر سواری فرمائے گے۔

تُبْعَثُ الْأَنْبِيَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى الدَّوَابِ لِيُوَافُوْا بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ قَوْمِهِمُ الْمَحْشَرَ وَيُبْعَثُ صَالِحٌ عَلَى نَاقَتِهِ أُبْعَثُ عَلَى الْبُرَاقِ

تمام انبیاء کو محشر کے دن اپنی قوم کے مومن افراد تک جانے کے لیے (عام) جانوروں پر سوار کیا جائے گا اور (حضرت) صالح (علیہ السلام) کو اُن کی اونٹنی پر سوار کیا جائے گا اور مجھے براق پر۔

(مستدرک حاکم، ج۳، ص۱۲۲، رقم۴۷۲۷)

☆...آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے چودہ نقباء اور وزراء نجباء دیئے۔

لَيْسَ مِنْ نَبِيٍّ كَانَ قَبْلِي إِلَّا قَدْ أُعْطِيَ سَبْعَةَ نُقَبَاءَ وُزَرَاءَ نُجَبَاءَ وَإِنِّي أُعْطِيْتُ أَرْبَعَةَ عَشَرَةَ وَزِيْرًا نَقِيْبًا نَجِيْبًا

مجھ سے پہلے ہر نبی کو سات نقباء وزراء نجبا دیئے گے مگر مجھے چودہ نقباء وزراء نجبا

Marfat.com

عطاء کیے گے۔

(مسند احمد بن حنبل، ج ا، ص۸۸، ۲۲۵)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر پسینہ موتیوں کی طرح چمکتا۔

كَانَ عِرْقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي وَجْهِهِ اللُّؤْلُؤَ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر پسینہ موتیوں کی طرح چمکتا۔

(سبل الہدیٰ، امام صالحی، ج ۲، ص۸۲)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابراھیم علیہ السلام کی دعا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہیں۔

اَنَا دَعْوَةُ اَبِي اِبْرَاهِيْمَ وَ بَشَارَةُ عِيْسٰى

میں اپنے باپ (حضرت) ابراھیم کی دعا اور (حضرت) عیسیٰ کی بشارت ہوں۔

(مستدرک حاکم، ۲، ص۴۵۳، رقم ۳۵۶۶)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے یہود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے توسل سے فتح اور مدد مانگتے تھے۔

يَسْتَفْتِحُوْنَ اَيْ يَسْاَلُوْنَ الْفَتْحَ وَالنُّصْرَةَ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اللّٰهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا وَ انْصُرْنَا بِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

اور وہ فتح اور مدد کا سوال کرتے اور وہ کہا کرتے تھے کہ اے اللہ ہمیں فتح دے اور ہماری مدد کر امی نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے صدقے۔

(تفسیر کبیر، ج ۳، ص۱۸۰)

كَانَتِ الْيَهُوْدُ تَسْتَنْصِرُ بِمُحَمَّدٍ عَلٰى مُشْرِكِيْنَ الْعَرَبِ

یہودی عرب کے مشرکین کے خلاف (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے توسل سے مدد طلب کرتے تھے۔

Marfat.com

(تفسیر ابن کثیر، ج ۱، ص ۱۲۴)

☆۔۔۔آپ ﷺ کی گستاخی کا انجام۔

كَانَ فُلَانٌ يَجْلِسُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا تَكَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ بِشَيْءٍ اِخْتَلَجَ وَجْهُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ كُنْ كَذَالِكَ فَلَمْ يَزَلْ يَخْتَلِجُ حَتّٰى مَاتَ

ایک آدمی نبی کریم کے پاس بیٹھا تھا جب نبی کریم ﷺ کوئی کلام کرتے تو وہ اپنے چہرے کو بگاڑتا (آپ ﷺ کی نقلیں اتارتا) تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایسا ہی ہو جا راوہ فرماتے ہیں وہ ایسا ہی ہو گیا (یعنی اس کا چہرہ بگڑ گیا) یہاں تک کہ وہ مر گیا۔

(مستدرک حاکم، ج ۲، ص ۶۷۸، رقم ۴۲۴۱)

☆۔۔۔آپ ﷺ کی دعا کے اثرات نسل در نسل جاری رہتے ہیں۔

اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا دَعَا لِرَجُلٍ أَصَابَتْهُ وَأَصَابَتْ وَلَدَهُ وَوَلَدَ وَلَدِهِ

حضور ﷺ جب کسی شخص کے لیے دعا کرتے تو اس کے اثرات اس متعلقہ شخص اور اس کی اولاد اور اس کی اولاد کی اولاد تک جاری و ساری رہتے۔

(مسند امام احمد بن حنبل، ج ۵، ص ۱۹۳، رقم ۲۹۷۳۸)

☆۔۔۔آپ ﷺ کی دعا سے سردی گرمی سے حفاظت مل گئی۔

آپ ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے لیے دعا فرمائی کہ۔

اَللّٰهُمَّ اذْهَبْ عَنْهُ الْحَرَّ وَالْبَرْدَ

اے اللہ اس (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے سردی اور گرمی دور کر دے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

فَمَا وَجَدْتُ حَرًّا وَلَا بَرْدًا بَعْدَ يَوْمَئِذٍ

جس دن حضور ﷺ نے دعا فرمائی تھی اس دن کے بعد مجھے نہ سردی لگی ہے اور نہ ہی گرمی۔

Marfat.com

(سنن نسائی، ج۵، ص۱۵۲، رقم۸۵۳۶)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن پتھروں کو استعمال کیا ان سے خوشبو آتی۔

ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قضائے حاجت فرمائی تو میں اس جگہ گیا جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قضائے حاجت فرمائی تھی۔

وَرَاَیْتُ فِی ذَالِکَ الْمُوْضِعِ ثَلَاثَۃَ اَحْجَارٍ فَاَخَذْتُھُنَّ فَوَجَدْتُ لَھُنَّ رَائِحَۃً طَیِّبَۃً وَعِطْراً

میں اس جگہ تین پتھر دیکھے تو ان کو اُٹھالیا ان سے مجھے بہت ہی عمدہ خوشبو آرہی تھی۔ اور ایک روایت میں اس کے آگے یہ الفاظ بھی ہیں۔

(المواہب الدنیہ، ج۲، ص۲۱۴)

فَکُنْتُ اِذَا جِئْتُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ الْمَسْجِدَ اَخَذْتُھُنَّ فِی کَمِّی فَتَغْلِبُ رَائِحَتُھُنَّ عَلٰی رَائِحَۃِ مَنْ تَطَیَّبَ وَتَعَطَّرَ

کہ جب جمعہ کا دن آتا تو میں اس پتھروں کو اپنی آستین میں لے کر مسجد میں جاتا تو اس کی خوشبو ہر اس شخص کی خوشبو سے اعلیٰ ہوتی جو خوشبو لگا کر آتا تھا۔

(شرح شفاء، ملا علی قاری، ج۱، ص۱۶۲)

☆ ۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہ کیا جائے تو ایمان مکمل نہیں ہوتا۔

جَعَلْتُ تَمَامَ الْاِیْمَانِ بِذِکْرِکَ مَعِیَ

اے محبوب میں نے ایمان کا مکمل ہونا اس بات پر موقوف کر دیا ہے کہ میرے ذکر کے ساتھ تمہارا ذکر ہو۔

(مدارج النعت، ادیب رائے پوری، ۸۳۷ [illegible] شمالی ناظم آباد، کراچی، ۱۴۰۱ھ ۱۹۸۱ء، ص۱۷)

ذکر خدا کرے ذکر مصطفیٰ نہ کرے

Marfat.com

ہمارے منہ میں ہو ایسی زباں خدا نہ کرے

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اللہ کا ذکر ہے۔

جَعَلْتُکَ ذِکْراً مِنْ ذِکْرِیْ فَمَنْ ذَکَرَکَ ذَکَرَنِیْ

اے محبوب میں نے تیرے ذکر کو اپنا ذکر بنا دیا ہے پس جو تیرا ذکر کرے گا تو گویا اس نے میرا ہی ذکر کیا۔

(الشفاء، ج ا، ص ۱۲، بحوالہ مدارج النعت، ادیب رائے پوری، ۸۳۷ بلاک ایچ شمالی ناظم آباد، کراچی، ۱۴۰۱ھ ۱۹۸۱ء، ص ۶۸)

ذکر خدا جا اُن سے جدا چاہو منکرو
واللہ ذکر حق نہیں کنجی سقر کی ہے

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر عبادت ہے۔

ذِکْرُ الْاَنْبِیَاءِ مِنَ الْعِبَادَاتِ

(حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) انبیاء کا ذکر عبادت ہے۔

(مدارج النعت، ادیب رائے پوری، ۸۳۷ بلاک ایچ شمالی ناظم آباد، کراچی، ۱۴۰۱ھ ۱۹۸۱ء، ص ۷۳)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر زمانے میں اعلیٰ مقام والے ہیں۔

اَتٰی بِزَمَانِ السَّعْدِ فِیْ اٰخِرِ الْمَدٰی
وَکَانَتْ لَہٗ فِیْ کُلِّ عَصْرٍ مُوَاقِفٌ

(محی الدین ابن عربی)

وہ آخری زمانہ کی نیک گھڑی میں تشریف لائے حالانکہ ان کو ہر زمانے میں مقام اور موقف حاصل تھا۔

(مدارج النعت، ادیب رائے پوری، ۸۳۷ بلاک ایچ شمالی ناظم آباد

Marfat.com

،کراچی،۱۴۰۲ھ ۱۹۸۲ء،ص۱۲۹)

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو مکمل طور پر دیکھ لیا۔

اِنَّ اللّٰہَ قَدْ رَفَعَ الدُّنْیَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْھَا وَاِلٰی مَا ھُوَ کَائِنٌ فِیْھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ کَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰی کَفِّیْ ھٰذَا

بیشک اللہ تعالیٰ نے دنیا کو بلند کیا تو میں نے اس میں جو ہو چکا اور جو قیامت تک ہوگا اس طرح دیکھ لیا جیسے میں اپنی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔

(طبرانی،مواہب الدنیہ ،ج۲،ص۱۹۲،بحوالہ مدارج النعت ،ادیب رائے پوری،۸۳۷ بلاک ایچ شمالی ناظم آباد ،کراچی،۱۴۰۲ھ ۱۹۸۲ء،ص۱۳۰)

سرِ عرش پر ہے تیری گزر دلِ فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شی نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تو اللہ تعالیٰ پہاڑوں کو سونا بنا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا دیتا۔

یَا عَائِشَۃُ لَوْ شِئْتُ لَصَارَتْ مَعِیَ جِبَالُ الذَّھَبِ

اے عائشہ اگر میں چاہوں تو سونے کے پہاڑ میرے ساتھ چلیں۔

(بخاری شریف،بحوالہ مدارج النعت ،ادیب رائے پوری،۸۳۷ بلاک ایچ شمالی ناظم آباد ،کراچی،۱۴۰۲ھ ۱۹۸۲ء،ص۷۳)

☆۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت کو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

یَا اَبَابَکْرٍ لَمْ یَعْرِفْنِیْ حَقِیْقَۃً غَیْرُ رَبِّیْ

اے ابوبکر میری حقیقت کو سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا۔

(مدارج النعت ،ادیب رائے پوری،۸۳۷ بلاک ایچ شمالی ناظم آباد ، کراچی،۱۴۰۲ھ ۱۹۸۲ء،ص۱۵۷)

Marfat.com

☆۔۔۔فرشتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتے ہیں۔

وَاسْتَمْسَكَ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ رِكَابَهٗ
فِيْ سَفَرِهٖ وَاسْتَخْدَمَ الْاَمْلَاكُ

اور معراج کی رات حضرت جبرائیل امین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کی رکاب کو پکڑا اور فرشتے آپ کی خدمت کرنے کی طلب کرتے ہیں۔

(مدارج النعت ،ادیب رائے پوری،۸۳۷ بلاک ایچ شمالی ناظم آباد، کراچی،۱۴۰۱ھ ۱۹۸۱ء،ص۱۶۵)

لاکھوں قدسی ہیں کام خدمت پر
لاکھوں گردِ مزار پھرتے ہیں

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب پر جاہلیت کا کوئی داغ نہیں۔

لَمْ يُصِبْهُ شَيْءٌ مِنْ وِلَادَةِ الْجَاهِلِيَّةِ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب پاک پر جاہلیت کا کوئی داغ دھبہ نہیں پڑا۔

(السنن البیھقی الکبری،ج۷،ص۱۹۰،رقم ۱۳۷۵۵)

خوشبو ہے دو عالم میں تیری اے گلِ چیدہ
کس منہ سے بیاں ہوں تیرے اوصافِ حمیدہ
تم سا نہ کوئی آیا ہے نہ آئے گا جہاں میں
دیتا ہے گواہی یہی عالم کا جریدہ

Marfat.com

بابِ سوئم

اوصاف اُمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت وہ امت ہے جو تمام امم سے افضل و اعلیٰ ہے اور اس امت کو یہ مقام مرتبہ یقیناً حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے توسل اور آپ کی امت ہونے کی وجہ سے ملا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے جمیع خصائص اور اوصاف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے توسل ہونے کی وجہ سے یہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اوصاف میں شامل ہیں جیسا کہ امام قرطبی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

اِنَّ کُلَّ کَرَامَۃٍ لِوَلِیٍّ اِنَّمَا ھِیَ اٰیَۃٌ لِلنَّبِیِّ الَّذِی یَتَّبِعُہٗ ذٰلِکَ الْوَلِیُّ

(ابو عبداللہ محمد بن احمد، القرطبی، متوفی ۶۷۱ھ، الاعلام بما فی دین النصاریٰ من الفساد والاوھام واظھار محاسن اسلام، دار التراث العربی، القاہرہ، ص ۳۸۱)

کہ ہر ولی کی کرامت اُس نبی کا معجزہ ہوتا ہے جس نبی کے وہ ولی تابع ہوتا ہے۔

اس لحاظ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے اوصاف بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اوصاف ہوئے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اتنے بلند مرتبہ پر فائز ہیں اور اللہ رب العزت کا اتنا قرب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر وہ نوازشات و انعام فرمائے جو کسی اور امت کو نہ تو ملے ہیں اور نہ ملے گئے۔ ہم ذیل میں چند اوصاف امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس امت کے برگزیدہ بندوں کے صدقے میرے اور تمام اہل اسلام و جمیع عزیز و اقارب و قارئین کے گناہ معاف فرما کر نیکیوں میں بدل کر اپنی رحمت کے شایانِ شان ان میں اضافہ فرمائے۔ امین بحرمۃ النبی الکریم الامین

☆۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت آسمانی عذاب سے ہلاک نہ ہوگی۔

Marfat.com

وَ اُعْطِیَ نَبِیُّنَا اَنَّ اُمَّتَہٗ لَمْ تَہْلَکْ بِعَذَابٍ مِنَ السَّمَاءِ

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ،امام جواہر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۸ء)ج۴،ص۱۶۲)

اورآپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ شان بھی عطاء کی گئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت آسمانی عذاب سے ہلاک نہ ہوگی۔

☆۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سب سے پہلے اپنی قبروں سے نکلے گی۔

اُخْتُصَّ بِاَنَّ اُمَّتَہٗ اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْھُمُ الْاَرْضُ مِنَ الْاُمَمِ

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ،امام جواہر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۸ء)من جواہر امام شعرانی علیہ الرحمۃ، ج۲،ص۷۷)

اورآپ صلی اللہ علیہ وسلم کواس خوبی کے ساتھ بھی خاص کیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سب امتوں سے پہلے قبروں سے اُٹھے گی۔

☆۔امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضاء وضو قیامت کے دن روشن ہوں گے۔

وَ یَاْتُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ غُرًّا مُحَجَّلِیْنَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوْءِ

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ،امام جواہر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۸ء)من جواہر امام شعرانی علیہ الرحمۃ، ج۲،ص۷۷)

اورآپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت قیامت کے دن اس حال میں آئے گی کہ ان کے وضوء کے اعضاء وضوء کے اثر سے چمک رہے ہوں گے۔

☆۔امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد قیامت کے دن ان کے آگے دوڑ رہی

Marfat.com

ہوگئی۔

تسعی ذریتھم من ایدیھم

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ،امام جواہر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۵ء)من جواہر امام شعرانی علیہ الرحمۃ، ج۲ ،ص۷۸)

امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد ان کے آگے دوڑ رہی ہوگئی۔

☆۔امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نامہ اعمال ان کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔

وَيُؤْتُوْنَ كُتُبَهُمْ بِأَيْمَانِهِمْ

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ،امام جواہر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۵ء)من جواہر امام شعرانی علیہ الرحمۃ، ج۲ ،ص۷۸)

اور وہ (امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کو ان کے اعمال نامے دائیں ہاتھ میں دیے جائے گئے۔

☆۔امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پل صراط سے بجلی اور ہوا کی طرح گزر جائے گی۔

وَيَمُرُّوْنَ عَلَى الصِّرَاطِ كَالْبَرْقِ وَالرِّيْحِ

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ،امام جواہر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۵ء)من جواہر امام شعرانی علیہ الرحمۃ، ج۲ ،ص۷۸)

اور امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پل صراط سے بجلی اور ہوا کی طرح گزر جائے گی۔

Marfat.com

☆۔امتِ مصطفیٰ ﷺ اپنی قبروں سے پاک ہوکر نکلے گی۔

وَتَدْخُلُ قُبُوْرَهَا بِذُنُوْبِهَا وَتَخْرُجُ بِلَا ذُنُوْبٍ تُمْحَصُ عَنْهَا بِاسْتِغْفَارِ الْمُؤْمِنِيْنَ لَهَا

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ،امام جواہر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۵ء)من جواہر امام شعرانی علیہ الرحمۃ، ج۲،ص۷۸)

اور امتِ مصطفیٰ ﷺ اپنی قبور میں گناہوں کے ساتھ داخل ہوگی لیکن جب اپنی قبور سے اُٹھی گی تو اس پر کوئی گناہ نہ ہوگا کیونکہ مؤمنین کے ان کے لیے استغفار (ایصالِ ثواب) کرنے کی وجہ سے ان کے گناہ مٹادیئے جائے گئے۔(قارئین کرام پتہ چلاکہ ایصالِ ثواب کوئی نئی بات نہیں بلکہ یہ طریقہ حضور ﷺ سے ہی چلتا آرہا ہے۔ اور قرآن میں بھی اس کی طرف صریح الفاظ کے ساتھ اشارہ موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"وَ الَّذِيْنَ جَآءُوْا مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ" (الحشر:۱۰)

وہ جوان کے بعد آئے وہ یوں دعا کرتے ہیں اے ہمارے پرودگار ہم کو بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان کے ساتھ گزر چکے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم کو قرآن وسنت کے احکام پر عمل کی توفیق عطاء فرمائے۔

(آمین ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی غفرلہ)

☆۔امتِ مصطفیٰ ﷺ کے لیے اپنی نیکیوں کا بھی ثواب ہے اور جو اس کے لیے ایصالِ ثواب کیا گیا اس کا بھی ثواب ہے۔

Marfat.com

وَلَهَا مَا سَعَتْ وَمَا سُعِيَ لَهَا

(یوسف بن اسماعیل النبهانی ۱۳۵۰ھ،امام جواہر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت دار الکتب العلمیه ۱۴۱۶ھ ۱۹۹۵ء)من جواہر امام شعرانی علیه الرحمة، ج۲،ص۷۸)

اوراس کے لیے اس کا بھی ثواب ہے جو اس نے خود نیکیاں کیں اور اسکا بھی جو اس کے لیے (ایصالِ ثواب) کیا گیا۔

☆۔امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیکیاں تمام امم سے زیادہ ہوں گئیں۔

وَهُمْ اَثْقَلُ النَّاسِ مِيْزَانًا

(یوسف بن اسماعیل النبهانی ۱۳۵۰ھ،امام جواہر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت دار الکتب العلمیه ۱۴۱۶ھ ۱۹۹۵ء)من جواہر امام شعرانی علیه الرحمة، ج۲،ص۷۸)

اورامتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نیکیوں کے اعتبار سے پلڑا بھاری ہوگا۔

☆۔امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام امتوں سے پہلے جنت میں جائے گی۔

وَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ سَائِرِ الْاُمَمِ

(یوسف بن اسماعیل النبهانی ۱۳۵۰ھ،امام جواہر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت دار الکتب العلمیه ۱۴۱۶ھ ۱۹۹۵ء)من جواہر امام شعرانی علیه الرحمة، ج۲،ص۷۸)

اورامتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام امم سے پہلے جنت میں داخل ہوگئی۔

☆امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔

وَيَدْخُلُ مِنْهُمُ الْجَنَّةَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ الْحِسَابِ

Marfat.com

(یوسف بن اسماعیل النبهانی ۱۳۵۰ھ،امام جواہر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت دار الکتب العلمیه ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۸ء)من جواہر امام شعرانی علیه الرحمة، ج ۲ ،ص ۷۸)

اور امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔

☆۔جو ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں جائے گئے ان میں سے ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔

وَمَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنَ السَّبْعِيْنَ اَلْفًا سَبْعُوْنَ اَلْفًا وَ اَطْفَالُهُمْ كُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ

(یوسف بن اسماعیل النبهانی ۱۳۵۰ھ،امام جواہر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت دار الکتب العلمیه ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۸ء)من جواہر امام شعرانی علیه الرحمة، ج ۲ ،ص ۷۸)

اور جو ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں جائے گئے ان میں سے ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار اور ان کی اولاد بھی تمام کے تمام جنت میں جائیں گے۔

☆۔جنتیوں کی کل ایک سو بیس صفیں ہو گئی جن میں سے اسی صفیں امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوں گی۔

اَهْلُ الْجَنَّةِ مِائَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ صَفًّا سَائِرُ الْاُمَمِ اَرْبَعُوْنَ وَهٰذِهِ الْاُمَّةُ ثَمَانُوْنَ

(یوسف بن اسماعیل النبهانی ۱۳۵۰ھ،امام جواہر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت دار الکتب العلمیه ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۸ء)من جواہر امام شعرانی علیه الرحمة، ج ۲ ،ص ۷۸)

اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں سے چالیس صفیں دوسری امتوں کی اور اسی صفیں امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوں گی۔

☆۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت گمراہی پر جمع نہ ہوگی۔

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اَنَّ اُمَّتِی لَا تَجْمَعُ عَلٰی ضَلَالَۃٍ

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ، امام جواہر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۵ء) من جواہر شرف الدین اسماعیل المقری یمنی، ج ۱، ص ۳۸۳)

بیشک میری امت گمراہی پر جمع نہ ہوگی۔

☆۔ہمارے لیے غنائم حلال کیے گئے امم ماضیہ کے لیے حلال نہ تھے۔

☆۔ہمارے لیے روئے زمین مسجد اور طہور کی گئی۔

☆۔ہمارے لیے مٹی کو وضو کا بدل تیمم کے ذریعہ بنایا گیا۔

☆۔ہمارے لیے وضو کی تعلیم دی گئی امم ماضیہ میں سوائے انبیاء کرام (علیہم السلام) کے یہ وضو کسی کے لیے نہ تھا۔

☆۔ہمارے لیے پانچ وقت کی نماز فرض ہوئی امم ماضیہ کو یہ شرف نہ ملا۔

☆۔ہمیں اذان واقامت عطا ہوئی امم ماضیہ کے لیے نہ تھی۔

☆۔ہمیں بسم اللہ عطا کی گئی امم ماضیہ کو یہ عطا نہیں کی گئی۔

☆۔ہماری عبادت میں رکوع رکھا گیا۔

☆۔ہمیں ملائکہ کی مثل نماز میں صفیں بنانے کی تعلیم دی گئی۔

☆۔ہمیں جمعہ عطاء کیا گیا۔

☆۔ہمیں جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ملی جس میں دعا قبول ہوتی ہے۔

☆۔ہمیں رمضان کی پہلی شب اللہ تعالیٰ نظرِ رحمت کے ساتھ دیکھتا ہے اور جسے اللہ تعالیٰ نظرِ رحمت کے ساتھ دیکھ لے وہ معذب نہیں کیا جاتا۔

☆۔ہمارے لیے تزئین جنت کی بشارت ہے۔

Marfat.com

☆۔ ہر رات کو ملائکہ ہمارے حق میں استغفار کرتے ہیں۔

☆۔ ہمارے گناہ رمضان المبارک کی آخری رات تک بخش دیئے جاتے ہیں۔

☆۔ ہمیں رمضان المبارک میں روزے کے لیے سحری عطاء کی گئی۔

☆۔ ہمیں رمضان المبارک میں لیلۃ القدر عطا ہوئی جو ایک ہزار مہینوں سے افضل ہے۔

☆۔ ہمیں مصیبت کے وقت،، اناللہ وانا الیہ راجعون،، پڑھنے کی تعلیم دی گئی۔

☆۔ ہم سے اللہ تعالیٰ نے سختی اور اغلال (بوجھ) کو رفع کیا۔

☆۔ ہمارے دین میں اللہ تعالیٰ نے حرج اور تنگی نہیں رکھی۔

☆۔ ہم سے اللہ تعالیٰ نے خطاء اور نسیان کا مواخذہ اُٹھالیا۔

☆۔ امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو امتِ مرحومہ کہا گیا۔ (یعنی رحمت کی ہوئی امت)

☆۔ ہمارے اسلام میں وہ وصف خاص رکھے گئے کہ اس میں امت مرحومہ کے لاوہ کوئی شریک نہیں سوائے انبیاء کرام علیھم السلام کے۔

☆۔ ہماری شریعت اکمل الشرائع ہے۔

☆۔ امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اجماع حجت ہے۔

☆۔ امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اختلاف رحمت ہے۔

☆۔ ہمارے لیے اگرچہ عمل کی قلت ہوگئی مگر ثواب زیادہ ملے گا۔

☆۔ ہمارے اندر اگر خدانخواستہ طاعون آئے تو اس میں مرنے والا شہید ہوگا اور طاعون اس امت کے لیے رحمت ہوگا جو دوسری امم کے لیے عذاب بن کے آیا تھا۔

☆۔ اس امت کا یہ خاصہ ہے کہ اگر دو آدمی میت کی شہادت بخیر دیں تو اس کے لیے جنت لازم ہوگی۔

Marfat.com

☆۔اس امت میں تصنیف وتالیف کتب کا سلسلہ جاری رہے گا۔

☆۔امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں قطب اوتا دنجباء وابدال اورغوث ہوں گے۔

☆۔ہم میدانِ حشر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے توسل وصدقے بلند مقام پرہوں گے۔

(حوالہ جات جمیع،شرح قصیدہ بردہ،علامہ سید ابو الحسنات محمد احمد قادری،ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور ۲۰۰۵ء،ص ۲۱۳تا۲۱۶)

یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اورآپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے چنداوصاف ہم نے بیان کیے اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنی زیادہ خوبیاں عطاء فرمائی ہیں کہ اگر جسم کا ہر بال زبان بن جائے اوراس کو حیاتِ خضر مل جائے پھر بھی وہ نہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبیوں کو گن سکتا ہے نہ شمار میں لاسکتا ہے۔

ہم نے یہ مذکورہ بالا اوصاف النبی مختلف کتب سے اخذ کیے ہیں مزید شوق رکھنے والے حضرات کے لیے گذارش ہے کہ وہ درج ذیل کتب کا مطالعہ فرمائیں۔

(1)الشفاء شریف:/قاضی عیاض مالکی علیہ رحمۃ

(2)الشمائل ترمذی:/امام محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ترمذی علیہ رحمۃ

(3)الخصائص الکبریٰ:/امام عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی علیہ رحمۃ

(4)انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب:/امام عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی علیہ رحمۃ

(5)جواہر البحار فی فضائل نبی المختار:/امام یوسف بن اسماعیل نبہانی علیہ رحمۃ

(6)مقام رسول صلی اللہ علیہ وسلم/مولانا منظور احمد فیضی علیہ رحمۃ

(7)خصائص مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم/مولانا سید محمود احمد رضوی علیہ رحمۃ

(8)شرف مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم/مولانا عبدالملک بن محمد نیشاپوری علیہ رحمۃ

(9)الامن والعلی:/امام احمد رضا بریلوی علیہ رحمۃ

(10)شروحات حدائق بخشش:/حضرت علامہ فیض احمد اویسی علیہ رحمۃ ومفتی غلام حسن قادری وغیرہ

Marfat.com

(11) انوارِ غوثیہ شرح شمائل ترمذیہ:/ علامہ امیر شاہ قادری گیلانی

(12) ذکرِ جمیل:/ علامہ شفیع اُکاڑوی علیہ رحمۃ

اور اس کے علاوہ احادیث اور سیرت کی کتب ہیں جن کا اعداد و شمار امر دشوار ہے جب حضور ﷺ کی سیرت پر لکھی جانے والی کتب کا احاطہ ایک مشکل کام ہے تو حضور ﷺ کے اوصاف کا احاطہ کون کر سکتا ہے؟ ہم آخر میں چند اشعار کے ساتھ حضور ﷺ کی بارگاہ میں دست بستہ عرض کرتے ہیں کہ

کوئی کیا جانے کہ کیا ہو...... عقل عالم سے ماوراء ہو
کنز مکتوم ازل میں...... درِ مکنون خدا ہو
سب جہت کے دائرے میں...... شش جہت سے تم وراء ہو
ندانم کدامیں سخن گویمت...... تو بالاتریں زانچہ من گویمت
لایمکن الثناء کما کان حقہ...... بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اور تیرے تو وصف عیبِ تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے
لیکن رضا نے ختم سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

رب کائنات سے دعا ہے کہ تمام مؤمنین کی بخشش فرمائے اور اس کام کو میرے، میرے والدین میرے اساتذہ کرام اور تمام عزیز و اقارب اور تمام قارئین کے لیے بخشش کا ذریعہ بنا کر دین و دنیا کی بھلائیاں عطاء فرمائے

آمین...... بحرمۃ النبی الکریم الامین

ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی

(فاضل جامعہ قادریہ عالیہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات)

Marfat.com

مقالہ نمبر:3

تحقیقات الرضویة

فی

اوّلیات المصطفویة

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اوّلیات

(مرتب)
ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی
(فاضل جامعہ قادریہ عالمیہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ جمیل

(۱)

اُستاذی مکرم حضرت علامہ مولانا ابوطیب وطاہر محمد ساجد القادری صاحب

(ناظمِ تعلیمات وصدر المدرسین مرکز اہلسنت جامعہ قادریہ عالیہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات)

الحمد للہ الّذی جعل نبیّہ محمداً اوّل الانبیاء بدءً وآخرھم بعثاً والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد الّذی قال کنت نبیا و آدم بین الماء و الطّین و علی آلہ اصحابہ اجمعین۔

اما بعد:

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسین وہی طٰہٰ

فطرت انسانی ہے کہ ہر محب اور غلام اپنی استطاعت اور قدرت کے مطابق اپنے محبوب اور آقا کی تعریف وتوصیف نثر یا نظم کی صورت میں بیان کر کے اپنی محبت اور غلامی کا اظہار کرتا ہے۔

فاضل نوجوان اخی فی اللہ عزیزم صاحبزادہ علامہ محمد نعیم قادری رضوی زاد اللہ علمہ و عملہ وحُسنِ تحریرہ نے بھی اپنے مخصوص انداز میں اولیات مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان کر کے اپنی والہانہ محبت وعقیدت کا اظہار کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم موصوف کی سعی جمیلہ کو قبول فرمائیں۔

آمین بجاہ سید الاوّلین والآخرین

بندہ عاجز ابوطیب وطاہر محمد ساجد القادری بن سید عالم

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو اتنے کمال عطاء فرمائے ہیں کہ ان کا احاطہ کرنا مشکل نہیں بلکہ ناممکن ہے کیونکہ حضور ﷺ کے اوصاف وکمالات دن بدن ترقی کی منازل کی طرف رواں دواں ہیں یوں تو حضور ﷺ ہر لحاظ سے اوّل ہیں اور آپ ﷺ کی اولیات کو شمار کرنا انتہائی مشکل ہے لیکن حضور ﷺ کی چند اولیات اختصار کے ساتھ آپ حضرات کے سامنے پیش کرنے کوشش کر رہا ہوں اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے

☆۔۔۔نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کی پہلی مخلوق ہیں:

حدیث مبارکہ ہے:

"عن عَبْدِ الرَّزّاق عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَوَّلِ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى؟ فَقَالَ: هُوَ نُوْرُ نَبِيِّكَ يَا جَابِرُ خَلَقَهُ اللّٰهُ ثُمَّ خَلَقَ فِيْهِ كُلَّ خَيْرٍ، وَخَلَقَ بَعْدَهُ كُلَّ شَيْءٍ وَحِيْنَ خَلَقَهُ اَقَامَهُ مِنْ مَقَامِ الْقُرْبِ اِثْنَيْ عَشَرَ اَلْفَ سَنَةٍ .... فَالْعَرْشُ وَالْكُرْسِيُّ مِنْ نُوْرِي وَالْكَرُوْبِيُّوْنَ مِنْ نُوْرِيْ وَالرُّوْحَانِيُّوْنَ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ نُوْرِيْ وَالْجَنَّةُ وَمَا فِيْهَا مِنَ النَّعِيْمِ مِنْ نُوْرِيْ وَمَلَائِكَةُ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ مِنْ نُوْرِيْ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالْكَوَاكِبُ مِنْ نُوْرِيْ وَالْعَقْلُ وَالتَّوْفِيْقُ مِنْ نُوْرِيْ وَاَرْوَاحُ الرُّسُلِ وَالْاَنْبِيَاءِ مِنْ نُوْرِيْ وَالشُّهَدَاءُ وَالسُّعَدَاءُ وَالصَّالِحُوْنَ مِنْ نِتَاجِ نُوْرِيْ .... ثُمَّ خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ مِنَ الْاَرْضِ فَرَكَّبَ فِيْهِ النُّوْرَ فِيْ جَبِيْنِهٖ ثُمَّ انْتَقَلَ مِنْهُ اِلٰى شِيْثٍ وَكَانَ يَنْتَقِلُ مِنْ طَاهِرٍ اِلٰى طَيِّبٍ وَمِنْ طَيِّبٍ اِلٰى طَاهِرٍ، اِلٰى اَنْ اَوْصَلَهُ اللّٰهُ صُلْبَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَمِنْهُ اِلٰى رَحِمِ اُمِّيْ آمِنَةَ بِنْتِ وَهْبٍ ثُمَّ اَخْرَجَنِيْ اِلَى الدُّنْيَا فَجَعَلَنِيْ سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ وَرَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ

Marfat.com

وَقَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ وَ هٰكَذَا كَانَ بَدْءُ خَلْقِ نَبِيِّكَ يَا جَابِرُ۔"

("مصنف عبد الرزاق" جز اول، بتحقیق الدکتور عیسیٰ بن عبداللہ، حدیث نمبر 18۔)

(امام بخاری کے دادا استاد محدث کبیر حافظ) عبدالرزاق نے معمر سے انہوں نے منکدر سے انہوں نے (صحابی رسول) حضرت جابر سے روایت کیا۔ آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کی سب سے پہلی مخلوق کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا اے جابر وہ تمہارے نبی کا نور ہے جسے اللہ نے پیدا کیا پھر اس نور میں ہر قسم کا خیر پیدا کیا اور ہر شئی اس کے بعد پیدا کی اور جب اس کو پیدا کیا تو اسے اپنے سامنے مقام قرب میں ۱۲ ہزار سال تک رکھا.......... پس عرش اور کرسی میرے نور سے ہیں اور مقرب فرشتے میرے نور سے ہیں اور روحانی مخلوق اور فرشتے میرے نور سے ہیں اور جنت اور اس کی نعمتیں میرے نور سے ہیں اور سات آسمانوں کے فرشتے میرے نور سے ہیں اور سورج اور چاند ستارے میرے نور سے ہیں اور عقل اور توفیق میرے نور سے ہیں۔ انبیاء اور رسل کی روحیں میرے نور سے ہیں۔ شہداء، سعداء اور صالحین میرے نور سے ہیں........... پھر اللہ تعالیٰ نے آدم (علیہ السلام) کو زمین سے پیدا کیا۔ ان کی پیشانی میں نور رکھا پھر وہ نور شیث (علیہ السلام) کی طرف منتقل ہوا اور ایک طیب سے ایک طاہر کی طرف اور ایک طاہر سے ایک طیب کی طرف منتقل ہوتا رہا یہاں تک کہ اس نور کو اللہ تعالیٰ نے عبداللہ بن عبدالمطلب کی پشت میں اور ان سے میری والدہ آمنہ بنت وہب کی رحم میں منتقل کیا۔ پھر مجھے اللہ تعالیٰ دنیا میں لایا پس اس نے مجھے سید المرسلین، خاتم النبیین رحمۃ للعالمین اور اپنے مقرب بندوں کا قائد بنا دیا۔ اے جابر اس طرح تیرے نبی کی پیدائش کی ابتداء ہوئی۔"

اس صحیح الاسناد حدیث سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوقات میں سب سے پہلے ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو پیدا کیا اور پھر آپ کے نور

Marfat.com

سے تمام اشیاء کو پیدا کیا اسی لیے محققین نے دیگر وجوہ کے علاوہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا تقیید و تخصیص رحمۃ للعالمین اس معنیٰ میں بھی قرار دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کائنات کے ایک ایک ذرے کو نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیدا فرمایا اور آپ کو مصدر کائنات اور پوری کائنات کے لیے فیض الٰہی کے حصول کا واسطہ کبریٰ ہونے کا شرف عطا فرمایا ہے۔ اس بناء پر علماء اہلسنّت نے رحمۃ للعالمین کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت خاصہ قرار دیا ہے۔

نیز اس صحیح الاسناد حدیث مبارکہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام آباؤ واجداد کا طیب وطاہر ہونا ثابت ہوا جبکہ قرآن مجید سورہ توبہ آیت نمبر 28 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ۔''

ترجمہ: ''مشرکین ناپاک ہیں۔''

لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین اور تمام آباء کرام وامہات عظام کا موحد ہونا ثابت ہوا۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس سے ذکر میلاد کا مسنون ہونا ثابت ہوا

اس صحیح الاسناد حدیث کی بناء پر اہلسنّت کا عقیدہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت نور ہے آپ محض بشر نہیں بلکہ نوری بشر ہیں۔

(از افادات استاذی مکرم پیشوائے اہلسنت حضرت صاحبزادہ پیر محمد افضل قادری دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین خانقاہ قادریہ عالیہ نیک آباد گجرات)

اس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ وَالْاَرْضِيْنَ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، الموذج اللبیب فی خصائص الحبیب، (جدہ: وزارت العلام جدہ ۱٤٠۰ھ) ص ۲۳)

Marfat.com

اے محبوب تجھے نہ پیدا کرتا تو نہ آسمانوں کو پیدا کرتا نہ زمینوں کو۔
اس حدیث سے بھی پتہ چلا کہ حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کی سب سے پہلی مخلوق ہیں کیونکہ آپ ﷺ کا وجود باجود ہی تمام مخلوقات کا سبب بنا۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

اور میں اس حدیث مبارکہ کی شرح کرتے ہوئے بارگاہِ نبوی میں یوں عرض کرتا ہوں کہ:

بزمِ جہاں کو سجایا تیرے واسطے
زمیں آسماں کو بنایا تیرے واسطے
زمین و فلک حور و ملک تیرے نور سے
فردوسِ جناں کو سجایا تیرے واسطے
شمعِ تیری پروانہ تیرا گل و گلشن تیرے لیے
نغمِ بلبل بنایا تیرے واسطے
مالک تیرا تو مُلک تیری ملکیت میں
خدا کی سب رعایا تیرے واسطے
برب جہاں کُل خلق تیرے لیے بنی
شمس و قمر ہر چوپایہ تیرے واسطے
افرادِ نیک و بد اُسے معلوم ہیں سبھی
محشر میں سب کو اُٹھایا تیرے واسطے
کرے معاف گناہ سب گناہگاروں کے خدا
اور ناعم کی سب خطایاہ تیرے واسطے

Marfat.com

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

* انا اوّل الانبیاء خلقاً *

(ابو حامد محمد بن غزالی علیہ الرحمہ متوفی ۵۰۵ھ معارج القدس فی مدارج معرفۃ النفس دار الآفاق الجدید ۱۹۷۵ء، ص ۱۱۱)

میں تخلیق کے اعتبار سے تمام انبیاء سے پہلے پیدا کیا گیا۔ (اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی سب سے پہلے نبی و رسول ہیں)

☆۔۔۔اللہ تعالیٰ کے پہلے نبی اور رسول:

تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا

(الفرقان ۱:۲۵)

پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندہ خاص پر فرقان (قرآن) نازل کیا تا کہ وہ تمام جہانوں کے لیے ڈرسنانے والا ہو۔

اس آیہ مبارکہ سے یہ بات صراحتاً ثابت ہو رہی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے نبی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں کا نبی بنایا تو یقیناً آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت آدم علیہ السلام کے بھی نبی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بعثت کے اعتبار سے پہلے رکھا۔ اسی کی طرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صراحتاً اشارہ فرمایا چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قیل یا رسول اللہ متی کنت نبیاً قال و آدم بین الروح والجسد

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نبی کب بنے فرمایا جب کہ آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔

Marfat.com

(عبد الرحمن بن ابی بکر، امام جلال الدین السیوطی (متوفی ۹۱۱ھ)، خصائص کبری مکتبہ رحمانیہ، ج ۱، ص ۸)

اور امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

فَكَانَ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب، (حلہ، وزارت العلام حلہ (۱٤٠٦ھ) ص ۲۰)

وہ اس وقت بھی نبی تھے جب آدم علیہ السلام پانی اور مٹی کے درمیان تھے۔

رسول کی تعریف:

رسول اُس مرد کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نئی شریعت اور نیا دین دے کر تبلیغ احکام کے لیے بھیجا جائے۔

نبی کی تعریف:

نبی اُس مرد کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا جائے تا کہ اللہ تعالیٰ کے اُن احکام کی تبلیغ و تقریر کرے جو پہلے کسی رسول پر نازل ہو چکے ہوں۔

(یعنی رسول نئی شریعت لے کر آتا ہے اور نبی پچھلی شریعت کی تبلیغ و تقریر کرتا ہے۔ اور ہمارے نبی ﷺ رسول بھی ہیں اور نبی بھی کیونکہ آپ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت میں نئے احکام بھی ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شریعت کے بھی احکام ہیں، ابو الاحمد محمد نعیم قادری رضوی غفرلہ)

فائدہ:

نبی کا لغوی و حقیقی معنی کرتے ہوئے صاحب المنجد لکھتے ہیں

النبی المخبر عن الغیب او المستقبل بالالھام من اللہ

(المنجد عربی ص ۷۸٤ تحت مادہ ن،ب،أ)

Marfat.com

نبی اُس کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام (وحی) کے ذریعے غیب اور مستقبل کی خبریں دینے والا ہو۔

سرِ عرش پر ہے تیری گزر دلِ فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت وملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا عالم

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضلِ بریلوی علیہ الرحمۃ کے ایک شعر سے مجھے ایک نکتہ سمجھ میں آیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا درجہ کہاں سے شروع ہوتی ہے نکتہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے جمادات ہیں اس کے اوپر نباتات اور پھر حیوانات اور ان سے اُوپر فرشتوں کا درجہ ہے پھر اس سے اوپر کامل انسان کا درجہ ہے (انسان فرشتوں سے افضل ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں اور علامہ ڈاکٹر محمد اقبال علیہ الرحمہ کیا خوب کہتے ہیں کہ

فرشتوں سے بہتر ہے انسان بننا
مگر اس پہ لگتی ہے محنت زیادہ

پھر انسان سے اوپر درجہ ہے رسل ملائکہ کا پھر اس سے اوپر درجہ ہے انبیاء کرام کا پھر اس سے اوپر درجہ ہے رسلِ بشریت کا پھر اس سے اوپر درجہ آتا ہے عظمت والے رسولوں کا اور یہ وہ مقام ہے جہاں سے ہمارے آقا ومولا صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت نہیں نبوت شروع ہوتی ہے یاد رہے کہ رسول نبی سے افضل ہوتا ہے تو جب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا یہ عالم ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت عظیم تر رسولوں کی رسالت کی انتہا سے شروع ہوتی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا عالم کیا ہوگا۔؟ اعلیٰ حضرت کا شعر یہ ہے کہ

خلق سے اولیاء، اولیاء سے رسل

Marfat.com

اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

☆---سب سے پہلے مسلمان اور مومن:

اللہ تعالیٰ نے اس بات کو بھی لوگوں پر واضح کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذاتِ اقدس پر اس کائنات میں سب سے پہلے ایمان لانے والے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

قُلْ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِیًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ هُوَ یُطْعِمُ وَ لَا یُطْعَمُ قُلْ اِنِّیْۤ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ (الانعام:۱۴)

تم فرماؤ کیا میں اللہ کے سوا کسی اور کو والی بناؤں وہ اللہ جس نے آسمان اور زمین پیدا کیے اور وہ کھلاتا ہے اور کھانے سے پاک ہے تم فرماؤ مجھے حکم ہوا ہے کہ سب سے پہلے گردن رکھوں۔

دوسرے مقام پر ہے:

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُكِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ۔

(الانعام:۱۶۲،۱۶۳)

تم فرماؤ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میری موت سب اللہ کے لیے ہیں جو سارے جہان کا رب ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی بات کا حکم ہے اور میں سب سے پہلے اسلام لانے والا ہوں۔

ایک اور مقام پر فرمایا:

قُلْ اِنِّیْۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّیْنَ وَ اُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِیْنَ

(الزمر:۱۱،۱۲)

Marfat.com

آپ فرما دیجئے کہ مجھے تو حکم ملا ہے کہ میں خلوص کے ساتھ اللہ کی عبادت کروں اور یہ بھی حکم ملا ہے کہ سب سے پہلا مسلمان میں ہوں۔

اسی طرح خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

انا اوّل المؤمنین

میں سب سے پہلا مومن ہوں

(ابو عبد الله احمد بن حنبل الشيباني (متوفى ۲٤۱ھ)، الرد على الجهميه و الزنادقه، دار الثبات للنشر والتوزيع، ص ۸۰)

نیز فرمایا:

انا اوّل المسلمين

(ابو عبد الله احمد بن حنبل الشيباني (متوفى ۲٤۱ھ)، الرد على الجهميه و الزنادقه، دار الثبات للنشر والتوزيع، ص ۸۰)

میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔

فائدہ:

جو مسلمان ہے وہ مومن بھی ہے اور جو مومن ہے وہ مسلمان بھی چنانچہ علامہ سعد الدین تفتازانی فرماتے ہیں۔

و بالجملة لا يصح في الشرع ان يحكم على احد بانه مؤمن و ليس بمسلم او مسلم و ليس بمؤمن

اور حاصل کلام یہ کہ شرع میں یہ بات درست نہیں کہ کسی کو کہا جائے کہ یہ مومن ہے مسلمان نہیں یا مسلمان ہے اور مومن نہیں (یعنی کسی کو مسلمان ماننے اور مومن نہ ماننے یا مومن ماننے اور مسلمان نہ ماننے یہ درست نہیں کیونکہ جو مومن ہے وہ مسلمان بھی ہے اور جو مسلمان ہے وہ مومن بھی ہے)

Marfat.com

(امام سعد الدین مسعود بن عمر تفتازانی، شرح العقائد النسفیہ، مکتبہ رحمانیہ لاہور، بحث فی الایمان و الاسلام واحد، ص ۱۵۸)

امام سعد الدین تفتازانی کے نزدیک مومن اور مسلمان ایک ہی شخص کے دو نام ہیں لیکن الشیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے ایمان اور اسلام میں فرق کو بیان کیا ہے آپ فرماتے ہیں۔

"اسلام اسم ظاہر اعمال ست و ایمان نام باطن اعتقاد و دین عبارت از مجموع اسلام و ایمان ست آنکه در اعتقاد مذکور است که اسلام و ایمان یکے ست باں معنی ست که هر مومن مسلم ست و هر مسلم مومن و نفی یکے مومن و مسلم از مسلمان نه توان کرد"

یعنی اسلام ظاہری اعمال (مثلاً نماز پڑھنے، روزہ رکھنے، اور زکوۃ دینے وغیرہ) کا نام ہے اور ایمان اعتقادِ باطن (یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دل سے ماننے) کا نام ہے اور اسلام اور ایمان کے مجموعہ کا نام دین ہے اور وہ جو عقائد کی کتابوں میں ہے کہ اسلام اور ایمان ایک ہی ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر مومن مسلمان ہے اور ہر مسلمان مومن ہے اور ان دونوں میں سے کسی ایک کی نفی مسلمان سے نہیں کر سکتے۔

(شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ، اشعۃ اللمعات، ج ۱، ص ۳۸، بحوالہ انوار محدث، رضا بک شاپ، گجرات، ص ۵۹)

(خلاصہ کلام یہ کہ اسلام اور ایمان میں فرق ہے لیکن مسلمان اور مومن میں فرق نہیں)

☆۔۔۔سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے:

مذکورہ بالا آیات واحادیث بھی اس بات پر دال ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی سب سے

Marfat.com

پہلے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے ہیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تخلیق میں بھی اول ہیں اور اسلام وایمان میں بھی۔ علاوہ ازیں خود آقا نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

انا اوّل العابدین

(عبد العزیز بن صالح،جھود الشیخ محمد الامین الشنقیطی فی تقریر عقیدہ سلف، مکتبہ العبیکان ، الریاض ۱۹۹۹ء، ج۲، ص ۵۶۱)

میں ہی سب سے پہلے (اللہ تعالیٰ کی) عبادت کرنے والا ہوں۔

فائدہ:

عبادت کا معنی ہے غایتِ تعظیم اور نہایت تذلل جیسا کہ علامہ قاضی شیرازی بیضاوی علیہ الرحمہ تفسیر بیضاوی میں فرماتے ہیں کہ

والعبادۃ اقصیٰ غایۃ الخضوع والتذلل

اور عبادت عاجزی اور انکساری کے آخری درجہ کو کہتے ہیں۔

(تفسیر بیضاوی،پ ۱ سورۃ فاتحہ تحت آیہ نمبر ۵، ص ۳۵، مکتبہ رحمانیہ)

اور عبادت کا دار و مدار عظمت کے آخری درجہ پر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے عبادت کو خالقیتِ کل شئی اور اس جیسی مثالوں پر مرتب فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا،

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ

(الانعام:۱۰۲)

یہ ہے اللہ تمہارا رب اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں ہر چیز کا بنانے والا تو اسے پوجو۔

اب اس آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے عبادت کو خالقیتِ کل شئی پر مرتب کیا کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اس لیے کرو کہ اس نے تمام اشیاء کو پیدا فرمایا ہے اور جو تمام اشیاء کو بنانے والا ہے ظاہر ہے اس سے عظیم ہستی کوئی بھی نہیں لہذا معلوم ہوا کہ عبادت کا

Marfat.com

دار و مدار عظمت کے آخری درجہ پر ہے اس طرح امام فخر الدین الرازی فرماتے ہیں کہ۔

ان امر العبادة ترتب علی کونه خالق کل شئی اذ ترتب الحکم علی الوصف بالفاء مشعر بالسببیة فهذا تقتضی ان تکون الاله خالقاً للاشیاء هو الموجب لکونه معبوداً علی الاطلاق فالاله هو المستحق للمعبودیة

عبادت کا حکم خالق کل شئی پر مرتب ہے اور جب حکم کسی وصف پر فاء کے ساتھ مرتب ہو تو وہ اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ یہ وصف حکم کا سبب ہے پس یہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ الہ اشیاء کا خالق ہو اور یہی علی الاطلاق معبود ہونے کا موجب ہے پس الہ وہ ہے جو مستحق للعبادت ہو۔

(تفسیر کبیر، پ۷، الانعام: تحت الآیہ ۱۰۲)

ثابت ہوا کہ کسی کے سامنے دست بستہ خواہ زانوں پکڑ کے کھڑا ہونا یا کسی کے گرد گھومنا یا کسی کو محتاج سمجھ کر ہر سال اپنے مال سے چالیسواں حصہ مقرر کرنا یا اپنے اہل وعیال کے کاروبار میں صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے پینے سے باز رہنا غایت تعظیم تو ایک طرف تعظیم ہی نہیں اور عبادت کا دار و مدار تو انتہائی تعظیم پر ہے تو ایسے افعال کہ ان میں دوسرے کو مستحق للعبادت اور واجب الوجود یا رزاق مطلق یا خالقِ عالم یا قیوم بالذات یا حیی بذاتہ یا نفع ونقصان میں موثرِ حقیقی یا امامت واحیاء میں مستقل نہ سمجھا جائے اور نہ ہی یہ عقیدہ رکھا جائے نہ عبادت بنتے ہیں اور نہ ہی توحید کا ابطال لازم آتا ہے اور نہ ہی شرک کا وہم ہوتا ہے۔

☆۔۔۔سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا دیدار کرنے والے:

یوں تو رسول اللہ ﷺ نے حالتِ بیداری میں اپنے سر کی آنکھوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا ہے جیسا کہ کتب معراج میں مذکور ہے اور علماء کرام نے بے شمار دلائل

Marfat.com

سے اس بات کو ثابت کیا ہے لیکن بروز قیامت بھی جو ہستی سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا دیدار کرے گی وہ حضور ﷺ کی ہی ذات بابرکت ہے امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے۔

وَاَوَّلُ مَنْ یَّنْظُرُ اِلَی اللّٰہِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی،امام،انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب،(جدہ،وزارت العلام جدہ [٠١٤٠٥ھ)ص ١٢٥)

اورآپ ﷺ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کو دیکھے گے

☆۔۔۔اللہ تعالیٰ کی تجلیات کا سب سے پہلا مرکز:

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ

وَحِیْنَ خَلَقَہٗ اَقَامَہٗ مِنْ مَقَامِ الْقُرْبِ اِثْنَیْ عَشَرَ اَلْفَ سَنَۃٍ

("مصنف عبد الرزاق" جز اول، بتحقیق الدکتور عیسیٰ بن عبداللہ، حدیث نمبر 18۔)

جب اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا کیا تو اس کو اپنے مقامِ قرب میں بارہ ہزار سال رکھا۔

معلوم ہوا سب سے پہلی چیز جو اللہ تعالیٰ کا مرکزِ تجلیات بنی وہ ہمارے نبی ﷺ کا نور مبارک ہے۔

نکتہِ مفیدہ:

تفاسیر میں موجود ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی ایک تجلی پہاڑ کے واسطے کے ساتھ دکھائی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نظر اتنی تیز ہوگئی کہ آپ علیہ السلام چالیس میل کی دوری سے اندھیری رات میں سیاہ پتھر پر کالی چونٹی کو بالکل صاف دیکھ لیتے تو جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک تجلی وہ بھی بالواسطہ

Marfat.com

دیکھی تو آپ علیہ السلام کی نظر کا یہ عالم ہے تو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ کا کیا عالم ہوگا جو کہ ایک نہیں لاکھوں اور کروڑوں تجلیات کے بغیر کسی واسطہ کے بارہ ہزار سال مرکز بنے رہے؟

یہ شان ہے خدمت گاروں کی سردار کا عالم کیا ہوگا

☆۔۔۔اللہ تعالیٰ کی سب سے پہلی رحمت:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (الانبیاء۲۱:۱۰۷)

اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر رحمت تمام جہانوں کے لیے۔

اس آیہ مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی سب سے پہلی رحمت ہیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنایا لہٰذا تمام جہانوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کا مقدم ہونا ضروری ہے۔

شاہِ ارض وسماء سرورِ انبیا تیری شانِ جلالت کی کیا بات ہے

بن کے آیا ہے تو رحمتِ دو جہاں تیری وسعتِ رحمت کی کیا بات ہے

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر انبیاء کی نسبت اوّل الذکر ہے:

باوجود اس کے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری تمام انبیاء علیہم السلام کے بعد میں ہوئی لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو تمام انبیاء سے پہلے رکھا گیا۔ اور یہ وہ فضیلت ہے جو صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی عطا کی گئی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

" وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا

(الاحزاب:۷)

اور (وہ وقت یاد کیجئے) جب ہم نے تمام نبیوں سے مستحکم وعدہ لیا اور آپ سے بھی نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم سے اور ہم نے ان سب سے پختہ عہد لیا

Marfat.com

کہ وہ اللہ کے احکام کی بجا آوری اور اس کی تبلیغ میں ہمیشہ ثابت قدم رہیں گے۔
(اس آیہ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے تمام رسولوں اور انبیاء سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر پہلے فرمایا)

ایک اور مقام پر انبیاء کا ذکر فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

"اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۝

(النساء:۱۶۳)

(اے رسول) ہم نے آپ کی طرف اس طرح وحی بھیجی جس طرح ہم نے نوح اور ان نبیوں کی طرف جو نوح کے بعد آئے ان کی طرف وحی بھیجی اور ہم نے وحی بھیجی ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان (علیہم السلام) کی طرف اور ہم نے داؤد کو زبور عطا کی۔
(اس آیہ مبارکہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو تمام انبیاء کے ذکر پر مقدم کیا اور سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا ذکر فرمایا)

ورفعنا لک ذکر کا ہے سایہ تجھ پر
ذکر ہے اُونچا تیرا بول ہے بالا تیرا

☆۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے اللہ کی ربوبیت کا اقرار کیا:

امام جلال الدین السیوطی فرماتے ہیں:

اِنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ قَالَ بَلٰى يَوْمَ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ

جس دن اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ تو سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں کہا۔

Marfat.com

(یوسف بن اسماعیل النبھانی ،جواھر البحار فی فضائل النبی المختار، ج ۲ ص ۱٤ ،دار الکتب العلمیة ،بیروت ۱٤۱۹ھ ۱۹۹۸ء،من جواھر الامام احمد بن محمد ابی بکر قسطلانی م ۹۲۳ھ)

☆۔۔۔اسم محمد ﷺ سب سے پہلے آپ ﷺ کا ہی رکھا گیا:

سب سے پہلے اسم محمد آپ ﷺ کا ہی رکھا گیا آپ ﷺ سے پہلے کسی کا نام محمد نہ ہوا۔

الشیخ محمد المہدی فاسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

وقد سماہ تعالیٰ بھذا الاسم الذی ھو محمد قبل ان یخلق آدم علیہ السلام بل قبل ان یخلق الخلق بالفی عام

(مطالع المسرات بجلاء دلائل الخیرات،بحوالہ العوارف العنبریہ فی المیلاد النبویہ،مولانا محمد یعقوب ہزاروی،ضیاء القرآن لاہور،۱۳۱)

تحقیق اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ اسم شریف محمد ﷺ سے تخلیق آدم علیہ السلام بلکہ تمام مخلوق کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل موسوم فرمایا۔

امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمہ نے اسی کے متعلق ایک حدیث ذکر کی ہے کہ ''جب حضور ﷺ پیدا ہوئے تو حضرت عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ساتویں دن ایک بکری ذبح کی اور قریش کی دعوت کی

فلما اکلوا قالوا یا عبد المطلب ما سمیتہ ؟ قال سمیتہ محمدا قالوا فما رغبت بہ عن اسماء اھل بیتک قال اردت ان یحمدہ اللہ فی السماء و خلقہ فی الارض

جب قریش کھانا کھا چکے تو انہوں نے حضرت عبدالمطلب سے پوچھا بچے کا نام کیا رکھا ہے؟ تو آپ نے جواب دیا کہ محمد (ﷺ) قریش نے کہا آپ نے اپنے خاندان کے ناموں سے اعراض کیوں کیا ہے (یعنی خاندان کے کسی آدمی کا نام رکھ

Marfat.com

لیتے) تو حضرت عبدالمطلب نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں میں اس کی تعریف فرمائے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق زمین میں۔

(الخصائص الکبریٰ، ج ۱، باب ما ظہر فی لیلۃ مولدہ من المعجزات والخصائص ،ص ۸۵،مکتبہ رحمانیہ)

اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کسی کا نام محمد نہ تھا اسی لیے تو قریش نے سوال کیا کہ آپ کوئی مشہور نام رکھتے۔ تو یہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولیت ہے کہ سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھا گیا۔ خیال رہے کہ لفظِ محمد باب تفعیل سے اسمِ مفعول کا صیغہ ہے اور اس کا معنی ہے۔

مدح مرۃ بعد مرۃ ...... جس کی بار بار تعریف کی گئی ہو

سبحان اللہ۔ جس معنوی مناسبت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ نام رکھا گیا وہ کتنی درست ثابت ہوئی۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس نامِ پاک کا اشتقاق اللہ تعالیٰ کے نام محمود سے ہے علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک محمود سے مشتق ہے۔

(علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمۃ سیرت رسول عربی ﷺ ۲۰۰۰ء، ص ۴۲۳، اکبر بک سیلرز، لاہور)

علامہ علی بن برہان الدین حلبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

ویروی ان عبد المطلب انما سماہ محمدا لرویا رآھا

اور یہ بھی روایت ہے کہ حضرت عبدالمطلب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ نام ایک خواب کی وجہ سے رکھا جو آپ نے دیکھا (خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو دیکھا کہ ہر چیز

Marfat.com

آپ ﷺ کو سجدہ کررہی ہے اور آپ ﷺ کا نور زیادہ سے زیادہ ہوتا جارہا ہے اس لیے آپ ﷺ کا نام محمد ﷺ رکھا دیا۔)

(العوارف العنبریہ فی المیلاد النبویہ،مولانا محمد یعقوب ہزاروی،ضیاء القرآن لاہور،ص ۱۲۳)

نام پاک محمد ﷺ کی فضیلت

مولانا محمد نقی علی خاں بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں۔

''یہ وہ نام ہے جسے خالق ارض وسماء جل جلالہ نے زمین وآسمان مہر ماہ کی پیدائش سے بیس لاکھ برس پہلے اپنے نام کے ساتھ عرش بریں پر لکھا حق عزمجدہ کو یہی نام ایسا بھایا جس تمام عالم بالا آباد فرمایا سدرہ المنتہی کے پتے اور جنت کے قصر وغرفے اورہفت آسمان کے تمام مواضع واماکن کو اس سے زینت دی اور حورعین کے سینوں اور ملائکہ مکرمین کی آنکھوں پہ اسے تحریر فرما کر صفاء روشنی بخشی۔

(جواهر البیان فی اسرار الارکان،بحواله العوارف العنبریه فی المیلاد النبویه،مولانا محمد یعقوب هزاروی،ضیاء القرآن لاهور،ص ۱۲۳)

اسی طرح امام احمد بن محمد ابی بکر قسطلانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی كَتَبَ اِسْمَهُ الشَّرِيْفَ عَلَى الْعَرْشِ وَعَلٰى كُلِّ سَمَاءٍ وَعَلَى الْجِنَانِ وَمَا فِيْهَا

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کا نام عرش ہر آسمان اور جنت اور جو کچھ اس میں ہے پر لکھا

(یوسف بن اسماعیل النبهانی،جواهر البحار فی فضائل النبی المختار،ج ۲،ص ۱۴،دار الکتب العلمیه،بیروت ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء،من جواهر الامام احمد بن محمد ابی بکر قسطلانی م ۹۲۳ھ)

Marfat.com

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے کندھوں کے درمیان اس نامِ پاک کو لکھا۔

بَیْنَ کَتِفَیْ آدَمَ مَکْتُوْبٌ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ

حضرت آدم علیہ السلام کے کندھوں کے درمیان محمد رسول اللہ خاتم النبیین لکھا ہوا تھا۔

خصائص کبریٰ، ج ۱، ص ۱۹ مطبوعہ مکہ مکرمہ بحوالہ انوار المحمدیہ فی السیرۃ المصطفویہ، ص ۱۸۸ قادری کتب خانہ سیالکوٹ، (۲۰۰۴ء، ۱۴۲۵ھ)

آپ ﷺ کو آپ ﷺ کا نام لے کر پکارنے سے منع فرمایا گیا

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کا مقام و مرتبہ واضح کرتے ہوئے امت کو آپ ﷺ کے ادب و احترام کا حکم دیا اور فرمایا تم میں سے کوئی بھی شخص آپ ﷺ کا نام لے کر نہ بلائے بلکہ آپ ﷺ کے اوصاف کا تذکرہ کرتے ہوئے یا رسول اللہ ﷺ یا نبی اللہ ﷺ کہے ایسا حکم سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کی امتوں کو نہیں دیا گیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَکُمْ کَدُعَآءِ بَعْضِکُمْ بَعْضًا"

(النور: ۶۳)

پیارے رسول (ﷺ) کو اس طرح نہ بلایا کرو جس طرح تم ایک دوسرے کو بلاتے ہو۔

حضرت ابن عباس، مجاہد، سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ لوگ آپ ﷺ کو یا محمد یا ابا القاسم کہہ کر پکارتے تھے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی عظمت کے پیشِ نظر ایسا کرنے سے منع فرما دیا اور حکم دیا کہ آپ ﷺ کو یا نبی اللہ یا رسول اللہ کہہ کر

Marfat.com

پکاریں۔(تفسیر ابن کثیر،جلد،۳،ص۳۰۶،تحت آیہ مذکورہ)

اسم پاک محمد ﷺ کی برکات

1: حدیث شریف میں ہے۔

من ولد له مولود فسما محمدا حبا لی و تبرکا باسمی هو و مولوده فی الجنته

(سیرت حلبیہ، احکام شریعت،بحوالہ العوارف العنبریہ فی المیلاد النبویہ،مولانا محمد یعقوب ہزاروی،ضیاء القرآن لاہور، ۱۲۵)

جس کا لڑکا پیدا ہوا تو اس نے میری محبت اور میرے نام سے برکت حاصل کرنے کے لیے اس کا نام محمد رکھا تو وہ (والد) اور اسکا لڑکا دونوں جنتی ہیں۔

2: ...... عن ابی رافع عن ابیه قال سمعت رسول الله ﷺ یقول اذا سمیتموه محمدا فلا تضربوه و لا تحرموه

(سیرت حلبیہ، احکام شریعت،بحوالہ العوارف العنبریہ فی المیلاد النبویہ،مولانا محمد یعقوب ہزاروی،ضیاء القرآن لاہور، ۱۲۵)

حضرت ابو رافع (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو نہ اس کو مارو اور نہ ہی محروم رکھو۔(یعنی اس کو کسی چیز سے جو تم اپنے دوسرے بچوں کو دیتے ہوں محروم نہ کرو چاہے وہ کوئی دنیاوی چیز ہو یا تعلیم و تربیت اور ویسے بھی جس کا نام محمد ہو اس کی اچھی تربیت ہونی چاہیے تاکہ لوگ اس کو برا نہ کہیں،ابو لاحمد غفرلہ)

3: ...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا۔

یوقف عبدان ای اسم احدهما احمد و الاخر محمد بین یدی الله

Marfat.com

تعالیٰ فیومر بھما الی الجنۃ فیقولان ربنا بما استھلنا الجنۃ ولم نعمل عملا تجازینا بہ الجنۃ فیقول اللہ تعالیٰ ادخلا الجنۃ فانی آلیت علی نفسی ان لا یدخل النار من اسمہ احمد او محمد

(سیرت حلبیہ، احکام شریعت، بحوالہ العوارف العنبریہ فی المیلاد النبویہ مولانا محمد یعقوب ہزاروی، ضیاء القرآن لاہور، ۱۲۵)

قیامت کے دن دو شخص رب کے حضور کھڑے کیے جائیں گے ایک کا نام احمد اور دوسرے کا نام احمد ہوگا حکم ہوگا انہیں جنت میں لے جاؤ وہ دونوں عرض کریں گے یا اللہ ہم کس عمل کی وجہ سے جنت کے قابل ہوئے؟ ہم نے جنتیوں والا کوئی کام نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا جنت میں چلے جاؤ میں نے حلف فرمایا ہے کہ جس کا نام احمد یا محمد ہوگا اس کو دوزخ میں نہ ڈالوں گا۔ (معلوم ہوا کہ جو برکات اسم محمد کی ہیں وہی برکات اسم احمد کی بھی ہیں۔ ابو الاحمد غفرلہ)

4: ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

ما ضر احدکم لو کان فی بیتہ محمد او محمدان او ثلثۃ

(سیرت حلبیہ، احکام شریعت، بحوالہ العوارف العنبریہ فی المیلاد النبویہ مولانا محمد یعقوب ہزاروی، ضیاء القرآن لاہور، ۱۲۶)

تم میں سے کسی کا کیا نقصان ہے اگر اس کے گھر میں ایک محمد ہو یا دو محمد ہوں یا تین محمد ہوں (یعنی اگر تم اپنے ایک لڑکا کا نام محمد رکھو یا دو کا یا تین لڑکوں کا نام محمد رکھو تو تمہارا کیا جاتا)

5: ...... شکت الیہ صلی اللہ علیہ وسلم امرأۃ بانھا لا یعیش لھا ولد فقال لھا اجعلی اللہ علیك ان تسمیہ محمدا ففعلت فعاش ولدھا

(سیرت حلبیہ، احکام شریعت، بحوالہ العوارف العنبریہ فی المیلاد النبویہ مولانا محمد یعقوب

Marfat.com

ہزاروی،ضیاء القرآن لاہور،۱۲۶)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک عورت آئی اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اس کی اولاد زندہ نہیں رہتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسے فرمایا کہ تو اپنے بیٹے پر لازم کرلے کہ جو بیٹا اللہ تعالیٰ نے تجھے عطاء کیا اس کا نام محمد رکھے گئی اس نے ایسا ہی کیا اللہ تعالیٰ نے اس کو لڑکا عطا کیا جو زندہ رہا۔ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی معلوم ہے کہ اس عورت کو اولاد ملے گی اور یہ بھی کہ لڑکا ہی ملے گا، نیز معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو زندگی عطا کر سکتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مشکل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارنا سنتِ صحابہ ہے۔ ابوالاحمد غفرلہ)

6: ...... و فی حدیث معضل اذا کان یوم القیامة نادیٰ منادیا محمد قم فادخل الجنة بغیر حساب فیقوم کل من اسمه محمد یتوهم ان نداء له فلکرامة محمد لا یمنعون

(سیرت حلبیہ، احکام شریعت،بحوالہ العوارف العنبریہ فی المیلاد النبویہ مولانا محمد یعقوب ہزاروی،ضیاء القرآن لاہور،۱۲۶)

اور حدیث معضل میں ہے جب قیامت کا دن آئے گا تو ایک منادی ندا کرے گا اے محمد کھڑے ہوکر جنت میں بغیر حساب داخل ہو جاؤ تو ہر وہ شخص کھڑا ہو جائے گا جس کا نام محمد ہوگا یہ خیال کر کے کہ مجھے کہا گیا ہے پس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگی اور عظمت کی وجہ سے کسی کو بھی روکا نہ جائے گا۔

7: ...... امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ما اجتمع قوم قط فی مشورة و فیهم رجل اسمه محمد لم یدخلوه فی مشورتهم الا لم یبارك لهم فیه

(سیرت حلبیہ، احکام شریعت،بحوالہ العوارف العنبریہ فی المیلاد النبویہ مولانا محمد یعقوب

Marfat.com

ہزاروی،ضیاء القرآن لاہور،۱۲۷)

جب کوئی قوم کسی مشورے کے لیے جمع ہو اور ان میں کوئی شخص محمد نام کا ہو اور اس کو اپنے مشورے میں شریک نہ کریں ان کے لیے اس مشورے میں برکت نہ رکھی جائے گی۔

8: ......من اراد ان یکون حمل زوجته ذکرا فلیضع یده علی بطنها ق و یقل ان کان ذکرا فقد سمیته محمدا فانه یکون ذکرا

(سیرت حلبیہ، احکام شریعت،بحوالہ العوارف العنبریہ فی المیلاد النبویہ،مولانا محمد یعقوب

ہزاروی،ضیاء القرآن لاہور، ۱۲۷)

جو چاہے کہ اس کی زوجہ لڑکے کے ساتھ حاملہ ہو اس چاہیے کہ اپنے (دائیں) ہاتھ کو اپنی زوجہ کے پیٹ پر رکھے اور یہ کلمات کہے،ان کان ذکرا فقد سمیته محمدا ،،اگر لڑکا ہے تو اس کا نام محمد رکھا (تو انشاء اللہ تعالیٰ) وہ لڑکا ہی ہو گا۔

9: ...... ما اطعم طعام علی مائدة ولا جلس علیها و فیها اسمی قدس الله ذلك المنزل كل یوم مرتین

(سیرت حلبیہ، احکام شریعت،بحوالہ العوارف العنبریہ فی المیلاد النبویہ،مولانا محمد یعقوب

ہزاروی،ضیاء القرآن لاہور، ۱۲۷)

جس دسترخوان پر بیٹھ کر لوگ کھانا کھائیں اور ان میں کوئی محمد نام کا ہو تو ایک دن میں دو بار اس مکان پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نزول ہوتا ہے۔

10: ......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

من ولد له ثلثة اولاد فلم یسم احدا منهم محمداً فقد جهل

Marfat.com

(سیرت حلبیہ، احکام شریعت بحوالہ العوارف العنبریہ فی المیلاد النبویہ مولانا محمد یعقوب ہزاروی ضیاء القرآن لاہور، ۱۲۷)

جس کے تین بیٹے ہوں اور ان میں کسی ایک کا نام بھی محمد نہ رکھے تو وہ جاہل ہے (یعنی میری تعلیمات سے جاہل ہے اور میری محبت میں کمی ہے کیونکہ اگر حضور ﷺ کی محبت ہوتی تو حضور ﷺ کے نام مبارک سے برکت کے لیے ایک بیٹے کا نام ہی محمد رکھ لیتا)

11: ...... ما کان اسم محمد فی بیت الا جعل الله فی ذلك البیت برکة

(سیرت حلبیہ، احکام شریعت بحوالہ العوارف العنبریہ فی المیلاد النبویہ مولانا محمد یعقوب ہزاروی ضیاء القرآن لاہور، ۱۲۸)

جس گھر میں کوئی محمد نام کا ہوتا ہے اس گھر میں اللہ تعالیٰ برکت پیدا فرمادیتا ہے

12: ...... و فی الشفاء ان لله ملائکة سیاحین فی الارض عبادتهم کل دار فیها اسم محمد ای حراسته اهل کل دار فیها اسم محمد

(سیرت حلبیہ، احکام شریعت بحوالہ العوارف العنبریہ فی المیلاد النبویہ مولانا محمد یعقوب ہزاروی ضیاء القرآن لاہور، ۱۲۸)

شفاء شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بعض ایسے فرشتے بھی ہیں جو زمین میں پھرتے ہیں ان کی عبادت یہ ہے کہ جس گھر میں محمد نام کا فرد ہے اس کی اور تمام گھر والوں کی حفاظت کرنا۔

13: ...... عن الحسن بن علی بن ابی طالب رضی الله تعالیٰ عنهما قال من کان له حمل فنوی ان یسمه محمداً حوّله الله تعالیٰ ذکرا و ان کان انثی

Marfat.com

(سیرت حلبیہ، احکامِ شریعت، بحوالہ العوارف العنبریہ فی المیلاد النبویہ، مولانا محمد یعقوب ہزاروی، ضیاء القرآن لاہور، ۱۲۸)

حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے جس کی بیوی حاملہ ہو اور اس نے نیت کی کہ جو حمل ہے اس کا نام محمد رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو لڑکا کر دے گا اگرچہ وہ لڑکی ہی کیوں نہ ہو۔

14:...... حضور ﷺ کا اسم مبارک یعنی محمد (ﷺ) کسی کا نام رکھنا مبارک اور دنیا اور آخرت میں نافع ہے۔

(علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمۃ، سیرت رسول عربی ﷺ ۲۰۰۱ء، ص ۴۳۴، اکبر بک سیلرز، لاہور)

15:...... حضرت فقیہ محمد بابا نے اپنی آپ بیتی بیان کی کہ آندھی چلی تو میری آنکھ میں کنکری پڑ گئی جس سے سخت تکلیف ہوئی اور وہ کسی طرح بھی نکلتی نہ تھی جب اذان ہوئی اور مؤذن نے کہا "اشھد ان محمدا رسول اللہ" تو یہ سن کر میں نے بھی یہی کہا تو فوراً کنکری نکل گئی۔

(مقاصدِ حسنہ، ص ۳۸۴، بحوالہ البرہان، محمد امین، مفتی، مکتبہ سلطانیہ، فیصل آباد، ص ۴۶۵)

پریشانی میں نام ان کا دل صد چاک سے نکلا
اجابت شانہ کرنے آئی گیسوئے توسل کو

تعظیم اسم پاک محمد ﷺ

صاحب روح البیان اپنی تفسیر میں تعظیم اسم پاک محمد ﷺ کے متعلق دو واقعات ذکر کرتے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

1:...... آوردہ اند کہ ایاز خاص پسرے داشت محمد نام و او

Marfat.com

را ملازم سلطان محمود ساختہ بود روزے سلطان متوجہ طہارت خانہ شدہ فرمود کہ پسرے ایاز را بگوبید تا آب طہارت بیارد ایاز ایں سخن شنودہ در تامل افتاد کہ آیا پسرمن چہ گناہ کرد کہ سلطان نام او بر زبان نمی راند سلطان وضو ساختہ برون آمد در ایاز نگر یست او را اندیشہ مندديدپرسید کہ سبب اثر ملام کہ بر جبیں تو می بینم چیست ایاز از روی نیاز بموقف عرض رسانید کہ بندا زادہ را نام نخواند بر تر سیدم کہ مبادا ترك ادبی از و صادر شدہ باشد و موجب انحراف مزاج همایوں گشتہ سلطان رتبسمی فرمود و گفت ای ایاز دل جمع دار کہ ازو صورتی کہ مکروہ طبع من باشد صدور نیافتہ بلکہ وضوء داشتم و او محمد نام داشت مرا شرم آمد کہ لفظ محمد بر زبان من گذرد وقتی کہ بے وضوء باشم چہ ایں لفظ نشانہ حضرت سید انام است

(روح البیان ،ج۷، بحوالہ العوارف العنبریہ فی المیلاد النبویہ مولانا محمد یعقوب ہزاروی،ضیاء القرآن لاهور، ۱۲۸)

ایاز کا ایک بیٹا تھا جس کا نام محمد تھا یہ خدمت کے لیے ہر وقت سلطان محمود کی بار گاہ میں رہتا تھا۔ایک دن سلطان نے جب طہارت خانہ میں جانے کا قصد کیا تو کہا کہ ایاز کے بیٹے سے کہو کہ طہارت کے لیے پانی لائے ایاز سلطان کی یہ بات سن کر فکر مند ہوئے کہ شاید میرے بیٹے سے کوئی خطاء سرزد ہوگئی ہے کیونکہ سلطان نے اس کا نام نہیں لیا سلطان محمود طہارت سے فارغ ہونے کے بعد طہارت خانہ سے باہر تشریف لائے تو ایاز کو پریشان دیکھ کر فرمایا ایاز میں تیرے چہرے پر پریشانی کے آثار

Marfat.com

دیکھتا ہوں اس کی کیا وجہ ہے۔؟

ایاز نے انتہائی عاجزی سے عرض کیا کہ آج آپ نے اس بندہ زادہ کا نام نہیں لیا جس کی وجہ سے میں خائف ہوں کہ اس نے کوئی آپ کی بے ادبی نہ کی ہو حضرت سلطان محمود علیہ الرحمہ نے تبسم فرمایا اور کہا ایاز پریشان نہ ہوں آپ کے بیٹے سے ایسی کوئی چیز صادر نہیں ہوئی جو میرے مزاج کے خلاف ہو۔اس کا نام اس لیے میں نے نہیں لیا کہ میں بے وضو تھا اور اس کا نام محمد ہے مجھے شرم آئی کہ لفظِ محمد میری زبان پر اس حالت میں آئے جب میں بے وضو ہوں۔ اس لیے کہ یہ لفظ سید الانام کا اسم گرامی ہے۔

هزار بار بشویم دہن بمشک و گلاب
هنوز نام تو بردن ادب نمی دانم

سبحان اللہ یہ ہیں اس وقت کے حکمران جن کا اُٹھنا بیٹھنا سونا جاگنا سب کچھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں رنگا ہوا ہوتا تھا اس لیے ہی کامیابی ان کے قدم چومتی یہ جس میدان میں بھی نکلتے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے فتح ملتی اور اسلام کی سلطنت مزید وسیع ہوتی۔

2: ...... وکان رجل من بنی اسرائیل عصی اللہ مائتہ سنۃ ثم مات فاخذوہ فالقوہ فی مزبلۃ فاوحیٰ الیٰ موسیٰ ان اخرجہ وصل علیہ قال یا رب ان بنی اسرائیل شہدوا انہ عصاک مائتہ سنۃ فاوحی اللہ تعالیٰ انہ ھکذا الا انہ کان کلما نشر التوراۃ ونظر الیٰ اسم محمد قبلہ و وضعہ علی عینیہ فشکرت ذلک غفرت لہ و زوجہ سبعین حوراء

(روح البیان، ج۷، حلیۃ الاولیاء، بحوالہ العوارف العنبریہ فی المیلاد النبویہ، مولانا محمد یعقوب ہزاروی، ضیاء القرآن لاہور، ۱۳۰)

Marfat.com

بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا اس نے سو سال اللہ تعالیٰ کی معصیت کی جب اسے موت آئی تو لوگوں نے اسے گندگی کے ڈھیر پر پھینک دیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ اُس شخص کو گندگی کے ڈھیر سے اُٹھائیں اور اس کی نماز جنازہ بھی اداء کریں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا۔ یارب العزت بنی اسرائیل تو اس کی گواہی دیتے ہیں کہ اس نے سو سال تیری معصیت میں گزارے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ یہ بات درست ہے لیکن یہ جب بھی تورات کو کھولتا تھا اور اس میں نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیکھتا تو اسے بوسہ دیتا اور اپنی آنکھوں پر لگاتا میں نے اس کی یہ جزاء دی کہ اس کے گناہ بخش دیئے اور جنت کی ستر حوروں سے اسکا نکاح کر دیا۔

(نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر انگوٹھوں کو چومنا یہاں سے ثابت ہوا اور یہ بھی سبق ملا کہ اگر کوئی شخص اپنی زندگی گناہوں میں بسر کرے اور فوت ہو جائے تو ہم کو اسے اچھے الفاظ سے یاد کرنا چاہیے کیونکہ ہمیں نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ کو اسکا کوئی عمل [illegible] گیا ہو اور اللہ تعالیٰ نے اس کے تمام گناہ معاف فرما کر اچھا اجر دیا ہو اور ویسے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کے بارے اچھا خیال رکھو۔ ابوالاحمد غفرلہ)

چند دیگر اوّلیات

☆۔۔۔سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نماز پڑھی وہ نماز ظہر ہے۔

(امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمہ متوفی ۹۱۱ھ الوسائل الی معرفۃ الاوائل مترجم بنام سب سے پہلے کائنات میں کیا ہوا مترجم غلام مصطفی القادری ساگر پبلشرز الحمد مارکیٹ، اُردو بازار لاہور، ۲۰۱٤ء، ص ۲۵)

☆سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نماز با جماعت پڑھائی وہ بھی ظہر ہی ہے۔

(امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمہ متوفی ۹۱۱ھ الوسائل الی معرفۃ الاوائل مترجم بنام

Marfat.com

سب سے پہلے کائنات میں کیا ہوا ،مترجم غلام مصطفی القادری،ساگر پبلشرز،الحمد مارکیٹ، اُردو بازارلاہور، ۲۰۱٤ء،ص ۳۰)

☆۔سب سے پہلے مسجدوں کو خوشبو لگانے کا عمل اس وقت شروع ہوا جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجدِ نبوی میں ناک کی ریزش (بلغم) دیکھی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھرچ دیا اور پھر زعفران کی خوشبو لگانے کا حکم دیا چنانچہ اس جگہ کو خوب معطر کیا گیا پھر لوگوں نے مسجدوں کو خوشبو لگانا شروع کر دیا۔

(امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمہ متوفی ۹۱۱ھ،الوسائل الی معرفۃ الاوائل مترجم بنام سب سے پہلے کائنات میں کیا ہوا ،مترجم غلام مصطفی القادری،ساگر پبلشرز،الحمد مارکیٹ، اُردو بازارلاہور، ۲۰۱٤ء،ص ۳۱)

☆۔سب سے پہلا جمعہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا وہ بطن وادی میں بنوسالم کے محلے میں پڑھا۔یہ مدینہ تشریف لانے سے پہلے کا جمعہ تھا۔

(امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمہ متوفی ۹۱۱ھ،الوسائل الی معرفۃ الاوائل مترجم بنام سب سے پہلے کائنات میں کیا ہوا ،مترجم غلام مصطفی القادری،ساگر پبلشرز،الحمد مارکیٹ، اُردو بازارلاہور، ۲۰۱٤ء،ص ۳٤)

☆۔سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد سے حضرت قاسم فوت ہوئے۔پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

(امام جلال الدین لسیوطی علیہ الرحمہ متوفی ۹۱۱ھ،الوسائل الی معرفۃ الاوائل مترجم بنام سب سے پہلے کائنات میں کیا ہوا ،مترجم علام مصطفی القادری،ساگر پبلشرز،الحمد مارکیٹ، اُردو بازارلاہور، ۲۰۱٤ء،ص ۳۹)

☆۔سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں حضرت براء بن معرور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

Marfat.com

(امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمہ متوفی ۹۱۱ھ،الوسائل الی معرفۃ الاوائل مترجم بنام سب سے پہلے کائنات میں کیا ہوا مترجم غلام مصطفی القادری،ساگر پبلشرز،الحمد مارکیٹ، اُردو بازار لاہور، ۲۰۱۴ء،ص۴۲)

☆۔سب سے پہلے جس نے حضور ﷺ کی نماز جنازہ پڑھی وہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بنو ہاشم ہیں۔

(امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمہ متوفی ۹۱۱ھ،الوسائل الی معرفۃ الاوائل مترجم بنام سب سے پہلے کائنات میں کیا ہوا مترجم غلام مصطفی القادری،ساگر پبلشرز،الحمد مارکیٹ، اُردو بازار لاہور، ۲۰۱۴ء،ص۴۲)

(بعض لوگوں کا قول ہے کہ حضور ﷺ پر نماز جنازہ نہیں پڑھی گئی لیکن جمہور کا قول یہ ہے کہ آپ ﷺ پر نماز جنازہ پڑھی گئی تھی،ابوالاحمد غفرلہ)

☆۔جب نبی کریم ﷺ نے حج کیا اور حلق کرایا اس وقت سب سے پہلے جو صحابی کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ کے موئے مبارک جمع کیے وہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

(امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمہ متوفی ۹۱۱ھ،الوسائل الی معرفۃ الاوائل مترجم بنام سب سے پہلے کائنات میں کیا ہوا مترجم غلام مصطفی القادری،ساگر پبلشرز،الحمد مارکیٹ، اُردو بازار لاہور، ۲۰۱۴ء،ص۶۲)

☆۔سب سے پہلی خاتون جن سے حضور ﷺ نے عقد نکاح فرمایا وہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔

(امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمہ متوفی ۹۱۱ھ،الوسائل الی معرفۃ الاوائل مترجم بنام سب سے پہلے کائنات میں کیا ہوا مترجم غلام مصطفی القادری،ساگر پبلشرز،الحمد مارکیٹ، اُردو بازار لاہور، ۲۰۱۴ء،ص۶۹)

Marfat.com

☆۔سب سے پہلا غزوہ جس میں حضور ﷺ بنفس نفیس شریک ہوئے غزوہ بدر ہے۔

(امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمہ متوفی ۹۱۱ھ، الوسائل الی معرفۃ الاوائل مترجم بنام سب سے پہلے کائنات میں کیا ہوا مترجم غلام مصطفی القادری، ساگر پبلشرز، الحمد مارکیٹ، اُردو بازار لاہور، ۲۰۱٤ء، ص ۸٤)

☆۔سب سے پہلا امر جس سے حضور ﷺ پر وحی کا آغاز ہوا وہ رویائے صادقہ (سچے خواب) ہیں۔

(امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمہ متوفی ۹۱۱ھ، الوسائل الی معرفۃ الاوائل مترجم بنام سب سے پہلے کائنات میں کیا ہوا مترجم غلام مصطفی القادری، ساگر پبلشرز، الحمد مارکیٹ، اُردو بازار لاہور، ۲۰۱٤ء، ص ۱۰۲)

(لیکن جمہور کے نزدیک سب سے پہلی وحی وہی ہے جو حضور ﷺ کی حالتِ بیداری میں حضرت جبرئیل علیہ السلام غارِ حرا میں لے کر آئے تھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالثواب، ابوالاحمد غفرلہ)

☆۔رسول اللہ ﷺ نے سب سے پہلا عام خطاب کوہِ صفا پر بعثت کے تیسرے سال فرمایا۔

(امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمہ متوفی ۹۱۱ھ، الوسائل الی معرفۃ الاوائل مترجم بنام سب سے پہلے کائنات میں کیا ہوا مترجم غلام مصطفی القادری، ساگر پبلشرز، الحمد مارکیٹ، اُردو بازار لاہور، ۲۰۱٤ء، ص ۱۵٤)

☆۔سب سے پہلا موقع جب حضور ﷺ کی زبان سے کلماتِ رجز آئے غزوہ حنین ہے جب لشکر میں افراتفری پھیل گئی اور آپ ﷺ تنہا رہ گئے تو آپ ﷺ نے اپنے سفید رنگ کے خچر پر بیٹھے ہوئے بلند آواز سے فرمایا۔

Marfat.com

انا النبی لا کذب..... انا ابن عبد المطلب

(امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمہ متوفی ۹۱۱ھ الوسائل الی معرفۃ الاوائل مترجم بنام سب سے پہلے کائنات میں کیا ہوا مترجم غلام مصطفی القادری، ساگر پبلشرز الحمد مارکیٹ، اُردو بازار لاہور، ۲۰۱۴ء، ص ۱۶۱)

سب سے پہلے آپ ﷺ کی ہی قبر مبارک کھلے گی

حضور ﷺ نے فرمایا:

انا اوّل من ینشق عنه الارض فاکسی الحلة من حُلَل الجنة ثم اقوم عن یمین العرش لیس احد من الخلائق یقوم ذلک المقام غیری

محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ترمذی، امام، جامع ترمذی مکتبہ رحمانیہ لاہور، ابواب المناقب باب ۵۷ (غیر موسوم باب)، ص ۶۷۹)

میں وہ ہوں جس سے سب سے پہلے زمین چیری جائے گی (یعنی میری قبر سب سے پہلے کھلے گی) تو مجھے جنت کے ملبوسات میں سے ایک لباس زیب تن کروایا جائے گا پھر میں عرش کی دائیں جانب کھڑا ہوں گا اور یہ وہ جگہ ہے جہاں میرے علاوہ مخلوقات میں سے کوئی بھی کھڑا نہ ہوگا۔

علماء کرام فرماتے ہیں یہی وہ جگہ ہے جس کو مقامِ محمود کہتے ہیں جس کا اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ سے وعدہ فرما رکھا ہے۔

پیش حق ہے مسندِ رفعت رسول اللہ کی
دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ کی

نیز اسی طرح امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

اِنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ

Marfat.com

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جدہ ۱٤۰۵ھ) ص ۱۲۳)

اور وہ سب سے پہلے ہیں جن سے زمین چیر دی جائے گی۔

سب سے پہلے اپنی قبر مبارک سے اُٹھنے والے

یہ بات اوپر مذکورہ حدیث سے بھی سمجھی جا سکتی ہے کہ جب حضور ﷺ سے ہی سب پہلے زمین شق ہو گئی تو آپ ﷺ ہی سب سے پہلے اپنی قبر مبارک سے باہر تشریف لائیں گے لیکن اس پر بھی واضح حدیث موجود ہے کہ آپ ﷺ سب سے پہلے اپنی قبر مبارک سے باہر تشریف لائیں گے ہم اس کو علیحدہ ذکر کر دیتے ہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا:

انا اوّل من یرفع رأسه بعد النفخة الاخرة

(شمس الدین محمد بن احمد متوفی ۱۱۷۷ھ، لوامع الانوار البھیة و سواطع الاسرار الاثریة لشرح الدرة المضیة فی عقد الفرقة المرضیة، مؤسسة الخافقین ۱۹۸۲ء، ج ۲، ص ۱٦٦)

جب دوسری مرتبہ صُور پھونکا جائے گا تو میں ہی سب سے پہلے سر اُٹھاؤں گا (یہاں سر اُٹھانے سے مراد قبر مبارک سے اُٹھنا ہے)

فائدہ

جب قیامت کی نشانیاں پوری ہو جائیں گی تو حضرت اسرافیل علیہ السلام کو صُور پھونکنے کا حکم ہوگا شروع شروع میں اس کی آواز بہت باریک ہوگی اور رفتہ رفتہ بلند ہوتی جائے گی لوگ کان لگا کر سنے گے اور بیہوش ہو جائے گے اس بیہوشی کا ان پر یہ اثر ہوگا کہ ملائکہ اور اہل زمین جو اس وقت زندہ ہوں گے وہ سب اس سے مر جائیں گے اور جن لوگوں پر پہلے ہی موت آ چکی اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی قبروں

Marfat.com

میں زندہ رکھا جیسے انبیاء کرام علیہ السلام اور شہدائے امت اُن پر اس صور کا یہ اثر ہوگا کہ ان پر بیہوشی طاری ہو جائے گی اور صالحین امت کے علاوہ جو پہلے مر چکے ان کو اس صور کا پتہ بھی نہیں چلے گا زمین و آسمان میں ہلچل مچ جائے گی زمین اپنے تمام خزانے باہر نکال دے گی پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے دھنی ہوئی روئی یا اُون کی طرح اُڑنے لگیں گے آسمان کے تمام ستارے ٹوٹ ٹوٹ کر گر پڑیں گے اور دوسرے سے ٹکرا کر ریزہ ریزہ ہو کر فنا ہو جائیں گے اسی طرح ہر چیز فنا ہو جائے گی یہاں تک کہ صور اور حضرت اسرافیل اور تمام ملائکہ فنا ہو جایں گے اس کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّ يَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ

(الرحمٰن:۲۶،۲۷)

زمین پر جتنے ہیں سب کو فنا ہے (ہر جاندار ہلاک ہو جانے والا ہے) اور باقی ہے تمہارے رب کی ذات عظمت اور بزرگی والا۔

اس وقت سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہ ہوگا وہ فرمائے گا آج کس کی بادشاہت ہے؟ کہاں ہیں جبارین کہاں ہیں متکبرین مگر کون جواب دے پھر خود ہی فرمائے گا ،ملله الواحد القهار، صرف اللہ واحد قہار کی سلطنت ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا سب سے پہلے حضرت اسرافیل کو زندہ فرمائے گا اور صور کو پیدا فرما کر دوبارہ پھونکنے کا حکم دے گا صور پھونکتے ہی سب سے پہلے اُٹھنے والی ذات ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوگی جیسا کہ ماقبل حدیث میں موجود ہے۔

اور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

انا اوّل الناس خروجاً اذا بُعثُوا

،محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ترمذی،امام ،جامع ترمذی ،مکتبہ رحمانیہ لاہور،ابواب المناقب باب

Marfat.com

من فضائل النبی ﷺ (غیر موسوم باب)،ص ٦٧٩)

جب لوگوں کو دوبارہ اُٹھایا جائے گا تو میں ہی سب سے پہلے نکلوں گا

اور حضور ﷺ اپنی قبر سے اس شان سے برآمد ہوں گے کہ داہنے ہاتھ میں حضرت صدیق اکبر کا ہاتھ ہوگا اور بائیں ہاتھ میں حضرت عمر فاروق کا (ﷺ و رضی اللہ تعالیٰ عنہما) پھر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں جتنے لوگ مدفون ہیں سب کو لے کر میدانِ حشر میں تشریف لائیں گے۔

(مفتی محمد خلیل خان قادری برکاتی،ہمارا سلام،حصہ پنجم،ص ۶۲۶،۲۲۵ بتصرف)

☆۔سب سے پہلے قیامت کے دن اپنی آل میں سے جس کو حضور ملیں گے وہ سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔

(امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمہ متوفی ۹۱۱ھ،الوسائل الی معرفۃ الاوائل مترجم بنام سب سے پہلے کائنات میں کیا ہوا مترجم غلام مصطفی القادری،ساگر پبلشرز،الحمد مارکیٹ، اُردو بازار لاہور، ۲۰۱٤ء،ص۱۸۷)

سب سے پہلے آپ ﷺ کو ہی قیامت کے دن سجدے کا اذن دیا جائے گا

انا اوّل من یؤذن له فی السجود یوم القیامة

(الزهد و الرقائق لابن مبارك،ابو عبدالرحمن عبد الله بن مبارك متوفی ۱۸۱ھ،دار الکتب العلمیه ،ص ۱۱۲۔امام محمد بن یوسف الصالحی،سبل الهدیٰ و الرشاد،مکتبه نعمانیه محله جنگی پشاور،جماع ابواب بعثه و حشره و احواله یوم القیامة ﷺ،باب الرابع،ج۱۲،ص ٤٥٧)

مجھے ہی سب سے پہلے قیامت کے دن سجدے کا حکم دیا جائے گا۔

اور ایک روایت میں آتا ہے۔

Marfat.com

کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ہی سب سے پہلے سجدے کا حکم دیا جائے گا پھر حکم ہو گا کہ اپنے سر کو اٹھایئے تو میں اپنی امت کو اپنے دائیں بائیں سے پہچانوں گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح اپنی امت کو پہچانیں گے؟ فرمایا ان کے وضو کے اعضاء روشن ہونگے اور ان کی اولاد ان کے آگے آگے ہوگی۔

(امام محمد بن یوسف الصالحی، سبل الهدیٰ و الرشاد، مکتبه نعمانیه محله جنگی پشاور، جماع ابواب بعثه و حشره و احواله یوم القیامة ﷺ، باب الرابع، ج ۱۲، ص ۴۵۷)

سب سے پہلے پل صراط سے گزرنے والے

جو ہستی پل صراط سے سب سے پہلے گزرے گی وہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات با برکت ہے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بابرکت ہے فرمایا۔

انا اوّل من یوضع له الصراط علی النار فامر علیه و ادخل الجنة و اصحابی۔

(علاء الدین علی بن حسام الدین ابن قاضی خان، الشاذلی الهندی متوفی ۹۷۵ھ، کنز العمال مؤسسة الرسالة ۱۹۸۱ء، ج ۱۱، ص ۵۳۸، حدیث ۳۲۰۲۰)

جس کے لیے سب سے پہلے آگ پر پل صراط کو بچھایا جائے گا وہ بھی میں ہی ہوں پس میں اس سے گزر کر جنت میں جاؤں گا اور میرے اصحاب بھی۔ (معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اپنے اصحاب اور تمام امت کے بارے میں پتہ ہے کہ کس کے ساتھ کیا ہوگا۔ الاحمد غفرلہ)

اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

یضرب الصراط علی جسر جهنم فاکون اوّل من یجیز

Marfat.com

(امام محمد بن یوسف الصالحی، سبل الھدیٰ و الرشاد، مکتبہ نعمانیہ محلہ جنگی پشاور، جماع ابواب بعثہ و حشرہ و احوالہ یوم القیامۃ ﷺ، باب العاشر، ج۱۲، ٤٦٨)

کہ پل صراط کو جہنم پر رکھا جائے گا تو میں سب سے پہلے اس کو پار کروں گا۔

فائدہ

پل صراط بال سے زیادہ باریک ہے اور اس کے نیچے آگ ہی آگ جو کہ دنیا کی آگ سے سو گنا زیادہ تیز ہے اس پر جو صالحین ہوں گے بجلی کی طرح گزر جائیں گے اور گناہ گاروں کے لیے گزرنا مشکل ہوگا اور کچھ لوگ گزرتے گزرتے نیچے آگ میں گر جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اس مشکل سے بھی نجات عطاء فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

سب سے پہلے شفاعت فرمانے والے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اوّلیات میں یہ بھی شامل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سب سے پہلے شفاعت فرمائیں گے۔ اس بارے میں بھی کافی احادیث موجود ہیں ایک دو احادیث ذکر کی جاتی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

" انا اوّل شفیع "

(مسلم بن حجاج القشیری، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب اثبات الشفاعۃ، حدیث ٤٨٥ مکتبہ رحمانیہ، ج۱، ص١٤٤)

میں ہی سب سے پہلا شفیع (شفاعت کرنے والا) ہوں

اور ایک دوسری روایت میں آتا ہے۔

" انا اوّل من یدخل الجنۃ و اوّل من یشفع "

امام محمد بن یوسف الصالحی، سبل الھدیٰ و الرشاد، مکتبہ نعمانیہ محلہ جنگی پشاور، جماع

Marfat.com

ابواب بعثه و حشره و احواله يوم القيامة ﷺ،باب الحادى عشر،ج ١٢،ص٤٦٨)

جو سب سے پہلے جنت میں جائے گا وہ بھی میں ہی ہوں اور جو سب سے پہلے شفاعت کرے گا وہ بھی میں ہی ہوں۔

اسی طرح امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ

(عبد الرحمن بن ابی بكر السيوطی،امام،انموذج اللبيب فی خصائص الحبيب،(جده،وزارت العلام جده ١٤٠٦ه)ص ١٢٥)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے شفاعت فرمائیں گے اور سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت قبول ہوگی۔

منہ بھی دیکھا ہے کسی کے عفو کا
دیکھ او عصیاں نہیں بے یار ہم

سب سے پہلے جنت کے دروازے کو کھٹکھٹانے والے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

" انا اوّل من يقرع باب الجنة "

(مسلم بن حجاج القشيری،صحيح مسلم،كتاب الايمان، باب اثبات الشفاعة،حديث ٤٨٤،مكتبه رحمانيه،ج١،ص١٤٤)

جو سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹائے گا وہ میں ہی ہوں۔

ایک اور روایت میں چند الفاظ کی زیادتی کے ساتھ یوں آیا ہے۔

" انا اوّل من يقرع باب الجنة فيقوم الخازن فيقول من انت؟ فاقول انا محمد(صلی اللہ علیہ وسلم) فيقول اقوم فافتح لك و لم اقوم لاحد قبلك ولا اقوم لاحد

Marfat.com

بعدك «

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام متوفی ۹۱۱ھ، الحبائك فی اخبار الملائك، دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۹۸۵ء، ص ۶۸)

جو سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹائے گا وہ میں ہی ہوں پس جنت کا خازن کھڑا ہوگا اور عرض کرے گا کون ہے؟ میں کہوں گا میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں تو وہ کہے گا میں کھڑا ہو کر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) دروازہ کھولتا ہوں اور میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے پہلے کسی کے لیے کھڑا نہیں ہوا اور نہ ہی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد کسی کے لیے کھڑا ہوں گا۔ (یہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ صرف اس لیے پیدا فرمایا کہ جب میرا محبوب آئے تو وہ فوراً جنت کا دروازہ کھول دے اور میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو انتظار نہ کرنا پڑے۔ الاحمد غفرلہ)

اسی طرح امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

وَاَنَّهُ اَوَّلُ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب، (جدہ، وزارت العلام جلد (۱٤٠٠ھ) ص ۱۲۸)

اور وہ پہلے ہیں جو جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی اوّلیت پر ایک حدیث بھی دال ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

" انا اوّل من يفتح له باب الجنة "

(ابو یعلیٰ احمد بن علی الموصلی متوفی ۳۰۸ھ، مسند ابی یعلیٰ، دار المامون التراث ۱٤٠٤ھ، شہر بن حوشب عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه، ج ۱۲، ص ۸)

میں ہی وہ پہلا ہوں جس کے لیے جنت کا دروازہ کھولا جائے گا۔

Marfat.com

سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے

جو ذات سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگی وہ بھی میرے اور آپ کے پیارے رسول و نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات بابرکت ہے اس بارے میں بھی حضور ﷺ کا فرمانِ عالی شان موجود ہے آپ ﷺ نے فرمایا۔

"انا اوّل من یدخل الجنة"

(امام محمد بن یوسف الصالحی، سبل الھدیٰ والرشاد، مکتبہ نعمانیہ، محلہ جنگی پشاور، جماع ابواب بعثہ و حشرہ و احوالہ یوم القیامة ﷺ، باب العاشر، ج ۱۲، ۴٦۸)

جو جنت میں سب سے پہلے داخل ہوگا وہ میں ہوں۔

اسی طرح حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ الجنة حرمت علی الانبیاء کلھم حتّٰی ادخلھا و حرمت علی امم حتّٰی تدخلھا امتی

امام محمد بن یوسف الصالحی، سبل الھدیٰ والرشاد، مکتبہ نعمانیہ، محلہ جنگی پشاور، جماع ابواب بعثہ و حشرہ و احوالہ یوم القیامة ﷺ، باب العاشر، ج ۱۲، ۴٦۸)

جنت تمام انبیاء پر اُتنی دیر تک حرام ہے جب تک میں اس میں داخل نہیں ہو جاتا اور تمام امتوں پر جنت حرام ہے یہاں تک کہ میری امت اس میں داخل نہیں ہو جاتی۔ (اس حدیث کو امام طبرانی نے حسن کا درجہ دیا ہے، ابو لاحمد غفرلہ)

اور امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں۔

وَاَوَّلُ مَنْ یَدْخِلُھَا (ای الجنة)

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام، انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب، (حدہ وزارت

Marfat.com

العلام جلد (۱۴۰۵ھ)ص۱۲۸)

اور وہ سب سے پہلے جنت میں داخل ہونگے۔

اسی طرح مولوی انور شاہ کشمیری صاحب نے بھی اس حدیث چند الفاظ کی زیادتی کے ساتھ ذکر کیا چنانچہ لکھتے ہیں۔

« انا اوّل من یدخل الجنة یوم القیامة »

(محمد انور شاہ بن معظم شاہ الکشمیری الھندی متوفی ۱۳۵۲ھ، التصریح بما تواتر فی نزول المسیح مکتبہ المطبوعات اسلامیہ حلب، ۱۹۸۱ء، ص۱۷۵)

جو قیامت کے دن سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا وہ میں ہوں۔

اسی طرح اور بھی حضور ﷺ کی اولیات ہیں جو آپ ﷺ اور آپ ﷺ کی امت کو ملیں اور جیسا کہ امام قرطبی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

اَنَّ کُلَّ کَرَامَةٍ لِوَلِیٍّ اِنَّمَا ھِیَ آیَةٌ لِلنَّبِیِّ الَّذِی یَتْبَعُهُ ذٰلِكَ الْوَلِیُّ

(ابو عبداللہ محمد بن احمد القرطبی متوفی ۶۷۱ھ، الاعلام بما فی دین النصاری من الفساد والاوھام واظھار محاسن اسلام، دار التراث العربی، القاھرہ، ص۳۸۱)

کہ ہر ولی کی کرامت اُس نبی کا معجزہ ہوتا ہے جس نبی کے وہ ولی تابع ہوتا ہے۔

اسی پر قیاس کرتے ہوئے ہم کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کی امت کی اولیات بھی آپ ﷺ کی ہی اولیات ہیں ہم حضور ﷺ کے اصحاب اور امت کے چند اولیات نقل کرتے ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولیات

☆۔۔۔آپ ہی سب سے پہلے ایمان لائے۔

☆۔۔۔آپ نے ہی سب سے پہلے قرآن کو جمع کیا۔

Marfat.com

☆۔۔۔آپ ہی پہلے وہ خلیفہ ہیں کہ آپ کی رعیت نے آپ کے لیے وظیفہ مقرر کیا۔

(امام جلال الدین السیوطی، تاریخ الخلفاء مترجم، ترجمہ حضرت علامہ شمس بریلوی، پروگریسو بکس، اکتوبر ۱۹۹۷ء، ص ۲۱٤)

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولیات

☆۔۔۔آپ ہی وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے تاریخ اور سالِ ہجری جاری کیا۔

☆۔۔۔آپ نے ہی سب سے پہلے بیت المال قائم کیا۔

☆۔۔۔آپ نے ہی سب سے پہلے ماہ رمضان نماز تراویح باجماعت جاری فرمائی۔

☆۔۔۔آپ نے ہی سب سے پہلے شراب پینے والے پر اسّی کوڑے حد لگوائی۔

☆۔۔۔آپ نے ہی سب سے پہلے دفاتر قائم کیے اور وزارتیں معین و مقرر فرمائیں

(امام جلال الدین السیوطی، تاریخ الخلفاء مترجم، ترجمہ حضرت علامہ شمس بریلوی، پروگریسو بکس، اکتوبر ۱۹۹۷ء، ص ۳۱۲)۔

حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ کی اولیات

☆۔۔۔آپ نے ہی سب سے پہلے لوگوں کو خود زکوٰۃ نکالنے کا حکم دیا۔

☆۔۔۔آپ نے ہی سب سے پہلے مؤذنوں کی تنخواہیں مقرر فرمائیں۔

☆۔۔۔آپ نے ہی سب سے پہلے جمعہ کے دن اذانِ اوّل دینے کا حکم دیا۔

☆۔۔۔آپ ہی نے سب سے پہلے پولیس اور اس کے عہدے دار مقرر

Marfat.com

فرمائے۔

☆۔۔۔آپ ہی نے سب سے پہلے مع اہل وعیال راہ خدا میں ہجرت فرمائی۔

☆۔۔۔آپ نے ہی سب سے پہلے تمام مسلمانوں کو ایک قرأت پر جمع کیا۔

(امام جلال الدین السیوطی، تاریخ الخلفاء مترجم،ترجمہ حضرت علامہ شمس بریلوی،پروگریسو بکس،اکتوبر ۱۹۹۷ء،ص ۳۶۰)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولیات:

☆۔۔۔آپ ہی پہلے وہ شخص ہیں جو خلیفہ وقت کی موجودگی میں فیصلے فرماتے۔

☆۔۔۔آپ ہی پہلے وہ شخص ہیں جنہوں نے عربی زبان (صرف ونحو) کے قواعد ایجاد فرمائے اور صرف ونحو کی تدوین فرمائی۔

(امام جلال الدین السیوطی، تاریخ الخلفاء مترجم،ترجمہ حضرت علامہ شمس بریلوی،پروگریسو بکس،اکتوبر ۱۹۹۷ء،ص ۳۸۲)

☆۔۔۔آپ نے ہی بچوں میں سے سب سے پہلے اسلام قبول فرمایا۔

☆۔۔۔آپ ہی پہلے وہ ہیں جن کو حضور ﷺ نے اپنا بھائی کہا۔

اولیاتِ امتِ مصطفیٰ ﷺ

امتِ مصطفیٰ ﷺ کی امت کی اولیات درج ذیل ہیں اوران میں سے اکثر وہ ہیں جو صرف امت مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ خاص ہیں اوراس امت کے خصائص میں شمار کی جاتیں ہیں۔

☆۔سب سے پہلے امت مصطفیٰ ﷺ کے لیے غنائم حلال کیے گئے امم ماضیہ کے لیے حلال نہ تھے۔

☆۔سب سے پہلے امت مصطفیٰ ﷺ کے لیے روئے زمین مسجد اور طہور کی

Marfat.com

گئی۔

☆۔سب سے پہلے امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مٹی کو وضو کا بدل تیمم کے ذریعہ بنایا گیا۔

☆۔امت محمدی کو ہی سب سے پہلے وضو کی تعلیم دی گئی امم ماضیہ میں سوائے انبیاء کرام (علیھم السلام) کے یہ وضو کسی کے لیے نہ تھا۔

☆۔سب سے پہلے اسی امت پر پانچ وقت کی نماز فرض ہوئی امم ماضیہ کو یہ شرف نہ ملا۔

☆۔اسی امت کو سب سے پہلے اذان و اقامت عطا ہوئی امم ماضیہ کے لیے نہ تھی۔

☆۔اسی امت کو سب سے پہلے بسم اللہ عطا کی گئی امم ماضیہ کو یہ عطا نہیں کی گئی۔

☆۔امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی سب سے پہلے عبادت میں رکوع ملا۔

☆۔سب سے پہلے اسی امت کو ملائکہ کی مثل نماز میں صفیں بنانے کی تعلیم دی گئی۔

☆۔سب سے پہلے اسی امت کو جمعہ عطاء کیا گیا۔

☆۔سب سے پہلے امت احمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ملی جس میں دعا قبول ہوتی ہے۔

☆۔سب سے پہلے امت مصطفیٰ کو یہ شرف ملا کہ اس کو رمضان کی پہلی شب اللہ تعالیٰ نظرِ رحمت کے ساتھ دیکھتا ہے اور جسے اللہ تعالیٰ نظرِ رحمت کے ساتھ دیکھ لے وہ معذب نہیں کیا جاتا۔

☆۔سب سے پہلے امت ابو القاسم کو تزئین جنت کی بشارت دی گئی۔

☆۔سب سے پہلے اسی امت کو یہ شرف ملا کہ ملائکہ اس امت کے لیے استغفار

Marfat.com

کرتے ہیں۔

☆۔سب سے پہلے اس امت کو یہ شرف ملا کہ اس کے گناہ رمضان المبارک کی آخری رات تک بخش دیئے جاتے ہیں۔

☆۔رمضان المبارک میں روزے کے لیے سحری سب سے پہلے اسی امت کو عطاء کی گئی۔

☆۔سب سے پہلے اس امت کو رمضان المبارک میں لیلۃ القدر عطا ہوئی جو ایک ہزار مہینوں سے افضل ہے۔

☆۔سب سے پہلے اسی امت کو مصیبت کے وقت ،،انا للہ وانا الیہ راجعون ،، پڑھنے کی تعلیم دی گئی۔

☆۔سب سے پہلے امت مصطفیٰ ﷺ سے ہی اللہ تعالیٰ نے سختی اور اغلال (بوجھ) کو رفع کیا۔

☆۔سب سے پہلے اس امت کو ہی ایسا دین ملا جس میں حرج اور تنگی نہیں رکھی گئی۔

☆۔اسی امت سے سب سے پہلے خطاء اور نسیان کا مواخذہ اُٹھایا گیا۔

☆۔امتِ مصطفیٰ ﷺ ہی سب سے پہلے امتِ مرحومہ کہا گیا۔

☆۔سب سے پہلے حضور ﷺ کو ہی ایسا دین ملا جس میں وہ وصف خاص رکھے گے کہ اس میں امت مرحومہ کے علاوہ کوئی شریک نہیں سوائے انبیاء کرام علیہم السلام کے۔

☆۔شریعت محمدی ﷺ کو ہی سب سے پہلے اکمل الشرائع ہونے کا شرف ملا۔

☆۔امتِ مصطفیٰ ﷺ کا اجماع ہی سب سے پہلے حجت قرار دیا گیا۔

☆۔سب سے پہلے امتِ مصطفیٰ ﷺ کو یہ شرف ملا کہ اس کا اختلاف رحمت

Marfat.com

ہے۔

☆۔سب سے پہلے اس امت کو یہ شرف ملا کہ اس کے اندر اگر خدانخواستہ طاعون آئے تو اس میں مرنے والا شہید ہوگا اور طاعون اس امت کے لیے رحمت ہوگا جو دوسری امم کے لیے عذاب بن کے آیا تھا۔

☆۔سب سے پہلے اس امت کو ہی یہ خاصہ ملا کہ اگر دو آدمی میت کی شہادت بخیر دیں تو اس کے لیے جنت لازم ہوگی۔

☆۔سب سے پہلے امتِ مصطفیٰ ﷺ کو یہ شرف ملا کہ اس میں قطب اوتاد نجباء و ابدال اور غوث ہوں گے۔

(حوالہ جات جمیع شرح قصیدہ بردہ علامہ سید ابو الحسنات محمد احمد قادری، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور ۲۰۰۸ء، ص ۳۱۴ تا ۳۱۶)

یہ حضور ﷺ کی چند اوّلیات ہم نے ذکر کیں اس کے علاوہ بھی آپ ﷺ کی بہت ساری اوّلیات ہیں جب حضور ﷺ نبوت اور تخلیق میں اوّل ہیں تو ساری کی ساری اوّلیات بھی تو آپ ﷺ کی ہی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میری محنت کو قبول فرمائے اور میرے تمام روحانی وجسمانی مربیان اور تمام عزیز و دوست اور تمام مؤمنین کے لیے ذریعہ نجات بنا کر نبی کریم ﷺ کی سنگت میں جنت الفردوس عطاء فرمائے۔

آمین......بجاہ النبی الکریم الامین ﷺ

ابو الاحمد محمد نعیم قادری رضوی

(فاضل جامعہ قادریہ عالیہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات)

❖❖❖❖❖

Marfat.com

مقالہ نمبر: 4

بشائر الانبیاء والخلق
بمولد حبیب رب الفلق

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارتیں)

(مرتب)
ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی
(فاضل جامعہ قادریہ عالیہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظِ جلیل

(۱)

اُستاذی مکرم حضرت علامہ مولانا ابوطیب وطاہر محمد ساجد القادری صاحب

(ناظمِ تعلیمات وصدر المدرسین مرکز اہلسنت جامعہ قادریہ عالیہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات)

نحمدہ و نصلی ونسلم علی رسولہ محمد الذی بشر الانبیاء والخلق بمجیہ وعلی آلہ و اصحابہ اجمعین۔ اما بعد:

فقیر غفرلہ المولی القدیر نے "بشائر الانبیاء والخلق بمولد حبیب رب الفلق" تصنیف اخی فی اللہ عزیزم مولنا صاحبزادہ محمد نعیم قادری رضوی زاد اللہ علمہ وعملہ وحسن تحریرہ کو پڑھا فاضل نوجوان نے کافی محنت سے اس رسالہ کو تصنیف کیا ہے اللہ تعالیٰ اور رسول کریم جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم قبول فرما کر موصوف کو سلسلہ تحریر جاری رکھنے کی توفیق وہمت عطا فرمائیں۔

آمین......بجاہ النبی الکریم الامین

بندۂ عاجز

ابوطیب وطاہر محمد ساجد القادری بن سید عالم

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نبی کریم ﷺ کی آمد کی بشارتیں

اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور حضور ﷺ پر صلوٰۃ وسلام کے بعد بندۂ فقیر الی اللہ ورسولہ عرض کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب ﷺ کو ہر اُس انعام واکرام سے نوازہ جو ابھی انسانی عقل میں بھی نہیں آئے حضور ﷺ کے کمالات ہر جہت سے بلند و بالا ہیں۔ انہی اوصاف میں سے آپ ﷺ کا ایک یہ بھی وصف ہے کہ آپ ﷺ کی آمد کی بشارات اللہ تعالیٰ، اور اسکے انبیاء ورسل اور اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوقات دیتی رہی اور اتنے جلیل القدر انبیاء اور رسول جس کی آمد کی بشارتیں دیتے آئے ہیں وہ ہستی خود کتنی عظیم ہوگی؟ ہم اس جگہ حضور ﷺ کی آمد کی بشارتوں پر مختصر ذکر کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ احسن طریقہ سے ذکر کرنے کی توفیق عطاء فرمائے......آمین۔

طالب شفاعت مصطفیٰ ﷺ
ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی

Marfat.com

کتب سماویہ میں نبی کریم ﷺ کی آمد کی بشارات

اللہ تعالیٰ نے تورات، انجیل، اور قرآن مجید میں حضور ﷺ کی آمد کی خبریں دیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِیْلِ (الاعراف:۱۵۷)

وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی جسے لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس توریت اور انجیل میں۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِؕ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا٘ سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَ مَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ (الفتح:۲۹)

محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پہ سخت اور آپس میں نرم دل تو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے اللہ کا فضل اور رضا چاہتے۔ اس کی علامت ان کے چہرے میں ہے سجدوں کا نشان یہ ان کی صفت توریت میں ہے اور ان کی صفت انجیل میں۔

امام جلال الدین سیوطی نے الخصائص الکبریٰ میں نقل کیا۔

و اخرج البخاری عن عطاء بن یسار قال لقیت عبداللہ بن عمرو بن العاص قلت اخبرنی عن صفة رسول اللہ ﷺ؟ قال اجل واللہ انه لموصوف فی التوراة ببعض صفة فی القرآن ﴿یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا﴾ (الاحزاب:۴۵) و حرزاً للامیین انت عبدی و رسولی سمیتك المتوکل لیس بفظ ولا غلیظ ولا صخاب فی الاسواق ولا یجزی بالسیئة

Marfat.com

السیئة ولکن یعفو ویصفح ولن یقبضه الله حتٰی یقیم به الملة العوجا بان یقولوا لا اله الا الله ویفتح به اعینا عمیا و آذاناً صماً وقلوباً غلفاً

(امام جلال الدین السیوطی متوفی ۹۱۱ھ، الخصائص الکبریٰ مکتبہ رحمانیہ لاہور، جلد اوّل، باب ذکرہ فی التوراۃ ۔۔۔ ص ۱۸)

امام بخاری علیہ الرحمہ حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا تو میں نے ان سے کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی کوئی خاص بات بتایئے تو انہوں نے کہا ہاں میں بتاتا ہوں۔ اللہ کی قسم آپ ﷺ توراہت میں بیان کردہ اوصاف سے متصف ہیں اور آپ ﷺ کی بہت ساری صفات قرآن میں بھی ہیں حق تعالیٰ فرماتا ہے۔،، اے نبی بے شک ہم نے آپ کو شاہد (گواہ) مبشر (خوشخبری دینے والا) اور نذیر (ڈرسنانے والا) بنا کر بھیجا،، اور آپ ﷺ کو اُمیوں کا رسول بنایا آپ ﷺ میرے بندۂ خاص اور رسول ہیں میں نے آپ ﷺ کا نام المتوکل رکھا۔ نہ آپ ﷺ بد خلق ہیں اور نہ سخت مزاج اور نہ درشت خو، نہ آپ ﷺ بازاروں میں شور غوغہ کرنے والے ہیں اور نہ ہی برائی کا بدلہ برائی سے دینے والے ہیں بلکہ عفوو درگزر آپ ﷺ کی خصلت ہیں اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی روح مبارک اس وقت تک قبض نہ فرمائے گا جب تک کہ کج روسیدھے نہ ہو جائیں اور لا الہ الا اللہ نہ کہہ لیں اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے ذریعے اندھی آنکھیں بہرے کان اور دلوں کے پردے کھول دے گا۔

حضرت کعب علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

نجد نعت رسول الله ﷺ فی التوارة

(امام محمد بن یوسف الصالحی، سبل الهدیٰ والرشاد مکتبہ نعمانیہ محلہ جنگی پشاور، جماع ابواب بعض الفضائل و الآیات الواقعة قبل مولده ﷺ، باب الثامن فی بعض ما ورد فی کتب

Marfat.com

القدیمہ،ج ۱،۹۸)

کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح ونعت تورات میں پاتے ہیں۔

امام بیہقی علیہ الرحمہ نے حضرت وہب بن منبہ سے روایت کی آپ فرماتے ہیں

"اوحی اللہ فی الزبور الی داؤد یا داؤد ان سیأتی من بعدك نبی اسمہ احمد و محمد صادقاً لا اغضب علیہ ابداً ولا یعصینی ابداً و قد غفرت لہ ما تقدم من ذنبہ وما تأخر"

(امام محمد بن یوسف الصالحی،سبل الھدٰی والرشاد،مکتبہ نعمانیہ،محلہ جنگی پشاور،جماع ابواب بعض الفضائل و الآیات الواقعۃ قبل مولدہ ﷺ،باب الثامن فی بعض ما ورد فی کتب القدیمہ،ج ۱،۱۰۲)

کہ اللہ تعالیٰ نے زبور میں حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی عنقریب آپ کے بعد ایک سچا نبی آئے گا جس کا نام احمد اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوگا میں اُن سے کبھی بھی ناراض نہ ہوں گا اور وہ کبھی بھی میری نافرمانی نہیں کریں گے اور میں نے ان کی وجہ سے ان کی امت کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف کردیے ہیں۔

بشاراتِ آمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بزبان انبیاء علیہم السلام

جس جس نبی علیہ السلام پر نازل شدہ کتاب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارتیں ہیں وہ یقیناً اسی نبی کی زبان سے جاری ہوئیں جس نبی پر وہ کتاب اُتری تو یہ ایسے ہی ہے جس طرح اس نبی نے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارت دی لیکن ہم پھر بھی صراحتاً ذکر کردیتے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بشارت دی

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یوں دعا کی۔

Marfat.com

"رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا" (البقرۃ:۱۲۹)

اے ہمارے رب ان میں انہی سے ایک رسول معبوث فرما۔

اور نبی کریم نے بھی اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔

أَنَا دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ وَبَشَارَةُ عِيسَىٰ

میں اپنے باپ (حضرت) ابراہیم کی دعا اور (حضرت) عیسٰی کی بشارت ہوں۔

(امام جلال الدین السیوطی، متوفی ۹۱۱ھ، الخصائص الکبری، مکتبہ رحمانیہ لاہور، جلد اوّل، باب دعاء ابراہیم علیہ السلام۔ص۱۶، امام محمد بن یوسف الصالحی، سبل الھدی والرشاد، مکتبہ نعمانیہ، محلہ جنگی پشاور، جماع ابواب بعض الفضائل و الآیات الواقعۃ قبل مولدہ ﷺ، باب السابع فی دعا ابراہیم علیہ السلام بہ ﷺ، ج۱، ۹۴، مستدرک حاکم، ۲، ص۴۵۳، رقم ۳۵۶۶)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اسی کی ترجمانی کرتے ہوئے کیا خوب کہا۔

وَدَعْوَةُ إِبْرَاهِيمَ عِنْدَ بِنَاءِهِ
بِمَكَّةَ بَيْتًا فِيهِ نِيلُ الرَّغَائِبِ

اور آپ ﷺ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر کعبہ کے وقت کی دعا ہیں اور اس بیت اللہ شریف میں بندگان خدا کو بڑی بڑی نعمتیں عطاء کی جاتی ہیں۔

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، قصیدہ اطیب النعم، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء، ص۴۸)

اور اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضور ﷺ کی آمد کی بشارت بھی دی امام جلال الدین سیوطی نے خصائص کبرٰی میں اس کی تخریج فرمائی۔ نقل کرتے ہیں۔

اخرج ابن سعد عن شعبی قال فی مجلۃ ابراھیم علیہ السلام انہ

Marfat.com

كائن من ولدك شعوب و شعوب حتى يأتي النبي الامي الذي يكون خاتم الانبياء

(امام جلال الدین السیوطی ،متوفی ۹۱۱ھ،الخصائص الکبری،مکتبہ رحمانیہ لاہور،جلد اوّل،باب اعلام اللہ بہ ابراہیم علیہ السلام۔ص۱۷)

کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کتاب میں ہے(جب آپ علیہ السلام نے حضرت ہاجرہ کو مکہ میں چھوڑا تو) فرمایا تیرے اس بیٹے سے یہاں خاندان آباد ہوگا اور اس سے آگے خاندان بسیں گے یہاں تک کہ وہ نبی امی تشریف لائیں گے جو آخری نبی ہوں گے۔

یہی حدیث الفاظ مختلفہ کے ساتھ سبل الہدیٰ میں بھی موجود ہے۔حوالہ درج ذیل ہے۔

(امام محمد بن یوسف الصالحی،سبل الھدی والرشاد،مکتبہ نعمانیہ،محلہ جنگی پشاور،جماع ابواب بعض الفضائل و الآیات الواقعة قبل مولدہ ﷺ،باب السابع فی دعا ابراہیم علیہ السلام بہ ﷺ،ج۱،۱۵)

حضرت داؤد علیہ السلام کی زبان سے بشارت

امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے دعا فرمائی۔

اَللّٰهُمَّ ابْعَثْ لَنَا مُحَمَّدًا مُقِيْمَ السُّنَّةِ بَعْدَ الْفَتْرَةِ

اے اللہ ہمارے لیے محمد(صلی اللہ علیہ وسلم) کو مبعوث فرما جو سنت کو انقطاع کے بعد قائم فرمانے والے ہیں۔

(عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی ،الامام،م۹۱۱ھ،الریاض الانیقة فی شرح

Marfat.com

اسماء خیر الخلیفۃ، المعروف شرح اسماء النبی من حرف المیم، ص۲۰۲، شبیر برادرز لاہور)

اور حضرت داؤد علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارت بھی دی امام یوسف بن اسماعیل النبھانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے یوں بشارت دی۔

" قال ان اللہ اظہر من صیھون اکلیلاً محمودا وصیھون العرب والاکلیل النبوۃ و محمود ھو محمد "

(حجۃ اللہ علی العالمین، الباب الاوّل من قسم الاوّل، البشارۃ الرابعۃ والثلاثون، قدیم کتب خانہ، ص۸۱)

اللہ تعالیٰ صیھون سے اکلیل محمود ظاہر فرمائے گا۔ صیھون سے مراد عرب ہے اور اکلیل سے مراد نبوت اور محمود سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے خصائص کبریٰ کے اندر اس کو ذکر کیا ہے۔ نقل کرتے ہیں:

قال اوحی اللہ الی یعقوب انی ابعث من ذریتك ملوکا و انبیاء حتّٰی ابعث النبی الحرمی الذی تبنی امتہ ھیکل بیت المقدس وھو خاتم الانبیاء و اسمہ احمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

(امام جلال الدین السیوطی، متوفی ۹۱۱ھ، الخصائص الکبریٰ، مکتبہ رحمانیہ لاہور، جلد اوّل، باب اعلام اللہ بہ ابراھیم علیہ السلام۔ ص۱۷، (امام محمد بن یوسف الصالحی، سبل الھدیٰ والرشاد، مکتبہ نعمانیہ، محلہ جنگی پشاور، جماع

Marfat.com

ابواب بعض الفضائل و الآیات الواقعة قبل مولدہ ﷺ، باب الثامن ،ج ۱،ص ۹۹)

کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یعقوب علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ میں تمہاری نسل سے بادشاہ اور انبیاء پیدا فرماؤں گا یہاں تک کہ میں اس نبی تہامی کو مبعوث کروں گا جن کی امت بیت المقدس کے ہیکل کو مسجد بنائے گی اور وہ نبی خاتم الانبیاء ہوں گے اور اُن کا نام نامی احمد ہوگا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو آپ ﷺ کی بشارت

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان سے بشارت آمدِ محمدی ﷺ کی یوں نقل کیا۔

اخرج الطبرانی عن ابی امامة الباهلی قال سمعت رسول الله ﷺ یقول لما بلغ معد بن عدنان اربعین رجلاً وقعوا فی عسکر موسی فانتهبوا فدعا علیهم موسی فاوحی الله الیه لا تدع علیهم فان منهم النبی الامی النذیر البشیر و منهم الامة المرحومة امة محمد الذین یرضون من الله بالیسیر من الرزق ویرضی الله منهم بالقلیل من العمل فیدخلهم الجنة بقول لا اله الا الله نبیهم محمد بن عبد الله بن عبد المطلب المتواضع فی هیئته المجتمع اللب فی سکوته ینطق بالحکمة و یستعمل الحلم اخرجته من خیر جیل من امة قریش ثم اخرجته صفوة من قریش فهو خیر من خیر الی خیر هو وامته الی خیر یصیرونه

(امام جلال الدین السیوطی متوفی ۹۱۱ھ،الخصائص الکبریٰ،مکتبہ رحمانیہ لاہور،جلد اوّل،باب اعلام الله به موسیٰ علیه السلام۔ص۱۸)

طبرانی نے ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ میں رسول اللہ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جب معد بن عدنان کی اولاد چالیس ۴۰ مردوں کو پہنچی تو انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فوج پر حملہ کر دیا اور ان میں لوٹ مار مچادی اس موقع پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کے خلاف دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی اور فرمایا ،،اے موسیٰ ان کے خلاف دعا نہ کرو اس لیے کہ ان لوگوں کی نسل سے نبی امی بشیر و نذیر پیدا ہوں گے اور انہی سے امت محمدیہ پیدا ہوگی۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے تھوڑے رزق سے راضی ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے تھوڑے عمل سے راضی ہوگا اور وہ امت لا الہ الا اللہ کہتی ہوئی جنت میں داخل ہوگی ان کے نبی محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہیں جو اپنی وضع قطع میں متواضع ہوں گے ان کا سکوت حکمت اور دانائی کی وجہ سے ہوگا اور ان کی گفتگو حکمت اور دقائق پر مبنی ہوگی حلم اور سنجیدگی ان کی خصلت ہوگی میں قریش کے بہترین گھرانے میں ان کو پیدا کروں گا وہ قریش کے منتخب روزگار فرد ہوں گے تو وہ بہتر ہیں اور بہتر لوگوں کی طرف مبعوث ہوں گے اور ان کی امت اچھائی اور خیر کی طرف رجوع کرنے والی ہوگی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے بشارت

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے بھی اپنے پیارے محبوب کی آمد کی بشارت دی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

" وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ " (الصف:۶)

جب عیسیٰ بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں میں تصدیق کرنے والا ہوں توریت کی جو مجھ سے پہلے آئی اور میں

Marfat.com

بشارت دیتا ہوں اس رسول کی جو میرے بعد آئے گا جس کا نام احمد ہوگا۔

اسی طرح نبی کریم ﷺ نے بھی فرمایا کہ۔

اَنَا دَعْوَةُ اَبِیْ اِبْرَاهِیْمَ وَ بِشَارَةُ عِیْسٰی

میں اپنے باپ (حضرت) ابراھیم کی دعا اور (حضرت) عیسیٰ کی بشارت ہوں۔

(امام جلال الدین السیوطی، متوفی ۹۱۱ھ، الخصائص الکبریٰ، مکتبہ رحمانیہ لاہور، جلد اول، باب دعاء ابراہیم علیہ السلام۔ص ۱۶، امام محمد بن یوسف الصالحی، سبل الھدیٰ والرشاد، مکتبہ نعمانیہ، محلہ جنگی پشاور، جماع ابواب بعض الفضائل و الآیات الواقعة قبل مولدہ ﷺ باب السابع فی دعا ابراہیم علیہ السلام بہ ﷺ ج ۱، ۹۲، مستدرک حاکم، ۲، ص ۴۵۳، رقم ۳۵۶۶)

علماء یہود کی بشارتیں

اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی ﷺ کی آمد کی بشارات جس طرح کتب سماویہ اور انبیاء علیہم السلام نے دیں اسی طرح یہودیوں کے علماء نے بھی آپ ﷺ کی آمد کی بشارتیں دیں علماء یہود کی دی ہوئی چند بشارات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان سے بشارت

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے یہود کے سب سے بڑے عالم تھے وہ حضرت یوسف علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے ان کا نام ،، الحسین ،، تھا حضور ﷺ نے ان کا نام عبداللہ رکھا علمائے حدیث اور سیرت نگاروں نے ان سے بہت کچھ روایت کیا ہے حضرت عبداللہ بن سلام فرماتے ہیں کہ جب حضور ﷺ مدینہ طیبہ میں تشریف لائے تو لوگ جوق در جوق آپ ﷺ کی زیارت کے لیے آتے میں بھی آپ ﷺ کے دیدار کی نیت سے آپ ﷺ کی بارگا میں آیا۔ جب میں نے آپ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کے رخ انور کو دیکھا تو میں بول اُٹھا،، یہ کسی جھوٹے آدمی کا چہرہ نہیں ہوسکتا،، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے اے لوگوں سلام کو عام کرو صلہ رحمی کرو لوگوں کو کھانا کھلاؤ جب لوگ رات کو سو جائیں اس وقت نماز پڑھا کرو تو امن وسلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے میں نے اسی وقت کہا

" اشھد انك رسول الله حقاً و انك جئت بحق "

میں گواہی دیتا ہوں کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم حق کے ساتھ آئے ہیں۔ پھر میں اپنے اہل خانہ کے پاس آیا تو میرے سارے گھر والوں نے اسلام قبول کر لیا اور میں یہود سے اسلام کو چھپایا کرتا تھا۔

(امام یوسف بن اسماعیل النبهانی علیه الرحمه،حجة الله العالمین ،قدیمی کتب خانه ،الباب الثانی من قسم الاوّل،ص ۱۰۱)

حضرت میمون بن بنیامین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان سے بشارت

حضرت میمون بن بنیامین رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہودیوں کے سردار تھے ان کے ساتھ بھی اسی طرح کا واقعہ پیش آیا جس طرح حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ کے ساتھ پیش آیا تھا۔وہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہودیوں کو بلائیں اور مجھے ثالث مقرر کر لیں وہ ضرور میری طرف رجوع کریں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمون بن بنیامین کو ایک کمرے میں چھپا دیا اور یہودیوں کی طرف پیغام بھیجا جب یہودی آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اور اپنے درمیان ایک آدمی کو ثالث مقرر کر لو انہوں نے کہا ہم آپ اور اپنے درمیان میمون بن بنیامین کو ثالث مقرر کرتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمون بن بنیامین کو فرمایا باہر نکل آؤ۔ وہ کمرے سے باہر آئے اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے سچے

Marfat.com

رسول ہیں۔لیکن یہودیوں نے آپ کی تصدیق کرنے سے انکار کردیا۔

(امام یوسف بن اسماعیل النبہانی علیہ الرحمہ،حجۃ اللہ العالمین ،قدیمی کتب خانہ ،الباب الثانی من قسم الاوّل،ص ۱۰۲)

مخیریق یہودی عالم کی زبان سے بشارت

ابن ہشام علیہ الرحمہ نے کہا کہ ابن اسحاق علیہ الرحمہ نے فرمایا۔مخیریق مذہب یہودیت کا ایک متبحر عالم تھا اس کے پاس بہت زیادہ مال و دولت تھا اس کے کھجور کے کئی باغات تھے وہ اپنے علم کے ذریعے حضور ﷺ کے اوصاف کو پہچانتا تھا لیکن اس پر اپنے دین کی محبت غالب رہی اور وہ اپنے ہی دین پر برقرار رہا جب غزوہ اُحد رونما ہوا تو یہ ہفتے کا دن تھا اس نے اپنی قوم سے کہا اے گروہ یہود۔اللہ کی قسم تم سب جانتے ہو کہ محمد (ﷺ) کی اعانت اور مدد تم سب پر واجب ہے۔انہوں نے کہا آج ہفتے کا دن ہے مخیریق نے کہا ہفتے کے دن کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہی پھر ہتھیار سجا کر اپنے گھر سے نکل آیا۔اور اُحد کے مقام پر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے اپنی قوم سے کہا تھا اگر آج میں قتل ہو گیا تو مجھے محمد (ﷺ) کے حوالے کر دینا وہ اللہ تعالیٰ کی وحی کے مطابق میرا فیصلہ کریں گے اور اسلام قبول کیا اور جب جنگ شروع ہوئی جہاد میں شرکت کی اور شہید ہو گیا۔حضور ﷺ نے فرمایا مخیریق بہترین یہودیوں میں سے تھا آپ نے اس کے تمام مال پر قبضہ کر کے غرباء میں تقسیم فرما دیا مدینہ طیبہ میں حضور ﷺ کے اکثر صدقات اسی کے باغات سے ہوتے تھے۔

(امام یوسف بن اسماعیل النبہانی علیہ الرحمہ،حجۃ اللہ العالمین ،قدیمی کتب خانہ ،الباب الثانی من قسم الاوّل،ص ۱۰۲،۱۰۳)

Marfat.com

عیسائیوں کے راہبوں کی بشارتیں:

یہودی علماء کے علاوہ عیسائیوں کے راہبوں نے بھی حضور ﷺ کی آمد کی بشارتیں دیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ اور عیسائی راہب کی بشارت

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اسلام لانے کا واقعہ خود اپنی زبان سے اس طرح بیان فرمایا۔ کہ میں ملک فارس میں قریہ جی کا رہنے والا تھا میرا باپ اپنے شہر کا چودھری تھا اور سب سے زیادہ مجھ سے محبت کرتا تھا جس طرح کنواری لڑکیوں کی حفاظت کی جاتی ہے اس طرح وہ میری حفاظت کرتا تھا اور مجھ کو گھر سے باہر نہیں نکلنے دیتا تھا ہم مذہبا مجوسی تھے میرے باپ نے مجھے آتش کدہ کا محافظ اور نگہبان بنا رکھا تھا۔ کہ کسی بھی وقت آگ بجھنے نہ پائے ایک مرتبہ میرا باپ تعمیر کے کام میں مشغول تھا اس لیے مجبوراً مجھے کسی کھیت کی خبر گیری کے لیے بھیجا اور کہا کہ دیر نہ لگانا میں گھر سے نکلا راستے میں ایک گرجا تھا اس کے اندر سے کچھ آواز سنائی دی میں دیکھنے کے لیے اندر داخل ہو گیا دیکھا کہ ایک نصاریٰ کی جماعت ہے جو نماز میں مشغول ہے مجھ کو ان کی عبادت پسند آئی اور اپنے دل میں کہا کی یہ دین ہمارے دین سے بہتر ہے میں نے ان لوگوں سے پوچھا کی اس دین کی اصل کہاں ہے؟ ان نے کہا ملک شام میں انہی باتوں میں سورج غروب ہو گیا باپ نے انتظار کر کے میری تلاش میں قاصد دوڑا دیے جب گھر واپس آیا تو باپ نے پوچھا کی کہاں تھے؟ میں نے تمام واقعہ بیان کیا باپ نے کہا اس دین (یعنی نصرانیت) میں کچھ بھی نہیں تیرے ہی باپ دادا کا دین (آتش پرستی) ہی بہتر دین ہے۔ میں نے کہا ہرگز نہیں خدا کی قسم نصرانیوں کا دین ہی ہمارے دین سے بہتر

Marfat.com

ہے باپ نے میرے پاؤں میں بیڑیاں ڈال دیں اور میرا گھر سے نکلنا بند کر دیا۔ جیسے فرعون نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا۔،، کہ اگر تم نے میرے علاوہ کسی اور کو خدا مانا تو میں تجھ کو قید میں ڈال دوں گا،، (الآیہ)

میں نے پوشیدہ طور پر نصاریٰ کو کہلا بھیجا کہ جب کوئی قافلہ شام کو جائے تو مجھے بتا دینا چنانچہ انہوں نے مجھے ایک موقع پر اطلاع کر دی کی نصاریٰ کے تاجروں کا ایک قافلہ شام واپس جا رہا ہے میں نے موقع پا کر اپنے پاؤں سے بیڑیاں نکال دیں اور گھر سے نکل کر ان کے ساتھ چل دیا۔ ملک شام پہنچ کر معلوم کیا کہ عیسائیوں کا سب سے بڑا عالم کون ہے۔ لوگوں نے ایک پادری کا نام بتایا میں اس کے پاس پہنچا اور اس سے اپنا تمام واقعہ بیان کیا اور یہ کہا کہ میں آپ کی خدمت میں رہ کر آپ کا دین سیکھنا چاہتا ہوں مجھ کو آپ کا دین مرغوب اور پسند ہے آپ اجازت دیں تو آپ کی خدمت میں ہی رہ پڑوں اور آپ کا دین سیکھوں اور آپ کے ساتھ نمازیں پڑھوں تو پادری نے کہا کہ ٹھیک ہے وہاں رہنے کے چند دنوں بعد یہ معلوم ہوا کہ وہ آدمی اچھا نہیں تھا بڑا حریص لالچی اور طالع تھا دوسروں کو صدقات وخیرات کا حکم دیتا اور جب لوگ روپیہ لے کر آتے تو خود اپنے پاس جمع کر لیتا فقراء اور مساکین کو نہ دیتا اسی طرح اس نے اشرفیوں کے سات مٹکے جمع کر لیے تھے جب وہ مر گیا اور لوگ حُسنِ عقیدت کے ساتھ اس کی تکفین کے لیے جمع ہوئے تو میں نے لوگوں کو اس کا حال بتایا۔ اور اس کی اشرفیوں کے سات مٹکے بھی دکھائے لوگوں نے یہ دیکھ کر کہا خدا کی قسم ہم اس آدمی کو ہر گز دفن نہیں کریں گے آخر کار اس پادری کو سولی پر لٹکا کر سنگسار کر دیا اور اس کی جگہ اور عالم بٹھا لیا۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے اس نئے مسند نشین عالم سے بڑھ کر عالم، زاہد، عابد اور دنیا سے بے تعلق کسی کو نہیں دیکھا۔ مجھے اس

Marfat.com

سے حد سے زیادہ عقیدت ہوگئی میں اس کی خدمت کرتا رہا جب وہ قریب المرگ ہوا تو میں نے اس سے کہا کہ آپ مجھے وصیت کیجئے کہ میں آپ کے بعد کس کے پاس جا کر رہوں؟ تو اس نے کہا کہ موصل میں ایک عالم ہے اس کے پاس چلے جانا چنانچہ میں اس کے پاس گیا اور اس کے بعد نصیبین میں ایک عالم کے پاس رہا جب وہ بھی دنیا سے کوچ کرنے لگے تو میں کہا کہ میں فلاں فلاں عالم کے پاس رہا ہوں اب آپ بتائیں کہ کہاں جاوں تو انہوں نے کہا کہ میری نظر میں اس وقت کوئی ایسا عالم نہیں جو صحیح راستہ پر ہو اور میں اس کا تم کو پتہ دوں البتہ ایک نبی کے ظہور کا زمانہ قریب آ گیا ہے وہ نبی دین ابراہیمی پر ہوگا عرب شریف کی سرزمین پر اس کا ظہور ہوگا ایک نخلستانی زمین کی طرف ہجرت فرمائے گا اگر تم وہاں پہنچ سکو تو ضرور پہنچنا ان کی علامت یہ ہوگی کہ وہ صدقے کا مال نہ کھائیں گے ہدیہ قبول کریں گے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت ہوگی جب تم ان کو دیکھو گے تو پہچان لو گے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اُسی دوران میرے پاس کچھ بکریاں اور گائیں جمع تھیں اتفاقاً ایک قافلہ عرب کو جانے والا مل گیا میں نے ان سے کہا کہ تم لوگ مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلو۔ میں یہ بکریاں اور گائیں سب کی سب تم کو دے دوں گا تو قافلے والوں نے رضامندی کا اظہار کر دیا اور مجھے اپنے ساتھ لے لیا جب وادیٔ قریٰ میں پہنچے تو میرے ساتھ اس قافلہ والوں نے یہ بدسلوکی کی کہ مجھے اپنا غلام بنا کر ایک یہودی کے ہاتھ فروخت کر دیا جب میں اس یہودی کے ساتھ آیا تو کھجور کے درخت دیکھ کر خیال کیا کہ شاید یہی وہ جگہ ہو لیکن ابھی پورا اطمینان بھی نہ ہوا تھا کہ بنی قریظہ کا ایک یہودی اُس کے پاس آیا اور مجھ کو اُس سے خرید کر مدینہ منورہ لے آیا جب میں مدینہ منورہ پہنچا تو خدا کی قسم مدینہ منورہ کو دیکھتے ہی پہچان لیا اور یقین کر لیا کہ یہ وہی شہر ہے جو مجھ کو بتایا گیا ہے۔

Marfat.com

صحیح بخاری میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں اسی طرح دس مرتبہ سے زیادہ فروخت ہوا ہوں میں مدینہ میں اس یہودی کے پاس رہا اور بنی قریظہ میں اس کے درختوں کا کام کرتا رہا کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو مکہ میں مبعوث فرمایا مگر مجھے غلامی اور خدمت کی وجہ سے بالکل علم نہ ہوا۔ جب نبی پاک ﷺ ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے اور قباء میں قیام فرمایا تو اس وقت میں کھجور کے ایک درخت پر چڑھا ہوا کام کر رہا تھا اور میرا آقا جو کہ یہودی تھا درخت کے نیچے بیٹھا ہوا تھا۔

اچانک ایک یہودی آیا جو کہ میرے آقا کا چچازاد بھائی تھا اس نے کہا کہ خدا بنی قیلہ یعنی انصار کو ہلاک کرے (نعوذ باللہ) کہ وہ قباء میں ایک شخص کے اردگرد جمع ہیں جو مکہ سے آیا ہے اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے نبی اور پیغمبر ہیں۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کی خدا کی قسم یہ سننا ہی تھا کہ ،،مجھ پر لرزا طاری ہو گیا اور مجھ کو یہ غالب گمان ہو گیا کہ میں ابھی اپنے آقا پر گر پڑوں گا،، ان دونوں یہودیوں نے جب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ حالت دیکھی تو بہت متعجب ہوئے میں درخت سے اُترا اور اُس خبر دینے والے یہودی سے پوچھا کہ تم کیا کہہ رہے تھے وہ خبر مجھے بھی سناؤ اس بات پر میرے آقا کو غصہ آیا اور مجھے زور سے طمانچہ مارا اور کہا تجھ کو اس سے کیا مطلب اپنا کام کرو۔

جب شام ہوئی اور میں اپنے کام سے فارغ ہوا اور جو کچھ میرے پاس تھا لیا اور بارگاہِ نبوی ﷺ میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ اس وقت قباء میں تشریف فرماتے میں نے عرض کیا کہ مجھ کو معلوم ہوا ہے کہ آپ ﷺ کے ساتھیوں کے پاس کچھ نہیں اس لیے میں آپ ﷺ کو صدقہ پیش کرتا ہوں تو آپ ﷺ نے اپنی ذات کے لیے صدقہ قبول کرنے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ میرے لیے صدقہ جائز نہیں ہے۔ اور اپنے اصحاب

Marfat.com

کو اجازت فرمائی کہ تم لے لو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ خدا کی قسم یہ ان تین علامتوں میں سے ایک ہے اور میں واپس آ گیا اور پھر دوبارہ کچھ جمع کرنا شروع کر دیا جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں پھر حاضر خدمت ہوا اور عرض کی کہ میرا دل چاہتا ہے کہ آپ ﷺ کی بارگاہ میں کچھ ہدیہ پیش کروں صدقہ تو آپ قبول نہیں فرماتے اس لیے ہدیہ کو شرف قبولیت عطا فرمائیں تو آپ ﷺ نے ہدیہ قبول فرمایا خود بھی اس سے کھایا اور اپنے اصحاب کو بھی اس سے کھلایا تو میں نے دل میں کہا کہ یہ دوسری علامت ہے۔

میں واپس آ گیا اور دو چار دن گزرنے کے بعد پھر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ اس وقت ایک جنازہ کے ساتھ جنت البقیع میں تشریف فرما تھے اور آپ ﷺ کے اصحاب کی ایک جماعت بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھی اور آپ ﷺ ان کے درمیان میں تشریف فرما تھے میں نے سلام کیا اور سامنے سے اُٹھ کر پیچھے آ کر بیٹھ گیا۔ کہ مہر نبوت کا دیدار کروں حضور ﷺ سمجھ گئے اور خود بخود پُشت مبارک سے چادر کو اُٹھا دیا (معلوم ہوا کہ حضور ﷺ ہمارے دلوں کی باتوں کو بھی جانتے ہیں اور دل کی بات بھی تو ایک بڑا غیب ہے جب آپ ﷺ یہ جانتے ہیں تو اور کوئی چیز آپ ﷺ سے کیسے پوشیدہ رہ سکتی ہے؟۔ ابوالاحمد غفرلہ)

اور میں حضور ﷺ کی مہر نبوت کو دیکھا اور دیکھتے ہی پہچان لیا اور مہر نبوت کو بوسہ دیا (معلوم ہوا کہ بوسہ لینا امر قبیح نہیں اگر ہوتا تو حضور ﷺ ضرور منع فرماتے) اور میں رو پڑا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ سامنے آؤ تو میں آپ ﷺ کے سامنے آیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت سلمان فارسی نے فرمایا کہ اے عبداللہ جس طرح میں نے یہ واقع آپ کو سنایا ہے اسی طرح میں نے یہ واقع اپنے غمگسار آقا ﷺ کو بھی سنایا اور آپ ﷺ کے دست اقدس پر اسلام کی دولت سے مالا

Marfat.com

مال ہوا۔

(علامہ ضیاء اللہ قادری اشرفی، انوارِ محمدیہ فی سیرت مصطفویہ، ص۲۷۵ تا ۲۷۹، قادری کتب خانہ سیالکوٹ۔)

یہی واقعہ سبل الہدیٰ میں الفاظ کے تغیر و تبدل کے ساتھ موجود ہے حوالہ درج ذیل ہے۔

امام محمد بن یوسف الصالحی، سبل الھدیٰ والرشاد، مکتبہ نعمانیہ، محلہ جنگی پشاور، جماع ابواب بعض الفضائل و الآیات الواقعة قبل مولدہ ﷺ، باب التاسع، ج ۱، ص ۱۰۳)

بحیرا راہب کی زبان سے بشارت

حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر شام کی نیت سے نکلے۔ حضور ﷺ بھی آپ کے ساتھ تھے قریش کے کچھ اور لوگ بھی اس قافلہ میں موجود تھے اس سے قبل بھی وہ بحیرا راہب کے پاس سے گزرا کرتے تھے لیکن وہ ان کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتا تھا۔ لیکن اس دفعہ جب اس قافلے نے وہاں قیام کیا تو بحیرا راہب اس قافلے کے پاس آیا اور حضور ﷺ کے دست مبارک کو پکڑا اور کہنے لگا۔ یہ پوری دنیا کے سردار ہیں یہ رب العالمین کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے سرداران قریش نے پوچھا آپ کو کیسے پتہ چلا ہے اس نے جواب دیا اے قریش کے سردارو جب تم اس گھاٹی سے اُتر رہے تھے تو میں دیکھا کہ تمام پتھر اور درخت سجدہ ریز تھے۔ اور بادل کا ٹکڑا صرف ان پر ہی سایہ کر رہا تھا ایسا صرف نبی کے لیے ہی ہوتا ہے۔

(امام یوسف بن اسماعیل النبہانی علیہ الرحمہ، حجۃ اللہ العالمین، قدیمی

Marfat.com

کتب خانہ ،الباب الثانی من قسم الاوّل،ص۱۱۸)

کتب سماویہ کے علماء کی بشارتیں

اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارتیں کتب سماویہ کے علماء نے بھی دیں ایک دو واقعات پیش کرتا ہوں۔

حضرت سیدنا ورقہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان سے بشارت

امام صالحی علیہ الرحمہ نے بیان کیا:

''کہ عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ زید بن عمر بن نفیل (ورقہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا میں نے اپنی قوم کی مخالفت کی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیروی کی اور جس کی وہ عبادت کرتے تھے اسی کی میں نے بھی عبادت کی پس میں اس نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا انتظار کر رہا ہوں جو کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے پیدا ہوں گے اور ان کا نام نامی احمد ہوگا اور مجھے لگتا ہے کہ میں ان کو نہ پاسکوں گا اس لیے میں اُن پر اب ہی ایمان لاتا ہوں اور ان کی تصدیق کرتا ہوں کہ وہ نبی برحق ہیں۔اے عامر بن ربیعہ اگر تیری عمر لمبی ہوئی تو میری طرف سے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کرنا اور میں تم کو اُن کی علامتیں بتا دیتا ہوں تا کہ تجھے معلوم ہو جائے،، وہ ایسے آدمی ہیں جن کا قد نہ ہی لمبا ہے اور نہ ہی چھوٹا، بال نہ ہی زیادہ ہیں اور نہ ہی بالکل کم، اور اُن کی آنکھوں سے کبھی بھی سرخی جدا نہیں ہوتی ،اور ان کے کندھوں کے درمیان مہر نبوت ہے اور ان کا نام احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور یہ شہر (مکہ) ان کی جائے ولادت اور بعثت ہے، پھر ان کی قوم ان کو اس شہر سے نکال دے گی اور وہ قوم اس چیز کو ناپسند کرے گی جو وہ لے کر آئے گے،اور وہ یثرب (مدینہ منورہ) کی طرف ہجرت فرمائیں گے۔

Marfat.com

امام محمد بن یوسف الصالحی،سبل الھدیٰ والرشاد،مکتبہ نعمانیہ،محلہ جنگی پشاور،جماع ابواب بعض الفضائل و الآیات الواقعۃ قبل مولدہ ﷺ،باب التاسع،ج۱،ص۱۱۶)

حضرت ورقہ بن نوفل حضور ﷺ کی مدح سرائی کرتے ہوئے یوں عرض کرتے ہیں

و یظھر فی البلاد ضیاء نورٍ
یقوم بہ البریّۃ ان تموجا

(سیرت ابن ہشام،ج۱،ص۱۹۲،البدایہ والنہایہ،ج۱،ص۳،ج۲،ص۲۹۶،بحوالہ علامہ ضیاء اللہ قادری اشرفی،انوارِ محمدیہ فی سیرت مصطفویہ،ص۸۵، قادری کتب خانہ سیالکوٹ،)

اور شہروں میں نور کی روشنی ظاہر ہوگئی جس نور کا صدقہ اور وسیلہ سے تمام مخلوق قائم ہے کیونکہ وہ مبارک روشنی ٹھاٹھیں مار رہی ہے۔

واقعہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے خصائص کبریٰ میں نقل کیا:

ابن عساکر علیہ الرحمہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں حضور ﷺ کی بعثت سے پہلے یمن کی طرف گیا اور قبیلہ ازد کے ایک شیخ کے پاس پہنچا جو کہ متبحر عالم اور کتب سماویہ کو پڑھنے والا شخص تھا اور اس کی عمر دس کم چار سو سال تھی (یعنی تین سو نوے سال) اس ازدی عالم نے مجھ سے کہا میرا خیال ہے کہ تم حرم مکہ کے رہنے والے ہو؟ میں نے کہا ہاں پھر اس نے کہا کہ میرا خیال ہے تم قریشی ہو؟ میں نے کہا،،ہاں،،اس نے کہا کہ

Marfat.com

میرا خیال ہے کہ تم تیمی ہو؟ میں نے کہا ،،ہاں،، اس نے کہا اب صرف ایک نشانی تمہاری طرف سے باقی رہ گئی ہے جس سے میں واقف نہیں ہو سکا ہوں۔ میں نے پوچھا وہ کون سی نشانی ہے؟ اس نے کہا تم اپنے پیٹ سے قمیص اُٹھاؤ۔ میں نے کہا کس لیے؟ اس نے کہا کہ میں نے علم صادق میں پایا ہے کہ

''حرمِ مکہ میں ایک نبی مبعوث ہوگا اور اس کے دعویٰ نبوت میں ایک جوان اور ایک ادھیڑ عمر کا شخص مددگار ہوں گے اور وہ جوان شدتوں اور دشمنوں کی متحدہ قوت اور ہجومِ مصائب کو خاطر میں نہ لائے گا اور ان کا زور توڑ کر رکھ دے گا۔ (اس سے مراد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے) اور دوسرا ادھیڑ عمر شخص گورے رنگ اور لاغر جسم والا ہوگا اور اس کے پیٹ پر ایک تل ہوگا اور بائیں ران پر ایک نشان ہوگا تو تمہارا کیا حرج ہے اگر تم مجھے اپنا پیٹ دکھا دو اور تمہارے بارے میں جو اوصاف میں پاتا ہوں اس کو دیکھ کر میرا علم مکمل ہو جائے اور اس کے علاوہ وہ (جو ران پر نشان ہے) ایک علامت پوشیدہ رہ جائے تو رہ جائے۔

حضرت ابوبکر صدیق فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے پیٹ سے کپڑا اُٹھالیا اور وہ ازدی عالم میری ناف کے اوپر سیاہ تل کو دیکھ کر کہنے لگا ،،رب کعبہ کی قسم بلاشبہ تم ہی وہ شخص ہو''

(امام جلال الدین السیوطی، متوفی ۹۱۱ھ، الخصائص الکبریٰ، مکتبہ رحمانیہ لاہور، جلد اوّل، باب اختصاصہ بذکر اصحابہ فی الکتب السابقہ۔ص ۵۲)

کاہنوں کی زبان سے بشارتیں

کاہنوں کی زبان سے بشارات سے مراد وہ بشارتیں ہیں جو کہ انہوں نے حضور ﷺ کی ولادت سے پہلے دیں کیونکہ حضور ﷺ کی جب ولادت ہوئی تو علم کہانت کو

Marfat.com

اُٹھا لیا گیا اور اب اس علم کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہی، ابو الاحمد۔ یہاں پر ہم تین واقعات ذکر کرتے ہیں وباللہ التوفیق۔

1:......حضرت ابو نعیم علیہ الرحمہ نے حضرت یعقوب بن یزید طلحہ التیمی سے روایت کیا ہے۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے ایک آدمی گزرا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ کیا تم کاہن ہو؟ اور اس جننی کے ساتھ کب سے تمہارا تعلق ہے؟ اس آدمی نے کہا وہ اسلام کے ظہور سے پہلے میرے پاس آئی اور زور سے چلائی یا سلام، یا سلام حق واضح ہے اور بھلائی کو ہمیشگی حاصل ہے یہ آرزوئیں جھوٹی نہیں ہیں۔ (یعنی جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے ظلمت ختم ہونے کی آرزوئیں ہیں یہ جھوٹی نہیں ہیں)،، اللہ اکبر،،

(امام یوسف بن اسماعیل النبہانی علیہ الرحمہ، حجۃ اللہ العالمین، قدیمی کتب خانہ، الباب الرابع من قسم الاوّل، ص۱۲۶)

2:......ایک اور شخص نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا اے امیر المومنین میں بھی آپ کو اس طرح کا ایک واقعہ عرض کرتا ہوں قسم باخدا ہم ،، دویۃ ملساء ،، (ایک جگہ کا نام) میں سفر کر رہے تھے وہاں ہمیں صرف گونج ہی سنائی دیتی تھی جب ہم نے وہاں غور سے دیکھا تو ہمیں ایک سوار آتا دکھائی دیا اس نے کہا اے احمد اے احمد اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر ہے اللہ تعالیٰ نے جس بھلائی کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ فرمایا ہے وہ ضرور آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچے گی۔ اے احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پھر وہ شخص چلا گیا۔

(امام یوسف بن اسماعیل النبہانی علیہ الرحمہ، حجۃ اللہ العالمین، قدیمی کتب خانہ، الباب الرابع من قسم الاوّل، ص۱۲۶)

3:......ایک انصار کے آدمی نے کہا ہم شام کی طرف سفر پر روانہ ہوئے جب ہم چٹیل میدان میں پہنچے تو ہم نے اپنے پیچھے ایک صدا لگانے والے کی صدا کو سنا وہ یوں

Marfat.com

کہہ رہا تھا۔ستارہ طلوع ہو چکا ہے ہم نے مشرق کو روشن کر دیا وہ تباہ کن تاریکیوں سے لوگوں کو نکالے گا۔(اس ستارے سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکت ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا،، والنجم اذا ھوٰی،،اور ستارے کی قسم جب وہ طلوع ہو مفسرین فرماتے ہیں اس ستارے سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکت ہے،ابوالاحمد غفرلہ)اور جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے گا اس کو بلند مرتبہ عطاء کیا جائے گا اور اس کی سچائی کو قبول کر لیا جائے گا۔

(امام یوسف بن اسماعیل النبہانی علیہ الرحمہ،حجۃ اللہ العالمین ،قدیمی کتب خانہ ،الباب الرابع من قسم الاوّل،ص۱۲۶)

جنّات کی زبان سے بشارتیں

اس طرح اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارتیں جنات نے بھی دیں یہاں پر ہم صرف دو واقعات کا ذکر کرتے ہیں۔

1:...... ابن سعد ،امام احمد، امام طبرانی،امام بیہقی،اور ابونعیم علیہم الرحمہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی وہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پہلی خبر جو مدنیہ منورہ میں پہنچی وہ یہ تھی کہ مدینہ منورہ کی ایک عورت تھی اور ایک جن اس کا تابع تھا ایک دن وہ جن ایک پرندے کی شکل میں اس کے پاس آیا اور اس عورت کے گھر کی دیوار پر بیٹھ گیا اس عورت نے اس جن سے کہا،،نیچے آجاؤ،،اس نے جواب دیا نہیں اب میں نیچے نہیں آؤں گا مکہ معظمہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہو چکے ہیں۔انہوں نے ہم کو شہروں میں قیام سے منع فرمادیا اور ہم پر بدکاری کو حرام قرار دیا۔

(امام یوسف بن اسماعیل النبہانی علیہ الرحمہ،حجۃ اللہ العالمین ،قدیمی

Marfat.com

کتب خانہ ،الباب الخامس من قسم الاوّل،ص١٣٦)

(معلوم ہوا کہ جن حضور ﷺ کے فرمان کی وجہ سے ہی لوگوں کی آبادیوں سے دور رہتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جن حضور ﷺ کا حکم مانتے ہیں اور آپ ﷺ کو نبی تسلیم کرتے ہیں اور آپ ﷺ کے فرمان کی وجہ سے بدکاری سے اجتناب کرتے ہیں یہ اس امتی کے لیے سبق ہے جو حضور ﷺ کو اپنا نبی بھی تسلیم کرتا ہے اور پھر بھی اسکے دن رات بدکاری میں گزرتے ہیں۔ابوالاحمد غفرلہ)

2:......ابوسعد اور ابونعیم نے امام زہری علیہ الرحمۃ سے روایت کیا کہ اسلام کے ظہور سے پہلے جنات آسمان کی پوشیدہ گفتگو سن لیا کرتے تھے۔جب اسلام کا ظہور ہوا تو انہیں ایسا کرنے سے روک دیا گیا بنو اسد میں ایک عورت تھی اس نام شعیرہ تھا۔ایک جن اس کا تابع تھا جب اس جن نے یہ محسوس کیا کہ اب آسمان کی باتیں نہیں سنی جا سکتیں۔(کیونکہ جب حضور ﷺ کی پیدائش ہوئی تو جنات کو آسمانوں پر جانے سے روک دیا گیا) وہ اس عورت کے پاس آیا اور اسکے سینے میں داخل ہو گیا اور یوں چیخنے لگا۔ ،،گردن پر مار دیا گیا ہے اور ایک ایسا معاملہ آگیا ہے جس کو برداشت کرنے کی طاقت نہیں،،احمد مجتبیٰ ﷺ نے زنا کو حرام کر دیا ہے،،

(امام یوسف بن اسماعیل النبہانی علیہ الرحمہ،حجۃ اللہ العالمین ،قدیمی کتب خانہ ،الباب الخامس من قسم الاوّل،ص١٤٣)

یہ جنات جہاں پر اپنی بےبسی کا رونا رو رہے تھے اس کے ساتھ ساتھ اہل حق کو حضور ﷺ کی آمد کی بشارتیں بھی دے رہے تھے۔

وہ بشارتیں جو بتوں کے پیٹوں سے سنی گئیں

اللہ تعالیٰ نے ان بتوں کے پیٹوں سے بھی ہادی امم ﷺ کی آمد کی بشارتیں

Marfat.com

سنائیں جن کو لوگ گمراہی میں پوج رہے تھے کہ دیکھو یہ تمہارے معبود بھی میرے نبی ﷺ کی آمد کی بشارتیں دے رہے ہیں کہ ان کو دیکھ کر ہی سیدھے راستے پر آ جاؤ یہ جس کی تم پوجا کرتے ہو وہ ہی تم کو کہہ رہا ہے کہ وہ نبی آخر الزماں آ گئے ہیں جو نیکی کا حکم دیتے ہیں۔اسی کے متعلق ہم اس جگہ تین واقعات ذکر کرتے ہیں۔

1:.......ابونعیم نے خویلد الضمر ی سے روایت کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم ایک پتھر کے بت کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے اچانک ہم نے اس کے اندر سے ایک چیخنے والے کی آواز کو سنا وہ یوں کہہ رہا تھا،،آسمان پر جا کر پوشیدہ گفتگو سننا ختم ہو گیا اور جو ایسا کرتا ہے اس کو آگ کے انگاروں کا سامنا کرنا پڑتا ہے یہ تمام انتظامات اس نبی مکرم کے لیے ہوئے ہیں جن کا ظہور مکہ میں ہوا ان کا اسم گرامی ،،احمد ﷺ،، ہے یثرب ان کی ہجرت گاہ ہے وہ نماز روزے نیکی اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔خویلد الضمر ی فرماتے ہیں کہ ہم اس بت کے پاس سے اُٹھ کر چلے آئے ہم نے اس بارے میں لوگوں سے پوچھا انہوں نے بتایا کہ مکہ میں ایک نبی ﷺ کا ظہور ہوا ہے ان کا نام ''احمد ﷺ'' ہے۔

(امام یوسف بن اسماعیل النبہانی علیہ الرحمہ،حجۃ اللہ العالمین ،قدیمی کتب خانہ ،الباب السادس من قسم الاوّل،ص۱۴۷)

2:ابونعیم اور ابوسعد علیہما الرحمہ نے روایت کیا کہ عبداللہ بن ساعدہ الھذلی اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں۔وہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بت کے پاس بیٹھا ہوا تھا میں نے اس کے پیٹ سے آواز سنی وہ اس طرح کہہ رہا تھا،، جنات کے مکر وفریب ختم ہو گئے اور آسمان کا تحفظ کر دیا گیا ہے اس نبی مکرم ﷺ کا ظہور ہو گیا ہے جن کا نام ،،احمد ﷺ،، ہے میں اس بت کے پاس سے اُٹھ کر چلا آیا راستے میں ایک مرد ملا جس نے مجھ کو حضور ﷺ کی نبوت کو بشارت دی۔

Marfat.com

(امام یوسف بن اسماعیل النبہانی علیہ الرحمہ،حجۃ اللہ العالمین ،قدیمی کتب خانہ ،الباب السادس من قسم الاول،ص۱۴۸)

3:......ابن مندہ علیہ الرحمہ حضرت بکر بن جبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں،،وہ کہتے ہیں کہ ہمارا ایک بت تھا ہم اس کے لیے قربانیاں کرتے تھے میں نے اس کے پیٹ سے ایک دن یہ آواز سنی،،اے بکر بن جبلہ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جان لو گے۔

(امام یوسف بن اسماعیل النبہانی علیہ الرحمہ،حجۃ اللہ العالمین ،قدیمی کتب خانہ ،الباب السادس من قسم الاول،ص۱۴۸)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اباء واجداد کی بشارتیں

جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارتیں تمام مخلوق نے دیں اسی طرح خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ اور طاہر اباء واجداد نے بھی دیں چند واقعات آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

حضرت سیدنا کعب بن لوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بشارت

حضرت کعب بن لوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اباء واجداد میں سے ایک ہیں آپ نے بھی اپنے چشم و چراغ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارت دی تھی چنانچہ امام یوسف بن اسماعیل النبہانی علیہ الرحمہ نقل کرتے ہیں کہ۔

ابو نعیم علیہ الرحمہ نے ابو سلمہ بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم کے جد امجد حضرت کعب بن لوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعہ کے دن لوگوں کو خطبہ دیا کرتے تھے وہ اپنے خطبے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی بشارت دیتے تھے۔

Marfat.com

(امام یوسف بن اسماعیل النبہانی علیہ الرحمہ، حجۃ اللہ العالمین ،قدیمی کتب خانہ ،الباب السابع من قسم الاول،ص ۱۴۹)

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بشارت

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والدمحترم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے الحجر میں ایک قالین بچھادیا جاتا اس قالین پر صرف حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی تشریف فرما ہوتے ان کے علاوا اور کوئی اس پر قدم بھی نہیں رکھ سکتا تھا حرب بن امیہ اور دوسرے سردارنِ قریش اس قالین کے گرد بغیر کسی قالین کے بیٹھتے تھے ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابھی کم سن ہی تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس قالین پر بیٹھ گے۔ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں سے اُتارنے کی کوشش کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رونا شروع کردیا حضرت عبدالمطلب نے پوچھا کہ میرا بیٹا کیوں رورہا ہے؟لوگوں نے بتایا کہ یہ آپ کی جگہ قالین پر بیٹھنا چاہتا ہے اور کچھ لوگوں نے اس کو منع کیا ہے اس ی وجہ سے یہ رورہا ہے۔

حضرت عبدلمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس کو اس جگہ پر بیٹھنے دو یہ اپنے بارے میں عزت وقدر محسوس کرتا ہے،، مجھے امید ہے کہ میرا یہ بیٹا عزت وقدر اور شرافت ومنزلت اور عظمت کی ان بلندیوں کو پہنچے گا کہ اس سے پہلے وہاں تک کوئی شخص نہ پہنچ سکا ہوگا اور نہ ہی اس کے بعد وہاں تک کوئی شخص پہنچ پائے گا،،

اس کے بعد کوئی شخص بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں بیٹھنے سے منع نہ کرتا تھا خواہ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں موجود ہوں یا نہ ہوں۔

(امام یوسف بن اسماعیل النبہانی علیہ الرحمہ، حجۃ اللہ العالمین ،قدیمی

Marfat.com

کتب خانہ ،الباب السابع من قسم الاوّل،ص ۱۵۱)

حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بشارت

ابونعیم نے امام زہری کی سند سے اور ام ساعہ بنت ابی رہم سے اور وہ اپنی والدہ محترمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے روایت فرماتی ہیں کہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنی اس بیماری جس میں ان کی وفات ہوئی بیماری کی وجہ سے جاگ رہی تھیں اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک پانچ سال تھی انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کو دیکھا اور یہ شعر پڑھے۔

بَارَکَ فِیْکَ اللّٰہُ مِنْ غُلَامٖ
اللہ تعالیٰ بچوں میں سے تجھے برکت عطا فرمائے
یَابْنَ الَّذِیْ مِنْ حَوْمَۃِ الْحِمَامٖ
اے اس شخص کے نورِ نظر جس نے موت سے
نَجَا بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْعَلَّامٖ
بلند بادشاہ کی مدد سے نجات حاصل کی
فُوْدِیَ غَدَاۃَ الْغَرَبِ بِالسِّہَامٖ
کئی بار تیروں سے قرعہ اندازی کر کے جن کا
بِمِائَۃٍ مِّنْ اِبِلٍ سُوَّامٖ
ایک سو جوان اونٹوں کا فدیہ دیا گیا
اِنْ صَحَّ مَا اَبْصَرْتُ فِی الْمَنَامٖ
جو کچھ میں نے خواب میں دیکھا ہے اگر وہ صحیح ہے
فَاَنْتَ مَبْعُوْثٌ اِلَی الْاَنَامٖ

Marfat.com

تو پھر تو تمام ارواح کی طرف (یقیناً آپ ﷺ تمام کائنات کے نبی و رسول بن کر تشریف لائے)

مِنْ عِنْدِ ذِی الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ
اللہ رب العزت کی طرف سے مبعوث کیا جائے گا

تُبْعَثُ فِی الْحِلِّ وَ فِی الْحَرَامِ
تو حل اور حرام میں مبعوث ہوگا (یعنی آپ ﷺ کو حلال اور حرام کرنے کا اختیار حاصل ہے اس کی طرف اشارہ فرمایا)

تُبْعَثُ فِی التَّحْقِیْقِ وَ الْاِسْلَامِ
اور تو حق اور اسلام میں مبعوث ہوگا

دِیْنُ اَبِیْکَ الْبَرِّ اِبْرَاهَامِ
اللہ کی قسم تیرے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کا دین

تَاللّٰهِ اَنْهَاكَ الْاَصْنَامِ
تجھے بتوں کی پوجا سے روکے گا (یعنی آپ ﷺ کے تمام صیغرہ وکبیرہ گناہوں سے عصمت کی طرف اشارہ فرمایا)

اَنْ لَا تَوَالِیْهَا مَعَ الْاَقْوَامِ
کہ تو دوسرے لوگوں کی طرح ان بتوں سے محبت نہ کرے

پھر حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہر زندہ نے مرنا ہے ہر نئی چیز نے بوسیدہ ہونا ہے ہر کثرت نے فنا ہونا ہے اب میرا وصال ہونے والا ہے لیکن میرا ذکر باقی رہے گا (معلوم ہوا کہ صالحین کو اپنے آئندہ کے حالات کی بھی خبر ہے) میں بھلائی (نبی کریم ﷺ) کو چھوڑ کر جا رہی ہوں میں نے ایک پاک بچے کو جنم دیا ہے اور پھر حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال ہو گیا ام سماعہ بنت ابی رہم کی والدہ فرماتی ہیں

Marfat.com

کہ پھر ہم نے کو سنا کہ وہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر نوحہ کر رہے ہیں۔

(امام یوسف بن اسماعیل النبهانی علیه الرحمه،حجة الله العالمین ،قدیمی کتب خانه ،الباب السابع من قسم الاوّل،ص ۱۵۲)

علامہ زرقانی علیہ الرحمہ نے امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ سے ان اشعار (جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ محترمہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہے) کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ یہ اشعار اس بات پر واضح دلالت کرتے ہیں کہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ موحدہ تھیں کیونکہ وہ دینِ ابراہیمی کا ذکر کر رہی ہیں اور اپنے بیٹے کے دین اسلام کے ساتھ مبعوث ہونے کا ذکر کر رہی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بت پرستی (جو کبھی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کی) سے روک رہی ہیں کیا توحید ان امور کے علاوہ کسی اور چیز کا نام ہے؟)

(امام یوسف بن اسماعیل النبهانی علیه الرحمه،حجة الله العالمین ،قدیمی کتب خانه ،الباب السابع من قسم الاوّل،ص ۱۵۲)

ضروری بات

ماقبل میں ذکر ہوا کی جب حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات ہوئی تو جنات نے نوحہ کیا تو ہم نے ضروری سمجھا کہ نوحے کے متعلق کچھ عرض کر دیں نوحہ کرنا زمانہ جاہلیت کا کام ہے اور سخت گناہ اسی بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی موجود ہے ''حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار کام میری امت میں (زمانہ) جاہلیت کے کاموں میں سے ہیں 1: اپنے حسب میں فخر کرنا 2: لوگوں کے نسب میں عیب نکالنا 3: اور ستاروں سے بارش طلب کرنا (یعنی علم نجوم سے بتانا کہ آج بارش ہوگی یا نہیں یہ بھی زمانہ جاہلیت کا کام ہے) 4: اور نوحہ کرنا اور فرمایا کہ نوحہ کرنے والی اگر مرنے سے

Marfat.com

پہلے توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن اس حال میں اُٹھے گی کہ گندھک کی قمیص اس پر ہوگئی اور ایک قمیص خارش کی ہوگئی،،۔

(مشکوٰۃ المصابیح ،ص۱۵۰ ،حدیث:۱۶۳۳ ،مکتبہ رحمانیہ ،لاہور)

اور ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''چہرے کو پیٹنا اور گریبان کو چاک کرنا زمانہ جاہلیت کا کام ہے''

مزید تفصیل کے لیے دیکھیے شرح صحیح مسلم از علامہ غلام رسول سعیدی ،ج۱، ص۴۹۰ تا ۵۲۱ ،اور ج۲ ،ص۷۸۳ تا ۷۸۸)

جانوروں کی زبانوں سے بشارتیں

اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہونے کے ناطے اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارتیں جانوروں نے بھی دیں چنانچہ امام یوسف بن اسماعیل علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنه قال کان من دلالات حمل رسول الله صلی الله علیه وسلم اِنَّ کُلَّ دَابَّۃٍ کَانَتْ لِقُرَیْشٍ نَطَقَتْ تِلْکَ اللَّیْلَۃِ وَ قَالَتْ حُمِلَتْ بِرَسُوْلِ وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ وَھُوَ اَمَانُ الدُّنْیَا وَ سِرَاجُ اَھْلِھَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حمل کی نشانیوں میں سے یہ بھی نشانی تھی کہ قریش کے ہر چوپائے نے اس رات کلام کیا اور کہا کہ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ماں حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاملہ ہوگئی ہیں۔ اور رب کعبہ کی قسم وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم دنیا والوں کی امان اور روشنی ہیں۔

(امام یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ،حجۃ الله علی العالمین،قدیمی کتب خانہ ،الباب الثانی من قسم الثانی،ص۱۲۷)

Marfat.com

اور مزید انہیں سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

وَكَذٰلِكَ اَهْلُ الْبِحَارِ يُبَشِّرُ بَعْضُهُمْ بَعْضاً

اسی طرح دریاؤں کی مخلوق نے بھی ایک دوسرے کو خوش خبری دی۔

(امام یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ،حجۃ اللہ علی العالمین،قدیمی کتب خانہ ،الباب الثانی من قسم الثانی،ص۱۲۷)

قلمِ قدرت کے ذریعے حضور ﷺ کی آمد کی بشارتیں

اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی آمد کی بشارات ہر طرح سے لوگوں تک پہنچائیں تا کہ لوگ میرے محبوب ﷺ کا اچھے طریقے سے استقبال کریں اور اس کی پیروی کر کے ہدایت حاصل کریں اور یہی بشارتیں اللہ تعالیٰ نے اپنے قلم کے ساتھ بھی لکھیں چند واقعات ذکر کرتا ہوں۔

پھولوں پر حضور ﷺ کی آمد کی بشارت

ایک راوی فرماتے ہیں کہ میں نے ہندوستان کی ایک بستی میں زعفران کا ایک درخت دیکھا جس کے پھول دلکش کالے اور خوشبودار تھے میں نے ایک پھول دیکھا اس پرلا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابو بکر الصدیق عمر الفاروق لکھا تھا میں نے دل میں سوچا کی اتفاقاً ہی لکھ گیا ہوگا۔ میں اپنے دل کی تسلی کے لیے دوسرے پھول کی طرف گیا اس پر بھی یہی عبارت لکھی تھی اس شہر میں بہت سے ایسے درخت تھے جن پر یہی عبارت مرقوم تھی حالانکہ اس شہر کے لوگ بت پرست تھے۔

(امام یوسف بن اسماعیل النبہانی علیہ الرحمہ،حجۃ اللہ العالمین ،قدیمی کتب خانہ ،الباب الثامن من قسم الاوّل،ص۱۵۸)

Marfat.com

اخروٹ جیسے پھل میں پتے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد بشارت

ایک اور راوی فرماتے ہیں کہ میں نے ہندوستان میں ای درخت دیکھا جس کا پھل اخروٹ کی مثل تھا اس پر دو چھلکے تھے جب ان چھلکوں کو توڑا جاتا تو ان میں ایک سبز رنگ کا لپٹا ہوا پتہ نکلتا جس پر واضح سبز رنگ میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہوتا وہ لوگ اس درخت سے تبرک حاصل کرتے اور جب ان پر بارانِ رحمت (بارش) رک جاتی تو اس کے وسیلے سے بارگاہِ خدا میں دعا کرتے تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنی رحمت کی بارش نازل فرماتا۔

(امام یوسف بن اسماعیل النبہانی علیہ الرحمہ،حجۃ اللہ العالمین ،قدیمی کتب خانہ ،الباب الثامن من قسم الاوّل،ص۱۵۸)

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کا نام لکھ کر بشارتیں دیں:

مولانا محمد نقی علی خاں بریلوی قدس سرہ والد ماجد امام احمد رضا خاں بریلوی علیہما الرحمۃ فرماتے ہیں:

"یہ وہ نام ہے (یعنی نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم) جسے خالق ارض وسماء جل جلالہ نے زمین و آسمان مہر ماہ کی پیدائش سے بیس لاکھ برس پہلے اپنے نام کے ساتھ عرش بریں پر لکھا حق عز مجدہ کو یہی نام ایسا بھایا جس سے تمام عالم بالا آباد فرمایا سدرۃ المنتہی کے پتے اور جنت کے قصر وغرفے اور ہفت آسمان کے تمام مواضع واماکن کو اس سے زینت دی اور حورعین کے سینوں اور ملائکہ مکرمین کی آنکھوں پر اسے تحریر فرما کر صفاء روشنی بخشی۔

(جواہر البیان فی اسرار الارکان،بحوالہ العوارف العنبریہ فی المیلاد النبویہ،مولانا محمد یعقوب ہزاروی،ضیاء القرآن لاہور،ص۱۲۳)

اسی طرح امام احمد بن محمد ابی بکر قسطلانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

Marfat.com

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی کَتَبَ اِسْمَہُ الشَّرِیْفَ عَلَی الْعَرْشِ وَعَلٰی کُلِّ سَمَاءٍ وَعَلَی الْجِنَانِ وَمَا فِیْھَا

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام عرش ہر آسمان اور جنت اور جو کچھ اس میں ہے پر لکھا

(یوسف بن اسماعیل النبہانی ،جواہر البحار فی فضائل النبی المختار،ج ۲،ص ۱۴،دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء،من جواہر الامام احمد بن محمد ابی بکر قسطلانی ۹۲۳ھ)

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے کندھوں کے درمیان اس نام پاک کو لکھا۔

بَیْنَ کَتِفَیْ آدَمَ مَکْتُوْبٌ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ

حضرت آدم علیہ السلام کے کندھوں کے درمیان محمد رسول اللہ خاتم النبیین لکھا ہوا تھا۔

خصائص کبریٰ ،ج ۱،ص ۱۹،مطبوعہ مکہ مکرمہ بحوالہ انوار المحمدیہ فی السیرۃ المصطفویہ،ص ۱۸۸،قادری کتب خانہ سیالکوٹ، ۲۰۰۴ء ۱۴۲۵ھ)

اہل عرب کی آرزو

عرب والوں نے جب یہودی علماء وعیسائی راہبوں اور کاہنوں اور جنات سے یہ بشارتیں سنی کہ ایک نبی پیدا ہوں گے جن کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا ان کی زمین وآسمان پر حکومت ہوگی جو بت پرستی سے لوگوں کو نجات دیں گے تو عرب والوں نے یہ آرزو کرتے ہوئے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر پیدا ہوں اپنے بچوں کے نام محمد رکھنا شروع کر دیے اسی کے متعلق دو احادیث عرض کرتا ہوں۔

Marfat.com

1:......روی عن محمد بن عدی رضی اللہ تعالی عنہ انہ سأل اباہ کیف سمّاہ فی جاھلیۃ محمداً؟ فقال خرجت مع جماعۃ من بنی تمیم فلما وردنا الشام نزلنا علی غدیر علیہ شجر فاشرف علینا دیرانیٌ فقال :من انتم ؟قلنا: من مضر، فقال :اما انہ سوف یبعث منکم وشیکاً نبی فسارعوا الیہ و خذوا بخظکم منہ ترشدوا فانہ خاتم النبیین فقلنا:ما اسمہ ؟فقال: محمد فلماصرنا الی اھلنا ولد لکل واحد منا غلام فسمّاہ محمداً

امام محمد بن یوسف الصالحی،سبل الھدیٰ والرشاد،مکتبہ نعمانیہ،محلہ جنگی پشاور،جماع ابواب بعض الفضائل و الآیات الواقعۃ قبل مولدہﷺ،باب التاسع،ج ا،ص ۱۱۳)

حضرت محمد بن ودی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ آپ نے میرا نام زمانہ جاہلیت میں محمد کس طرح رکھا تو میرے والد نے فرمایا کہ میں بنی تمیم کی ایک جماعت کے ساتھ نکلا جب ہمارا شام سے گزر ہوا تو ہم ایک تلاب جس پر درخت لگا ہوا تھا کے پاس اترے تو ہمارے پاس ایک راہب آیا اور اس نے ہم سے کہا تم کون ہو؟ ہم نے کہا کہ ہم قبیلہ معضر سے آئے ہیں،اس نے کہا ان قریب تم میں سے ایک نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پیدا ہوں گے تم اُن کی طرف جلدی کرنا اور (ایمان سے) اپنا حصہ لینا تم ہدایت پا جاؤ گے اور وہ آخری نبی ہوں گے۔ہم نے کہا اُن کا نام کیا ہوگا؟اس نے کہا ان کا نام محمد ہوگا پس جب ہم اپنے گھروں کو واپس آئے تو ہم میں سے ہر ایک کی طرف ایک ایک بیٹا پیدا ہوا تو اس کا نام محمد رکھا دیا۔

2:......وروی ابن سعد عن سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال:کانت العرب تسمع من اھل الکتاب و من الکُھّانِ ان نبیاًیبعث من العرب اسمہ محمد فسمّی من بلغہ ذلک من ولد لہ محمداً طمعاً فی نبوتہ

Marfat.com

امام محمد بن یوسف الصالحی،سبل الهدی والرشاد،مکتبه نعمانیه،محله جنگی پشاور،جماع ابواب بعض الفضائل و الآیات الواقعة قبل مولدہ ﷺ،باب التاسع،ج ۱،ص ۱۱۴)

حضرت ابن سعد نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی آپ فرماتے ہیں کہ اہل عرب نے اہل کتاب (یہودیوں اور عیسائیوں) سے اور کاہنوں سے جب یہ سنا کہ عرب سے ایک نبی مبعوث ہوں گے جن کا نام محمد (ﷺ) ہوگا تو جس جس کو یہ خبر ملی اور اللہ تعالیٰ نے اس کو بیٹا دیا تو نبوت کی آرزو میں اس نے اپنے بیٹے کا نام محمد رکھ دیا۔

یہ وہ بشارتیں ہیں جو ہم نے مختلف کتب سے اخذ کیں ہیں ان کے علاوہ اور بھی بہت ساری بشارتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کی مختلف مخلوق سے سنی گئیں ہم نے ان کو طوالت سے بچنے کے لیے ترک کر دیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میری محنت کو قبول فرمائے اور میرے تمام روحانی و جسمانی مربیان اور تمام عزیز و دوست اور تمام مؤمنین کے لیے ذریعہ نجات بنا کر نبی کریم ﷺ کی سنگت میں جنت الفردوس عطاء فرمائے۔

آمین......بجاہ النبی الکریم الامین ﷺ

ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی

(فاضل جامعہ قادریہ عالیہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات)

Marfat.com

مآخذ ومراجع

قرآن مجید

کتب تفاسیر

ترجمہ قرآن وتفسیر، شبیر احمد عثمانی

ترجمہ قرآن وتفسیر، صلاح الدین یوسف

تفسیر ابوسعود، محمد بن محمد ابوسعود ۹۸۲ھ

تفسیر روح البیان، اسماعیل حقی بن مصطفیٰ ۱۱۲۷ھ

السراج المنیر فی الاعانۃ علی معرفۃ بعض معانی کلام ربنا الحکیم الخبیر، شمس الدین محمد بن احمد ۹۷۷ھ

تفسیر الشاربی، سید قطب ابراہیم الشاربی ۱۳۸۵ھ

تفسیر القرآن الحکیم (تفسیر منار) محمد رشید بن علی رضاء ۱۳۵۴ھ

تفسیر روح المعانی، سید محمود آلوسی ۱۲۷۰ھ

تفسیر خازن علی بن محمد بن ابراہیم الخازن ۷۴۱ھ

تفسیر خزائن العرفان، سید نعیم الدین مرادآبادی

تفسیر مظہری، قاضی ثناء اللہ پانی پتی المظہری ۱۲۲۵ھ

تفسیر کبیر، محمد بن عمر بن حسن رازی ۶۰۶ھ

کتب احادیث

Marfat.com

المرقاۃ فی شرح المشکوٰۃ، ملا علی قاری حنفی ۱۰۱۴ھ
جامع ترمذی، محمد بن عیسیٰ بن سورہ ترمذی ۲۷۹ھ
شرح زرقانی علی موطا امام مالک، محمد بن عبدالباقی بن یوسف الزرقانی
سنن ابن ماجہ، امام محمد بن یزید ابن ماجہ ۲۷۳ھ
سنن نسائی، امام ابو عبدالرحمٰن بن شعیب نسائی ۳۰۳ھ
صحیح بخاری، امام محمد بن اسماعیل بخاری ۲۵۶ھ
صحیح مسلم، امام مسلم بن حجاج القشیری ۲۶۱ھ

کتب سیرت وفضائل

اثبات النبوۃ، مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی
الخصائص الکبریٰ، امام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی ۹۱۱ھ
السیرۃ النبویہ ﷺ، احمد بن زینی دحلان الشافعی ۱۳۰۴ھ
الشمائل الشریفہ ﷺ، امام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی ۹۱۱ھ
الشمائل للترمذی محمد بن عیسیٰ بن سورہ ترمذی ۲۷۹ھ
الشفاء، قاضی عیاض مالکی ۵۴۴ھ
امتیازات مصطفیٰ ﷺ، ڈاکٹر خلیل ابراہیم ملا خاطر
انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب ﷺ، امام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی ۹۱۱ھ
انوار غوثیہ شرح شمائل الترمذیہ، امیر شاہ گیلانی
تذکرۃ الانبیاء، عبدالرزاق بھترالوی صاحب
حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین، امام یوسف بن اسماعیل النبہانی

Marfat.com

سنہ ۱۳۵۰ھ
جامع المعجزات، الشیخ محمد الواعظ الرھاوی
جواہر البحار فی فضائل النبی المختار ﷺ، امام یوسف بن اسماعیل نبہانی ۱۳۵۰ھ
خصائص الصغری، امام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی ۹۱۱ھ
سرور القلوب بذکر المحبوب ﷺ، مولانا نقی علی خان بریلوی
سیرت رسول عربی ﷺ علامہ نور بخش توکلی
شرف مصطفیٰ ﷺ عبدالملک بن محمد نیشاپوری ۴۰۷ھ
غایۃ السول فی الخصائص رسول ﷺ عمر بن علی الشافعی ۸۰۴ھ
مدارج النبوۃ، شیخ عبدالحق محدث دہلوی
مدارج النعت، ادیب رائے پوری
معجزات النبی من کتاب البدایہ، اسمٰعیل بن کثیر دمشقی ۷۷۴ھ
مقام رسول ﷺ مفتی منظور احمد فیضی صاحب
منتھی السول علی وسائل الوصول الی الشمائل الرسول ﷺ، عبداللہ بن سعید المکی ۱۴۱۰ھ
نشر الطیب، مولوی اشرف علی تھانوی ۱۳۶۹ھ

کتب لغت وادب

الصحاح تاج اللغۃ وصحاح العربیۃ، اسماعیل بن حماد الجوھری
الحماسۃ المغربیۃ، احمد بن عبدالسلام ۶۰۹ھ
الکامل فی اللغۃ والادب، محمد بن یزید المبرد ۲۸۵ھ
المنجد عربی، لویس معلوف

Marfat.com

تاج العروس من جواہر القاموس، سید مرتضیٰ الحسینی
دیوان المعانی، حسن بن عبداللہ بن سہل ۳۹۵ھ
فیروز اللغات عربی اردو ، فیروز سنز لمیٹڈ
کتاب المصوفی الادب، حسن بن عبداللہ بن سعید ۳۸۴ھ
لسان العرب، ابن منظور
محاضرات الادباء ومحاورات الشعراء، حسن بن محمد المعروف راغب اصفہانی ۵۰۲ھ

کتب عقائد

الاعلام بمافی دین النصاریٰ من الفساد والاوھام واظہار محاسن اسلام، ابوعبداللہ محمد بن احمد القرطبی ۶۷۱ھ
شرح المقاصد، سعد الدین مسعود بن عمر تفتازانی ۷۹۳ھ
شرح عقائد نسفی، سعد الدین مسعود بن عمر تفتازانی ۷۹۳ھ
مجددی عقائد ونظریات، عبدالحکیم خان

کتب منطق

القطبی، قطب الدین محمد بن محمد ۷۶۶ھ
تسہیل القطبی، محمد ظفر مبین
سراج التہذیب فی حل شرح التہذیب، منظور الحق دیوبندی
شرح التہذیب، علامہ سعد الدین تفتازانی ۷۹۳ھ
نبراس التہذیب، نعیم احمد دیوبندی

کتب عامہ

Marfat.com

اتمام الدرایۃ لقراء النقایۃ، عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی ۹۱۱ھ
احسن ماسمعت، عبدالملک بن محمد بن اسماعیل ۴۲۹ھ
اشارات اعجاز فی مظان الایجاز، بدیع الزمان النورسی ۱۳۷۹ھ
الادب الشرعیۃ، محمد بن مفلح حنبلی ۸۶۳ھ
الایضاح فی علوم البلاغۃ، محمد بن عبدالرحمٰن ۷۳۹ھ
البرھان، مفتی محمد امین صاحب
الشہاب الثاقب، حسین احمد مدنی ۱۹۵۷ء
الصناعتین، حسن بن عبداللہ بن سہل ۳۹۵ھ
الملل والنحل، محمد بن عبدالکریم ۵۴۸ھ
النجوم الظاہرۃ فی ملوک القاہرۃ، یوسف بن تغری ۸۷۴ھ
انوار محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم، ضیاء اللہ قادری صاحب
تاریخ اسلام ووفیات المشاہیر والاعلام، شمس الدین محمد بن احمد ۸۴۸ھ
تاریخ دمشق، علی بن الحسن ابن عساکر ۵۷۱ھ
تکریم المومنین، نواب صدیق حسن خان بھوپالی
تمتہ معارج النبوۃ فی مدارج الفتوۃ، علامہ معین الدین کاشفی
جمال وکمال حبیب صلی اللہ علیہ وسلم، منور حسین عثمانی
حاشیتا قلیوبی وعمیرہ، احمد سلامہ قلیوبی واحمد البرلسی عمیرہ
حدائق بخشش، امام احمد رضا خان فاضل البریلوی
دروس للشیخ سلمان عودۃ، سلمان بن فہد بن عبداللہ العودۃ
دیوان حسان، حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ
ربیع الابرار ونصوص الاخبار، جاراللہ زمخشری ۵۸۳ھ

Marfat.com

قصدہ اطیب النعم ۔شاہ ولی اللہ دہلوی
قصیدہ بردہ ،امام شرف الدین بوصیری
کتاب التعریفات ،سید شریف جرجانی ۸۱۶ھ
کلیات امداد ،حاجی امداد اللہ مکی
معاہد التصیص علی شواہد التلخیص ،عبد رحیم بن عبدالرحمٰن ۹۳۹ھ
مفتاح العلوم ،یوسف بن ابی بکر ۶۲۶ھ
نور القبس ،یوسف بن احمد بن محمود ۶۷۳ھ
نہایۃ المحتاج الی شرح المنہاج ،محمد بن احمد بن حمزہ ۱۰۰۴ھ

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

Marfat.com

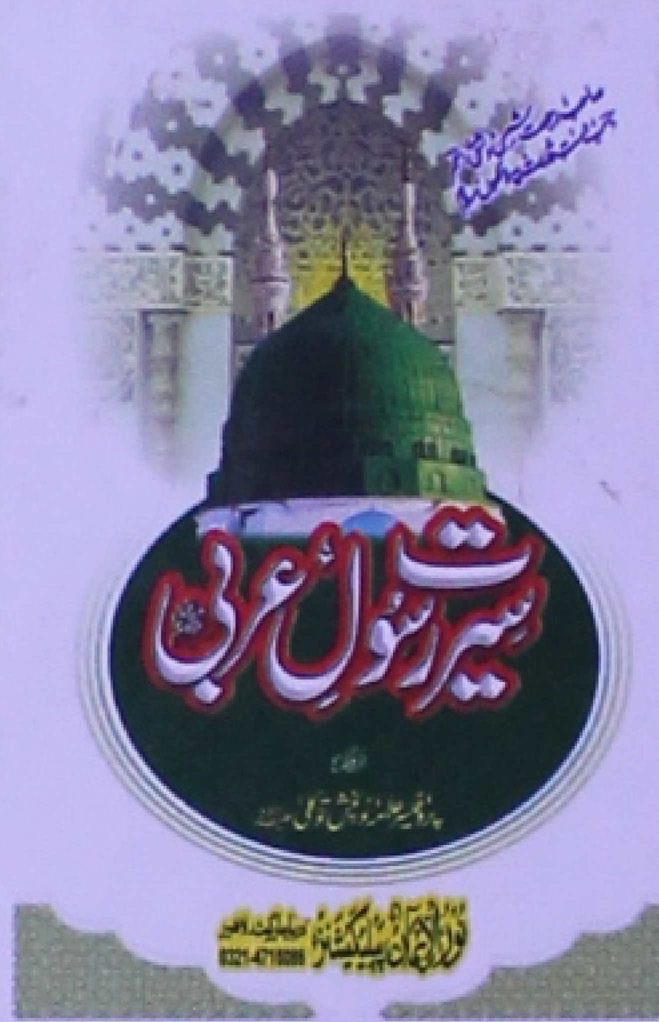

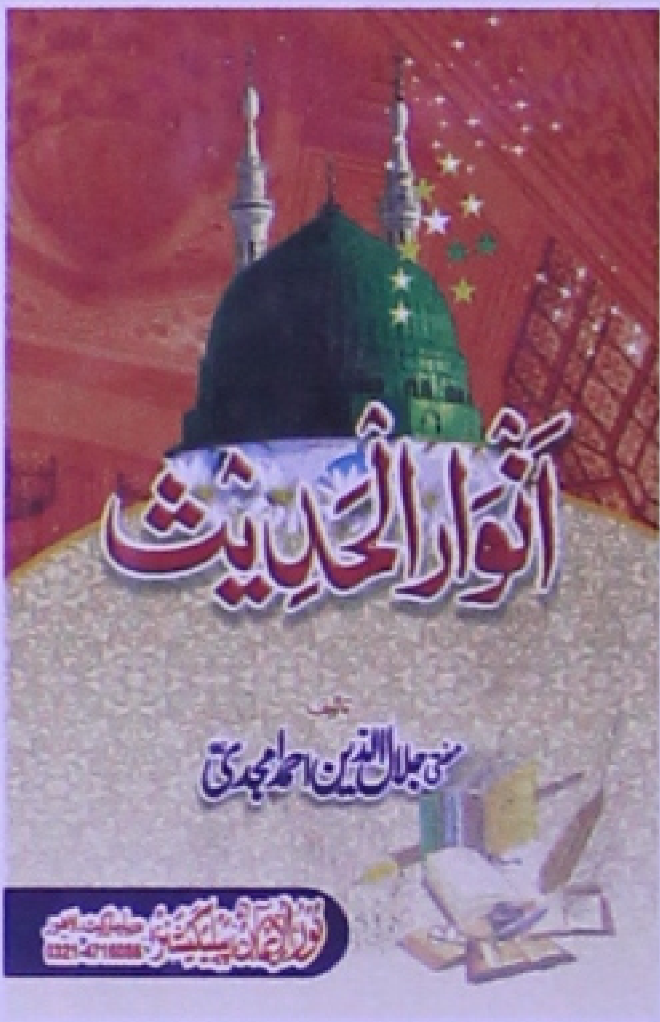

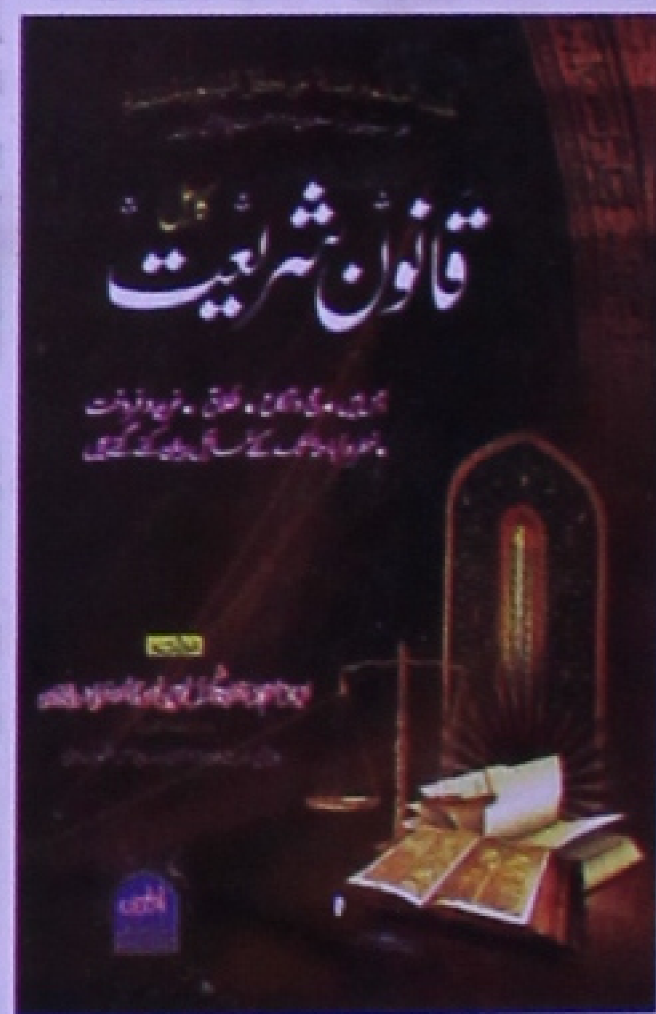

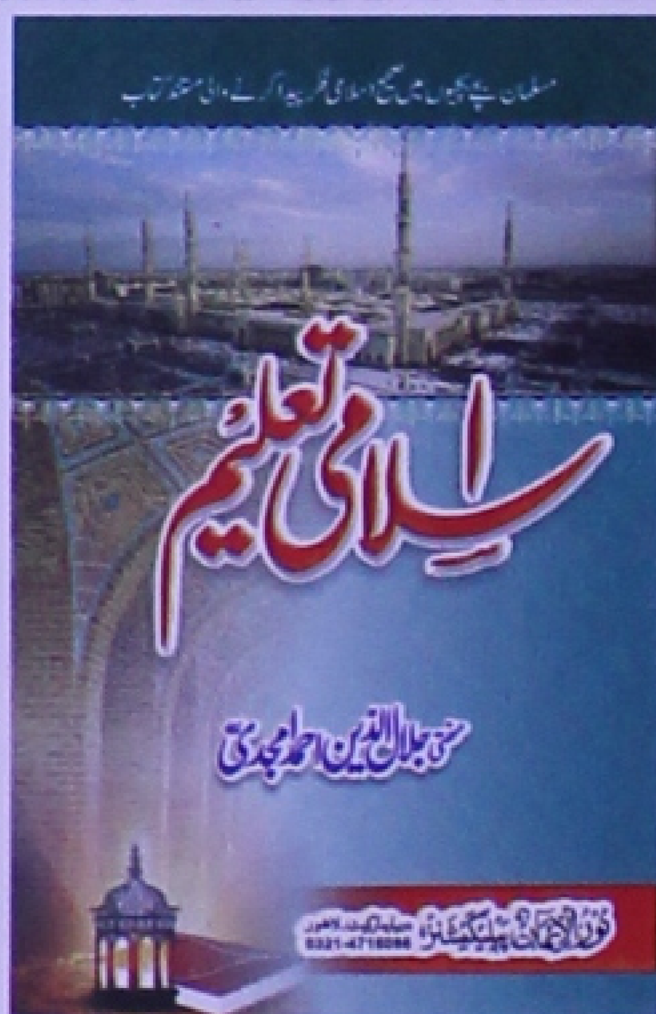

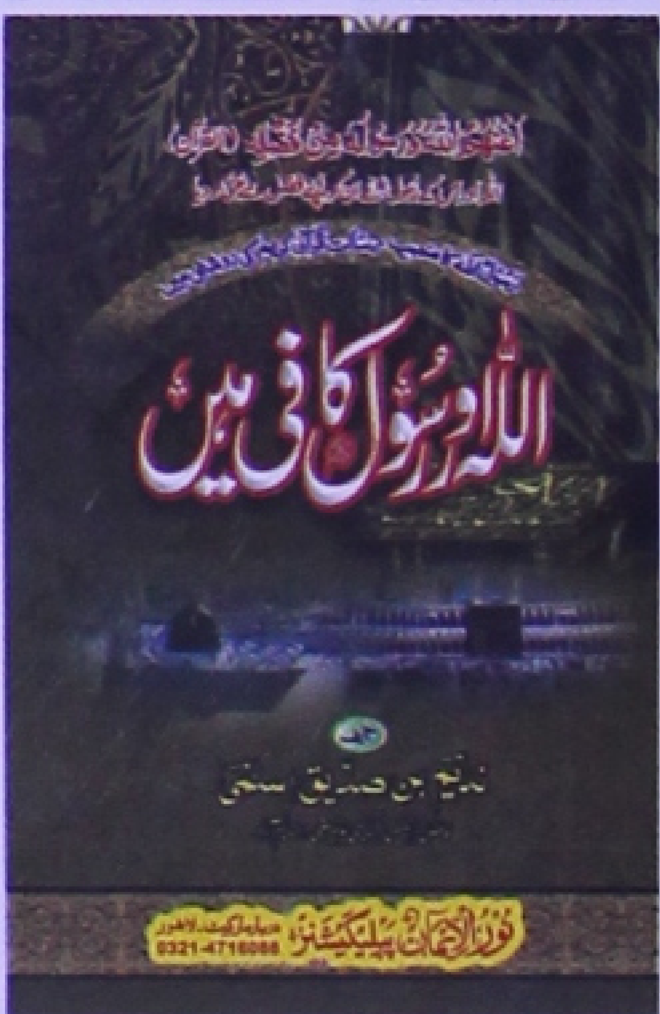

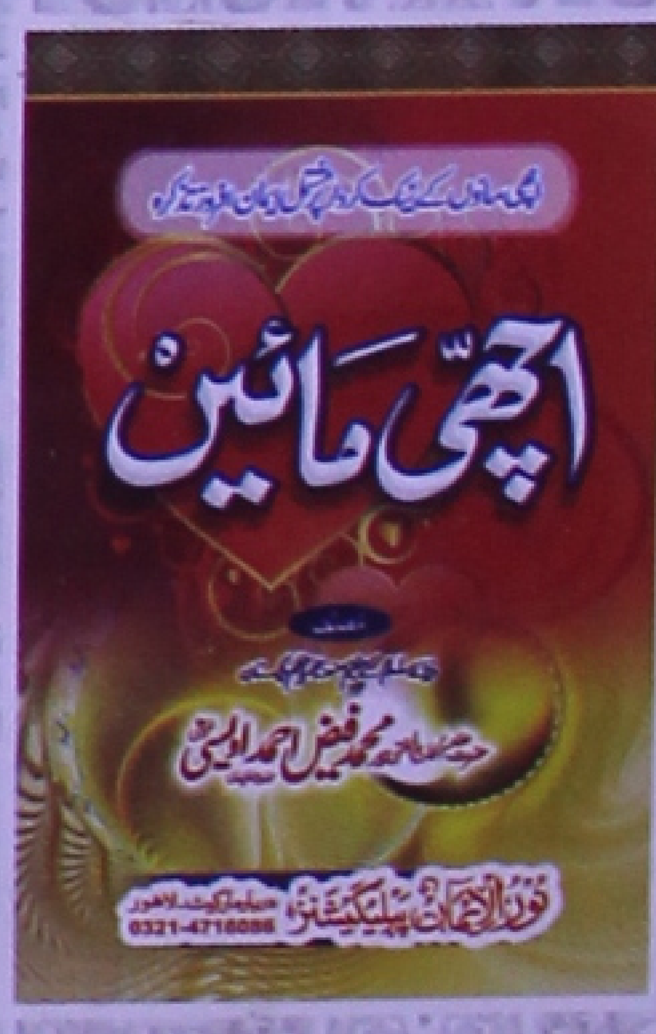

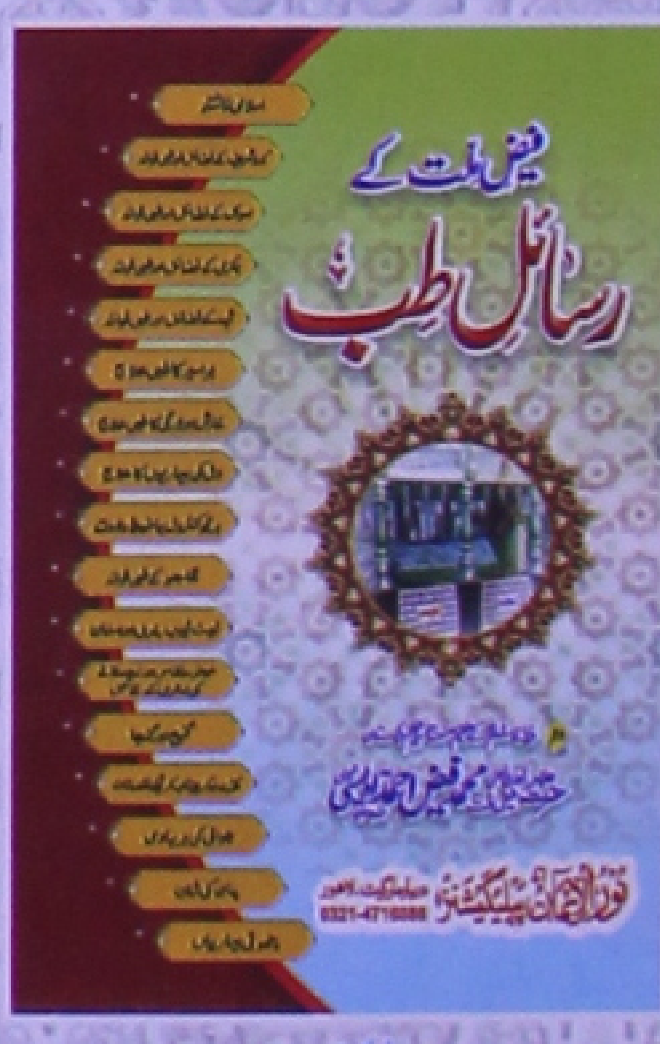

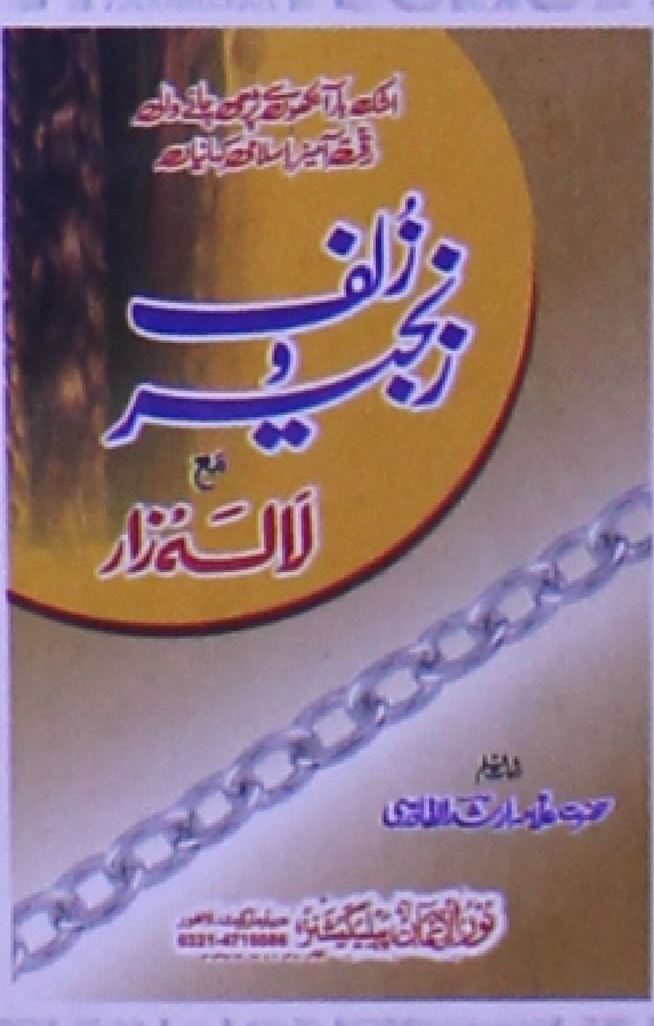

ملنے کا پتہ
مکتبہ قادریہ میلاد چوک۔ گوجرانوالہ
055-4237699